

تنظیم المدارس (ابن سنت) پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات

# نورانی گائیڈ

حل فیہ پرچہ جات



منشی محمد شمس الدین نورانی دست و نوبت

الاختیار السنوی النہالی تحت اشراف تنظیم المدارس (اہل السنۃ) پاکستان

## الشہادۃ العالمیہ "السنۃ الثانیۃ" للطلّاب

الموافق سنۃ ۱۴۴۲ھ / ۲۰۲۱ء

مجموع الارطاع: ۱۰۰

الوقت المحدّد: ثلاث ساعات

### الورقة الاولی: الصحیح للبخاری

نوٹ: کوئی سے تمن سوال حل کریں۔

سوال نمبر ۱: سألک بما یأمرکم فذکرت انہ یأمرکم ان تعبدوا اللہ ولا تشركوا به  
بما ربتکم عن عبادة الاوتان ویأمرکم بالصلوة والصدق والعدل فان کان ما تقول  
حقاً فسلک مع قدمی ہاتین وقد کنت اعلم انہ خارج ولم اکن اظن انہ منکم .

(الف) اس کلام کا ترجمہ کریں اور ترجمہ کریں ۱۰۰+۱۰۰=۲۰۰

(ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں ۳۲+۳۲+۳۲=۹۶

(ج) اس کلام کے شکم اور کلمات کا شمار کریں ۵۰

سوال نمبر ۲: عن عائشة وحی اللہ علیہا السلام ان اذات ان تشتري بريرة وانهم اشترطوا  
ولاءها فذكر للنبي صلى الله عليه وسلم فقال اني صلى الله عليه وسلم اشتريتها  
فاعتقها فاعلموا الولاء لمن اعنق واهدى لها الحم فبين ما صلى الله عليه وسلم هذا  
تصدق به علي بريرة فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم هو لها صدقة والى حمدة .

(الف) حدیث مذکور کا ترجمہ کریں ۱۰۰

(ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق کریں ۳۲+۳۲+۳۲=۹۶

(ج) ولاء کے کہتے ہیں نیز "عصرت" میں کن بات کا خیال مراد ہے اور اس خیال کا فقہی نام کیا ہے؟

۳۰+۳۰=۶۰

سوال نمبر ۳: عن هشام قال سمعت عمرا يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه

وسلم وما معه إلا خمسة أعبدوا امرئان وأبو بكر .

(الف) حدیث مذکور پر حرکات و سکنات لگائیں ۱۰۰

(ب) "خمسۃ اعبدا" اور "امرئان" سے کون لوگ مراد ہیں؟ ان کے ساتھ تحریر کریں ۱۳

(ج) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کوئی سے تمن مناقب بخاری شریف سے بیان کریں ۹۰



سوال نمبر ۴:- درج ذیل میں سے کوئی ہی تین احادیث کا ترجمہ پیرا قلم کریں؟

(الف) الفحور والخیلاء فی القنادین اهل الوبر والسکينة فی

یحسان والحکمة بمانية قال ابو عبد الله سمیت الیمن لانها عن یمن

عن یسار الکعبة والمثانة المیسرة والید الیسری الثومی والجان

(ب) عن عائشة ان ابا بکر رضى الله عنه دخل عليها وعندها

تھنیان وتدفان وتضربان والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغش بنوم

فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجهه لقال دعهما یا ابا بکر

الایام ایام منی ۔

(ج) عن ابی هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه

وسلم قال من قیلی کمثل رجل بنی بیتا فأحسنه وأجمله إلا

فجعل الناس يقولون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه الله

خاتم النبیین ۔

(د) عن البراء بن عازب رضى الله عنهما قال كان النبی

مریوعا یعید ما بین المنکبین یضع شحمة أذنه و

أرضناقط أحسن منه قال یوسف بن أبی إسحاق یضعه إلى منك

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال

پہلا پرچہ: صحیح بخاری

سوال نمبر ۱:- سَأَلْتُكَ بِئْسَ بِأَمْرُكُمْ لَقَدْ كُتِبَ أَنَّ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا

شَيْئًا وَيَنْهَیْكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْتَانِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالضَّلْوةِ وَالْقَذْفِ وَاللَّ

حَقِّ قَسَمِیْلِكَ مَوْضِعَ قَدَمِیْ هَاتَنِی رَفَدْتُ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ عَارِجَ وَكُنْتُ

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

نورانی کتب خانہ (ملفوظات) (۱۳۷) اہم و جدید مسائل و احکام اسلامی، ص ۲۰۲

(ب) خط کشیدہ کلمات عبارت کی نحو کی تحقیق کریں؟

(ج) اس کلام کے منظم اور مخاطب کا نام لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب پر عبارت اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ درج ذیل ہے:

اور میں نے تم سے سوال کیا کہ وہ تم کو کیا حکم دیتے ہیں تو تم نے کہا: بے لگ و تم کو حکم دیتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ تم کسی کو شریک نہ خیر اور وہ تمہیں انہوں کی عبادت سے روکتے ہیں اور تمہیں نماز، حج، عمرہ اور پاک داخلی اختیار کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اگر یہ تمام باتیں درست ہیں تو وہ جتنی بھی پسند و محراب میرے پاؤں کی نیچے دل زمین کے مالک ہو جائیں گے اور اللہ کمال مجبور و قہار ہے۔ ہمارے ہیں اور میں نے کئی بھی گناہ نہیں کیا تھا کہ وہ تم سے ہوں گے۔

جواب: (ب) خط کشیدہ عبارت کی نحو کی تحقیق:

الاولیٰ: یہ "وہ" سے جمع جبر اور مطاف الیہ ہے، مطاف الیہ باضافہ مجرور، ہذا مجرور مطلق ہو کر خبر ہے۔

ثانی: یہ "وہ" سے جمع جبر اور مطاف الیہ ہے، مطاف الیہ باضافہ مجرور، ہذا مجرور مطلق ہو کر خبر ہے۔

تیسری: یہ "وہ" سے جمع جبر اور مطاف الیہ ہے، مطاف الیہ باضافہ مجرور، ہذا مجرور مطلق ہو کر خبر ہے۔

جواب: (ج) اس کلام کے منظم اور مخاطب کا نام:

اس عبارت کے منظم کا نام ہے: ہرقل (شاہیہ) دیگر قاطب کا نام ہے: یحییٰ بن یحییٰ۔

سوال نمبر ۲: عن عائشة وحسب الله عنها انها لراوت ان لشعبي ابريرة بن عبد الله السعدي

ولاء ما لذكركم للنبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم انتم اشر بها

لما علموها لئلا يولوا لمن اهل واحدي لها لجم قبل النبي صلى الله عليه وسلم هذا

لصلقي به على يبريرة فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم هو لها صدقة ولنا هدية

(الف) حدیث مذکور کا ترجمہ لکھیں؟

(ب) خط کشیدہ کلمات کی مرئی تحقیق کریں؟

(ج) کلام کے کئے ہیں نیز "صحبت" میں کس بات کا خیال مراد ہے اور اس خیال کا فقہی نام کیا ہے؟



جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بربرہ رضی اللہ عنہا کو خرید لیا یا پاتوں کے مالکوں نے اس کی ولایت کی شرط قرار دے دی، اس پر حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے خرید کر آزاد کرو، کیونکہ ولایت آزاد کو کرنے والے کی ہوتی ہے۔ حضرت بربرہ رضی اللہ عنہا کے پاس بطور تحفہ گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس گوشت کو بربرہ پر صدقہ کیا گیا ہے تو یہ اس کے واسطے صدقہ ہے اور ہمارے لیے نہیں ہے۔

جواب: (ب) خط کشیدہ کلمات کی صرفی تحقیق:

یادداشت: یہ سیدہ واحدہ مولا کا کب قتل ہوا اس کی معرفت محض مریخ فیدہ ہمارے وصل ناقص پائی از باب

اسلامیہ - کثرتِ حاضرِ فعل امر حاضر معزوف کلائی حریر فیہ باہر و وصل ناقص پائی کلاب  
تعال و غیرہ تا۔

**تصدق:** میز و اخراج کر کے بقیہ پانچ سو پچھول ملائی حریر فیہ ہمزہ وصل گج از باب الفعل، صدق کرنا، بدینہ کرنا۔

جواب: (ج) "ولاء" کی تعریف، "خیوت" سے مراد اور "خیار" کا فقہی نام:

ولا: وہ میراث جس کا کوئی شخص اپنی ملک سے کسی کو آراء اور فیوض و غنایاں کے سبب حقدار ہوتا ہے۔

سوال نمبر 3: عَنْ هَمَامٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارًا يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
يُتْلِمُ وَمَا مَعَهُ إِلَّا حُمُصَةٌ أَفْطِدُ وَأَمْرُقَاتَانِ وَأَبُو نُجَيْرٍ .

(الف) حدیث مذکور پر حرکات و سکنات کاغذ میں؟

(ب) ”خمسۃ اعباد“ اور ”امیر امان“ سے کون لوگ مراد ہیں؟ ان کے کام کیا تحریر کریں؟

(ج) حضرت امیر مکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کوئی سے تین مناقب بخاری شریف سے بیان کریں؟

جواب: (الف) حدیث پر حرکات و سکنات:

حرکات و شکلات تصویر نگاری گئی ہیں۔

جواب: (ب) ”خمسة اعيد“ اور ”امر اتان“ سے مراد لوگ اور ان کے نام:

پانچ غلاموں کے نام یہ ہیں: (i) حضرت عمار، (ii) حضرت ابوہریرہ، (iii) حضرت بلال، (iv)

حضرت عامر بن ثمر (۷) حضرت مقرر رضی اللہ عنہم۔

دو امرتوں کے نام یہ ہیں۔ (۱) حضرت خدیجہ، (۲) حضرت ام الفضل یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ رضی اللہ عنہما۔

جواب: (ج) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تین مناقب:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے تین مناقب درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے کپڑے کو تکبر سے زمین پر تھپیسے گا، بروز حشر اللہ تعالیٰ اس کی جانب نظر رحمت نہ فرمائے گا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے کپڑے کا ایک کنارہ لٹک جاتا ہے مگر یہ میں اس کا خیال رکھوں گا۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد محترم سے دریافت کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے کون ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، میں نے پوچھا: اس کے بعد کون؟ انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ، مجھے خدشہ ہوا کہ اب فرمائیں گے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس پر میں نے دریافت کیا: تو آپ؟ تو آپ نے فرمایا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی ہوں۔

(۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلا پرچہ لے کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، انہوں نے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اے! تو اپنی حرکت بند کر دے، کیونکہ تیرے ہاتھ پر ایک نبی کا کھمد ہے۔

سوال نمبر ۴: سورج ذیل احادیث کا ترجمہ پر رقم کریں۔

(الف) الفخر والخلاء فی القداۃین اهل الوبر والسکينة فی اهل الغم والایسار  
یحسان والحکمة یحانۃ قال ابو عبد اللہ سمعت النعمان لانیہ عن یحییٰ الکعبی والشمس لانیہ  
عن یسار الکعبی والمشامۃ المیسرة والید الیسری الشومی والجانب الایسر الاشام .  
(ب) عن عائشة ان ابابکر رضی اللہ عنہ دخل علیہا وحدها جارتان فی ابام من  
تغیان وللفغان وتضربان والنبی صلی اللہ علیہ وسلم معش بتوبه فانتهرهما ابو بکر فکشف  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجهه فقال دعهما یا ابابکر فانها لیام عید وتلك الایام لیام منی .  
(ج) عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من علی



ومثل الأنبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتا فأحسنه وأجمله إلا موضع لبنة من زاوية  
فجعل الناس يظفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال قلنا اللبنة وإنما  
خاتم النبيين .

(۵) عن البراء بن عازب رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم  
مربوعا بعينه مابين المنكبين له شعر يبلغ شحمة أذنيه رأيت في حلة حمراء لم  
أر شيئا قط أحسن منه قال يوسف بن أبي إسحاق عن أبيه إلى منكب .

جواب: احادیث کا ترجمہ:

(ا) (نور، نگہ، چٹنے چلانے والے اونٹ چرانے والوں کے اندر ہیں۔ نرمی و ملاہمت نکریاں  
چرانے والے ہیں۔ ایمان یمن میں ہے، حکمت یمن میں ہے۔ ابو عبد اللہ نے کہا: یمن کو یمن اس  
وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس کی دائیں طرف ہے اور شام کو شام اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ کعب  
مستقل کی بائیں طرف ہے اور شام الیٰی۔ کو کہا جاتا ہے اور شوی بائیں ہاتھ کو کہا جاتا ہے اور شام الیٰی طرف  
کو کہا جاتا ہے۔

(ب) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل ہے: بے شک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
ان کے پاس اس وقت تشریف لائے کہ ان کے پاس دو اونٹوں کی کھالیں تھیں اور وہ بجا  
رہی تھیں جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے سے اسے لپیٹ لیا اور رکھا تھا، حضرت ابو بکر  
صدیق رضی اللہ عنہ نے ان اونٹوں کو ڈانٹ پٹائی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے کو اپنے  
پیر سے دوڑ کیا اور فرمایا: اے ابو بکر! انہیں چھوڑ دو، کیونکہ یہ عید اور منیٰ کے دن ہیں۔

(ج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور  
مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک مکان بنایا تو اسے حسین و جمیل بنایا اور  
اس نے ایک کونے کے اندر ایک اجنبی کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومتے اور انہیں تعجب کرتے  
کہ اس میں اجنبی کیوں نہ رکھا گیا، وہ اجنبی ہی ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(د) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے  
تھے، آپ کا سینہ بہت کشادہ اور کھلا ہوا تھا، آپ کے (سر کے) بال کانوں کی لونگ تک پہنچتے رہتے تھے۔ میں نے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ سرخ لباس میں دیکھا، میں نے آپ سے بڑھ کر حسین کسی کو نہیں دیکھا تھا۔  
یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا یعنی آپ کے بال کندھوں تک پہنچتے تھے۔

الاختیار المستوى النهائي تحت إشراف تنظيم المدروس (أهل السنة) باكستان

## الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطلّابات

الموافق سنة ۱۴۴۲ھ / 2021ء

### الورقة الثانية: الصحيح لمسلم

مجموع الاوراق: ۱۰۰

الوقت المحدد: ثلاث ساعات

نوٹ: سوال نمبر ۱ لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر ۱: عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سلوني فهاجروا  
الدين بغيره قال فجاء رجل فجلس عند ركبته فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما  
الاسلام قال لا شيء الا ما امرت به من الله وما نهيت عن الله وما امرت به من الله وما نهيت  
عن الله قال يا رسول الله ما الايمان قال ان تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله  
وتؤمن بالبعث وتؤمن بالقرآن قال يا رسول الله ما الاحسان

(الف) مذکورہ بالا حدیث پر جواب لکھ کر دیں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) مذکورہ بالا حدیث شریف کی روشنی میں احسان کی کیا امت لکھیں؟ ۱۰

(ج) شرک کسے کہتے ہیں؟ تعریف لکھیں۔ ۳

سوال نمبر ۲: عن ابن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان يؤمن بالله  
واليوم الآخر فليقل عمرا اولي صمت ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم عباده  
ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم عباده .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۲۰=۱۰+۱۰)

(ب) حسائے اور مہمان کے حقوق لکھیں؟ ۱۳

سوال نمبر ۳: عن عائشة قالت طبت رسول الله صلى الله عليه وسلم يدي لحرمه  
حين احرم ولحله حين حل قبل ان يطوف بالبيت .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۲۰

(ب) احرام کی حالت میں کوئی چیزیں منع ہیں؟ ۱۰

(ج) مرد اور عورت کے احرام میں کیا فرق ہے؟ ۳

سوال نمبر ۴: عن ابن عباس ان طباعة بنت الزبير بن عبد المطلب آتت رسول الله



صالحی اللہ علیہ وسلم لقالت انی امراءة لقلیلة وانی ارید الحج فما تأمرنی قال اهلئ  
بالحج واشترطی ان معلی حیث نجسنى قال فادبرکت .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں ۱۰۹

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ یہ حکم حضرت عباسؓ کے لیے خاص ہے یا ہر یک

مہرت کے لیے ہے ۱۰۹

(ج) عمرہ ادا کرنے کا طریقہ لکھیں ۱۳۹

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

دوسرا پرچہ: صحیح مسلم

سوال: ابراہیم بن علی نے فرمایا: قَالَ لَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَوْنِي فَيَأْتُوهُ  
أَنْ يُسْتَلَوْهُ قَالَ فَيَجَاءُ رَجُلٌ فَيَجْلِسُ عِنْدَ رُكْنَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
الْإِسْلَامُ قَالَ لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ  
صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَرُسُلِهِ  
وَتُؤْمِنَ بِالْبَيْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلُّهُ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ

(الف) مذکورہ بالا حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں

(ب) مذکورہ بالا حدیث شریف کی روشنی میں علاماتِ ایمان لکھیں

(ج) شرک کسے کہتے ہیں؟ تعریف لکھیں۔

جواب: (الف) اعراب پر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ سے سوال  
کیا کرو، مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوال کرنے سے جھجک جاتے تھے، راوی کا بیان ہے: پھر ایک روز ایک  
آدی حاضر ہوا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو زبانوں ہو کر بیٹھ گیا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز  
ادا کرو، زکوٰۃ دو اور رمضان المبارک کے روزے دکھو، وہ آدی عرض گزار ہوا: آپ نے سچ فرمایا ہے، پھر  
اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس

کی کتابوں، اس سے ملاقات، اس کے رسولوں، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور تقدیر سے تعلق رکھنے والے تمام امور پر ایمان لانا، اس نے عرض کیا: آپ نے کج فرمایا۔ پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟

**جواب: (ب) حدیث بالا کی روشنی میں علامات قیامت:**

اس حدیث میں تین علامات قیامت بیان کی گئی ہیں:

(۱) لوہری اپنے مالک کو جہنم دے گی، (۲) ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بکریوں کے چرواہے عالی شانہ علامات پر نظر کریں گے، (۳) ننگے پاؤں، ننگے جسم، بھرے اور گوتے زمین کے بادشاہ بنیں گے۔

**جواب: (ج) شرک کی تعریف:**

شرک کا لغوی معنی ہے: ساتھی بنانا، یا ساتھی ٹھہرانا۔ شرک کا اصطلاحی معنی ہے: کسی کو اللہ تعالیٰ کی صفات اور صفات کے تقاضوں میں برابر ٹھہرانا ہے۔

شریعت میں شرک کیا جاتا ہے، شرک ایسا گناہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی ایک سے چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے پاس شرک کیا ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ وہ اس کے شریک نہیں ہے۔

سوال نمبر ۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ غَيْرًا أَوْ لِيَصْنَعْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ غَيْرًا وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ غَيْرًا

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مسائے اور مہمان کے حقوق لکھیں؟

**جواب: (الف) اعراب پر حدیث اور ترجمہ حدیث:**

نوٹ: حدیث پر اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے، یا بھر خاموشی اختیار کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے پیڑھی کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی تکریم کرے۔



## جواب (ب) مسائے اور مہمان کے حقوق

### مسائے کے حقوق:

اسلام میں تو انسانوں بلکہ حیوانات کے حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ مسائے کے حقوق کے حوالے سے قرآن و سنت میں حقوق تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ چنانچہ مسائے کے حقوق کے حوالے سے کثیر احادیث مبارکہ موجود ہیں، اس میں سے ایک جامع حدیث یہاں بیان کی جاتی ہے۔

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ مسائے کا کیا حق ہے؟ پھر آپ نے فرمایا: (۱) جب وہ تجھ سے مدد کا طالب ہو تو اس کی مدد کر۔ (۲) اگر اسے قرض کی ضرورت ہو تو اسے قرض فراہم کر۔ (۳) اگر وہ تنگدست ہو جائے، اس کی ضرورت چاری کر۔ (۴) اگر وہ بیمار ہو جائے، اس کی عیادت کر۔ (۵) اگر وہ مر جائے، تو اس کا جنازہ اٹھادو۔ (۶) اگر اسے خوشی حاصل ہو، تو اسے مبارکباد دو۔ (۷) اگر اس کی مسرت کا سامنا کرنا پڑے تو اسے صبر کی تلقین کرو۔ (۸) اس کے مکان سے اپنا مکان الٹا نہ بنانا کہ اس کی مسرت کا سامنا کرنا پڑے۔ (۹) جب میوہ نیکر آؤ تو اس کے گھر میں دو دو اور خفیہ سیراؤ۔ (۱۰) بندیا کی خوشبو سے اپنے مسائے کو بڑا متاثر نہ کرو۔ شہر ہا سے بھی بچو اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ مسائے کا کیا حق ہے؟ پھر انہوں نے کہا: مسائے کے حقوق پورے کس کر سکتا مگر جس پر اللہ تعالیٰ نے رحمت کی ہو۔

### مہمان کے حقوق

مسائے وغیرہ کے حقوق کی طرح اسلام نے مہمان کے حقوق پر بھی احادیث مبارکہ سے پتہ لپچھا ہے۔ مہمان کے حقوق کے حوالے سے چند ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیے جاتے ہیں:

(۱) حضرت ابو شریحؓ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دل پر رحمت رکھے اور مہمان کی تحریم کرے اور اسے جائز کر دے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کب کرنا کیا ہے؟ فرمایا: ایک دن اور ایک رات اس کی خاطر عداوت کرے اور تمین دن اس کی ضیافت کرے اور اس سے زیادہ دن اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا بچہ نہ موٹا رہے۔

(۲) حضرت ابو شریحؓ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہمان تواری تمیں دن سے اور جائزہ ایک دن ہے۔ کسی مسلمان کے لیے یہ چار نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی

لورنلی گائیڈ (جل شداد چہ ماہ) (۱۳۵) (درجہ عالیہ برائے طالبات) سال ۱۴۴۱ھ

کے پاس اسے دل قیام کرے کہ اسے گناہ میں مبتلا کرے، مگر آپ کرام نے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ اس کو گناہ میں کیسے مبتلا کرے گا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: وہ اس کے پاس اسکی حالت میں قیام کرے کہ اس کے پاس مہمان نوازی کے لیے کچھ نہ ہو۔

سوال نمبر ۳: عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ طَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْدَتِي لِبُخْرِيهِ جَنَّتْ أَخْرَمَ وَلَوْ جَلَتْ جَنَّتْ خَلَّ قَلْبُ أَنْ يُطَوَّقَ بِالنِّتِيبِ.

(الف) اعراب کا ترجمہ کریں؟

(ب) احرام کی حالت میں کوئی چیزیں منع ہیں؟

(ج) مرد اور عورت کے احرام میں کیا فرق ہے؟

جواب (الف) اعراب بر حدیث اور ترجمہ حدیث:

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت احرام میں اپنے بطن سے خوشبو لگائی، جب آپ نے احرام پاک کیا، اور جس وقت آپ نے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے احرام کو کھولی دیا۔

جواب (ب) حالت احرام میں منع چیزیں:

حالت احرام میں بہت سے امور حرام و مکروہ ہو جاتے ہیں، جن میں سے چند ایک مشہور درج ذیل ہیں:

- (۱) عورت سے جماع کرنا، (۲) بوسہ دینا کرنا، (۳) گلے لگانا، (۴) سونگ لگانا کرنا، (۵) حرکت فحش کا ارتکاب کرنا، (۶) کسی سے لڑائی جھگڑا کرنا، (۷) بھگن کا بیان کرنا، (۸) کسی جانور کو ذبح کرنے کے لیے سعادنت کرنا، (۹) اپنے یا غیر کا لباس کاٹنا، (۱۰) اپنے جسم کے کسی حصے سے بال کاٹنا کرنا، (۱۱) اپنا منہ یا سر کسی چیز سے چھپانا، (۱۲) عیسیٰ صلیب پر کرنا، (۱۳) برقع یا دستار پہننا، (۱۴) سنا ہو کر اپنا منہ، (۱۵) خوشبو لگانا، (۱۶) سر یا رومال کو گھلی یا کسی خوشبو وغیرہ سے دھونا، (۱۷) مہندی کا نقاب لگانا، (۱۸) گوند وغیرہ سے بال دھونا، (۱۹) جوں مارنا یا پھینکنا، (۲۰) کسی کا سرو مونڈنا، (۲۱) زخموں یا زخموں کا تیل خواہ بے خوشبو ہو یا با عطر یا صابن لگانا وغیرہ۔

جواب (ج) مرد اور عورت کے احرام میں فرق:

جب حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے تہیہ پڑھتے ہیں تو بعض حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں، جن میں سے



لئے اس کو حرام کہتے ہیں۔ لیکن اس کی چودھویں کوئی حرج نہیں جاتا ہے جس کو حدیث میں استعمال کیا جاتا ہے۔

مرکز کے افراد میں، کپڑے (ان سے) ہونے ہیں جنہوں نے حرام ہمارا رنگ کی نقل میں ہوتا ہے۔  
سوال نمبر 4: سئل عن ابن عباس ان صاعه بنت الزبير بن عبد المطلب التت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت اني امرأت فنفقة واني اريد المصحح فما تأمرني قال اهلي بالمصحح واشترطي ان محلي حيث تجلسي قال فادركت

(اللقب) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ یہ قسم حضرت صاعہ کے لیے خاص ہے یا ہر مرد کے لیے ہے؟

نہ اس پر عمل کرنے کا طریقہ لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت صہابہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہلت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں ایک مریض عورت ہوں جبکہ میں حج کا بھی ارادہ رکھتی ہوں، آپ اس پر اس کی کیاارشاد فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا تم حج کا احرام باندھ لو اور اس شرط کو مانتا رہو کہ میرے احرام کھول دینے کی جگہ وہی ہے جس جگہ تو مجھے روک لے گا۔ فرمایا اس نے حج کو پایا۔

جواب: (ب) خط کشیدہ کی وضاحت اور اس حکم کی نوعیت:

حضرت صہابہ رضی اللہ عنہا زبیر بن عبدالمطلب کی بیٹی تھیں یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی زادہ ہمشیرہ، ہر مسلمان نہ ہونے تھے صہابہ صحابیہ ہیں، مہجرات میں شمار ہوتی ہیں اور حضرت مقدس رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع میں تم بھی ہمارے ساتھ حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہو تو یہ راقعہ حجۃ الوداع کی تیاری کے وقت کا ہے۔ انہوں نے عرض کیا ابھی بیماری سے اٹھی ہوں، کمزور ہوں، اندیشہ ہے کہ سفر کی وجہ سے بیمار مرض عوارض آئے، میں احرام کے جدوج کے احکام کھل نہ کر سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام باندھتے وقت تم یہ کہہ کر خدا کا رخ کر میں بعد حرم الوداع سے قاصر ہوں، عدالت کا شکر ہو پاؤں تو جہاں بھی بیمار ہوں کی وہاں ہی احرام کھول دوں گی۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ احصاء مرض سے بھی ہو سکتا ہے، اس طرح یہ روایت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل ہے کہ احصاء ممکن سے ہی نہیں ہوتا بلکہ مرض سے بھی ہو جاتا ہے۔ خیال رہے کہ

ہر ایک سے زیادہ طامار کا مستحب ہے۔ اگر طامار کی بیوی سے جب کسی مرد کو چاہتا ہے تو کہتا ہے: "میں نے تجھے اپنا طامار سے ملا کر دیا ہے۔" اگر وہ کسی عورت سے چاہتا ہے تو کہتا ہے: "میں نے تجھے اپنا طامار سے ملا کر دیا ہے۔" اگر وہ کسی عورت سے چاہتا ہے تو کہتا ہے: "میں نے تجھے اپنا طامار سے ملا کر دیا ہے۔"

جواب (ج) عمرہ ادا کرنے کا طریقہ

[illegible]

☆☆☆





نورانی گائیڈ (علی شہ پرچہ جات) (۱۳۹) درجہ عالمیہ برائے طالبات سال دوم 2021ء

الغدا ان ياكل الاكله او يشرب الشرابه فليحمده عليها .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ محض کثیدہ الفاظ سے کیا مراد ہے؟

(۶+۴+۲=۱۰)

(ب) کھانے اور پینے کے اسلامی آداب تفصیل سے بیان کریں؟ (۲۰)

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

تیسرا پرچہ: جامع ترمذی

سوال نمبر ۱- (۱) عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان يشربہ  
الاول فاما الغدا الاکل قال قال اشد .

(۲) عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن حماد قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم يشرب لتغدا ولتغدا

(الف) دونوں حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

(ب) دونوں حدیثوں کے پیش نظر مشروب پینے کے حکم کی اچھی طرح وضاحت کریں؟

جواب: (الف) دونوں احادیث کا ترجمہ

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حقول ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی آدمی کھڑا ہو کر پانی وغیرہ پئے، عرض کیا گیا کھانے کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ تو آپ نے فرمایا پتھوس سے بھی زیادہ سخت حکم رکھنا ہے۔

(۲) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی اور اپنے دادا جان کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (پانی وغیرہ) نوش کرتے ہوئے ملاحظہ کیا ہے۔

جواب: (ب) دونوں حدیثوں کے پیش نظر مشروب پینے کا حکم:

دونوں روایات میں بظاہر تضاد ہے یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کھڑے ہو کر مشروب پینے کی سختی اور حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے اس کا جو نزاکت ہوتا ہے۔ دونوں روایات میں تطبیق کی گئی صورتیں ہیں۔



(۱) یہی روایت نہایت صحت پر اور دوسری روایت حالت مرض پر محمول ہے۔

(۲) یہی روایت نہایت صحت پر محمول ہے اور دوسری مجبوری کی وجہ سے جوار پر محمول ہے۔

(۱۱) یہی روایت نہایت صحت پر محمول ہے اور دوسری روایت آبِ حرمِ حوش کرنے پر محمول ہے۔

اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آبِ حرمِ حوش کفر سے کوڑوٹھ فرمایا۔

سوال نمبر 2۔ حسن عبداللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یأکل احدکم

بشماله ولا یشرِب بشماله فان الشیطان یأکل بشماله ویشرِب بشماله .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کے ذکر کی

تائید کریں؟

(ب) کھانا لینے کے بعد انگلیاں چاٹنے کی دو حکمتیں بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی

وضاحت:

ترجمہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی شخص اپنے بائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے سے پہلے کیونکہ شیطان بائیں

سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

شیطان کے بائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کا مطلب:

جس طرح ہر کام دائیں ہاتھ سے کرتا ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جیسی طرح کھانا کھاتا اور پانی پیتا

کرتا بھی دائیں ہاتھ سے مسنون ہے۔ چونکہ شیطان اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہے

وہ اللہ میں ہر کام الٹا کرتا ہے، اس طرح اس کا کھانا پینا بھی بائیں ہاتھ سے ہوا۔ لہذا مسلمانوں کو اس سے

کڑے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ درست اختیار کرتے ہوئے دائیں ہاتھ سے کھانا کھائیں اور

دائیں ہاتھ سے پانی نوش کریں بائیں ہاتھ کو اس مقصد کے لیے ہرگز استعمال نہ کریں۔

جواب: (ب) کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے میں دو حکمتیں:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں

سے کوئی شخص کھانا کھانے سے فراغت حاصل کرے، تو وہ اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کس

انگلی میں رکھتا ہے۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول کرتے تو اپنی انگلیوں کو پاٹ پڑھتے تھے، اور آپ نے فرمایا جس وقت تم میں سے کسی کا لقمہ (زمین پر) گر جائے تو وہ اس کو گھسنے والی چیز کو چھوڑے، پھر اسے کھائے اسے شیطان کے بے نہ چھوڑے، آپ نے برتن صاف کرنے کا حکم دیا، پھر آپ نے فرمایا تمہیں نہیں ملے گا کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔ پھر کھانے کے بعد انگلیوں کو پاٹنے اور برتن کو بھی خوب صاف کر لے۔

سوال نمبر 3 سنی ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لال الکامل بالکل فی سبعة اعضاء والمؤمن بالکل فی معی واحد .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حضرت "عمر" رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا کیا نام ہے؟

(ب) حدیث مبارک میں "کافر" اور "مومن" کے کھانے کے بیان کی پانچ وجوہ بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا نام۔

ترجمہ حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آغلوں کے اندر کھایا کرتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھایا کرتا ہے۔

اسی عمر کا نام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا نام حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہے۔

جواب: (ب) حدیث مبارک میں بیان کردہ "کافر" اور "مومن" کے کھانے کی

پانچ وجوہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر شخص مہمان ہو گیا، آپ نے اس کے لیے ایک بکری کے دودھ کو دینے کا حکم دیا، چنانچہ اس نے دودھ دیا، اس کے بعد دوسری بکری کا دودھ دینے کا حکم دیا، اسے دودھ دیا، اس کا بھی حکم دیا، اس کے بعد تیسری بکری کا دودھ دیا، تو وہ یہ دودھ بھی پی گیا حتیٰ کہ اس کے دودھ سے بکریوں کے دودھ کو پی گیا۔ پھر اس نے صبح کے وقت اسلام قبول کر لیا۔ چنانچہ حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بکری کا دودھ دینے کا حکم دیا، چنانچہ دودھ دیا گیا، تو وہ اس تمام دودھ کو نوش نہ کر سکا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک ہی آنت کے اندر کھاتا ہے اور کافر سات آغلوں میں کھاتا ہے۔ نیز مسلمان اپنے ہاتھ دھو کر، بسم اللہ پڑھ کر، دسترخوان پر بیٹھ کر، اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اپنے سامنے سے کھا لکھاتا ہے جبکہ کافر اس تمام امور کی مخالفت کر کے شیطان کا راستہ اختیار کرتا ہے۔

سوال نمبر ۴ حسن النبی بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لیرضی عن



العبد ان یا ککل الاکله او یشرّب الشرطه فی حمله علیہا .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ خط کشیدہ الفاظ سے کیا مراد ہے؟

(ب) کھانے اور پینے کے اسلامی آداب تفصیل سے بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث اور خط کشیدہ الفاظ سے مراد:

ترجمہ حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر راضی ہوتا ہے جو رب تعالیٰ کا کوئی چیز کھائے یا پیئے کے بعد شکر ادا کرے۔

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الاکله ہر کھائی جانے والی چیز، ہر قسم کی جانے والی چیز۔

الشرطہ ہر پلے جانے والی چیز۔

جواب: (ب) کھانے پینے کے اسلامی آداب:

(۱) کھانا کھانے سے پہلے اور پینے سے پہلے دلوں ہاتھوں کو نونوں تک دھوئے۔ خدا انگلیوں کو نہ دھوئے۔ اس سے سنت ادا نہ ہوگی، کھانے سے پہلے تھیں اور دھو کر پونچھنا ٹھیک چاہیے اور کھانے کے بعد دھو کر دھال سے پونچھ لے۔

(۲) کھانے کے شروع میں بسم اللہ شریف پڑھے اور بعد میں یاد آتے پر کہے۔ بسم اللہ اولہ و آخرہ۔

(۳) اور پانی آواز میں بسم اللہ پڑھے تاکہ بھول ہو غصہ بھی سے بڑھ لے۔

(۴) کھانے کو دائیں ہاتھ سے کھائے، کیونکہ بائیں ہاتھ سے کھانا شیطان کا کام ہے۔

(۵) پانی کو تین سالن میں پے اور پانی میں سالن نہ لے۔

(۶) کھانا کھاتے وقت بائیں پاؤں نیچے دے اور دائیں پاؤں کھڑا رکھے، بائیں سر ہینے دینے جائے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے مگر بھاری جسم یا پیار ہونے کی وجہ سے پانی مار کر بیٹھ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷) کھانا کھاتے وقت بالکل چپ نہ رہے بلکہ آہنی باتیں کرنا ہے اور بے ہودہ باتوں سے اجتناب کرے۔

(۸) کھانا کھانے کی ابتداء ٹھیک سے کرے اور ٹھیک پر ہی ختم کرے، اس میں بہت سی بیماریوں کی قضا ہے۔

تورانی گائیڈ (مطلوبہ پڑھنا) (۱۵۳) (دوسرے طبقہ کے لئے طرہ امتحان سالانہ ۲۰۲۱ء)

- (۹) کسی کے ہاں دعوت پر جا کر بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔  
 (۱۰) کھانا سائے آئے تو اطمینان سے تناول کرنا چاہیے۔  
 (۱۱) کھانا کھاتے وقت کسی کے برتن پر نظر نہیں رکھنی چاہیے۔  
 (۱۲) کھانے میں میب نہیں لگانا چاہیے۔ پسند ہو تو کھلینا چاہیے اور اگر نا پسند ہو تو خاموشی سے چھوڑ دینا چاہیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس طریقہ تھا کہ کبھی کسی کھانے میں میب نہیں لگا بلکہ دسترخوان پر جو کھانا آپ کو فروغ ہو گا اسے تناول فرماتے اور جو نا پسند ہو گا اسے نہ کھاتے۔  
 بعض مردوں اور عورتوں کی عادت ہے کہ دعوت سے لوٹ کر صاحب خانہ پر طرہ طرہ کے طعنے مارا کرتے ہیں کبھی کھانوں میں میب نکالتے ہیں، کبھی منتقمین کو کوستے ہیں۔ میرا تجربہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتوں میں جھگڑا ہے، لہذا ان بڑی باتوں کو چھوڑ دینا چاہیے اور صاحب خانہ کی دلجوئی کے لیے چند سہولتیں کی جائیں کہ کراں کا حوصلہ بڑھا دینا چاہیے ایسا کرنے سے صاحب خانہ کے دل میں آپ کا وقار بڑھ جائے گا۔

☆☆☆



الاعتبار السوی الثانی تحت اشراف تنظیم المدارس (اعلیٰ السنہ) پاکستان

## الشهادة العالمية "السنہ الثانیة" للطالبات

الموافق سنہ ۱۴۴۲ھ / ۲۰۲۱ء

### الورقة الرابعة: السنن لأبی داؤد

الوقت المحدد ثلاث ساعات مجموع الارقام ۱۰۰

نوٹ: پھر سوال لازمی ہے باقی سوالات میں سے کوئی بھی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر ۱۔ حسن عداۃ بن عمرو عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حق المؤمن ان یحکم له شیء یوحی فیہ بیت لیلین الا ووصیئہ مکتوبہ عنده .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ "عندہ" کی ضمیر کا مرجع کیا ہے؟ اور "لیلین" کا کید کے لیے ہے یا خبر کے لیے؟ (۶+۲+۲=۱۰)

(ب) وصیئہ کرنا واجب ہے؟ جب ایسی میں جمہور اور اصحاب غویہ کے ذہاب دلائل کے ساتھ تحریر کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر ۲۔ حسن ابن عباس ان رجلاً یحییٰ بالرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لہ صریحت انی لصدقت عنہا قال نعم فان لی حرجاً وانی اشهدک انی قد صدقت بہ عنہا .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) ایصال ثواب کے جواز پر قرآن وحدیث سے دلائل لکھیں؟ (۲۰)

سوال نمبر ۳۔ حسن عمرو بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرکم و امر فی رکتب وهو یحلف بایہ فذل ان اللہ ینہاکم ان تعطوا ما ینہاکم فیہ کان حالاً ولیحلف باللہ او یسکت .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) خط کشیدہ طائفہ کی تشریح کریں؟ (۵)

(ج) قسم کی اقسام بیان کرتے ہوئے قسم شرعی توڑنے کا کلام بیان کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر ۴۔ (۱) حسن عداۃ بن عمرو قال أحد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبھی عن الخدار ویقول لہ لا یرد شئنا وایما یستخرج بہ من البھیل .

- (۲) عن عائشة قالت من نذر ان يفتح الله عليه ومن نذر ان يعصيه الله فلا يعصيه  
(۳) عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذر في معصية ولا نذر في  
كفارة بمعصية۔

- (الف) تینوں احادیث کو ترجمہ کریں؟ (۵+۵+۵=۱۵)  
(ب) احادیث کو ترجمہ میں نذر کی نفی، نذر کی نفی، نذر کے جواز اور عبادہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس  
طریق امتحان کریں کہ ظاہری تعارض ختم ہو جائے؟ (۵+۵+۵=۱۵)  
☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

چوتھا پرچہ: سنن ابی داؤد

- سوال: جس حدیث میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وسلم قال ما حق  
لہم ان یصلوا بک الا و صیۃ مکتوبۃ عندہ۔  
(الف) حدیث میں مذکور "صیۃ" کی تفسیر کا مرجع کیا ہے؟  
تاکید کے لیے ہے یا تنبیہ کے لیے؟  
(ب) وصیت کرنا واجب ہے یا مستحب اس میں جہاد اور اسباب جہاد کے ذہاب وکیل کے ساتھ  
تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: "صیۃ" کی تفسیر کا مرجع اور "صیۃ" کی حالت  
ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کسی مسلمان شخص کے لیے ہاڑ نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسا چیز ہو جس کی وہ وصیت کرے یا  
ہو اور وہ اس کے لیے وصیت کے بغیر دورا تہیں گزارے۔

"صیۃ" تفسیر کا مرجع اس تفسیر کا مرجع امری مسلم (یعنی مسلمان شخص) ہے۔  
"صیۃ" کی حالت اس روایت میں لفظ "صیۃ" کا استعمال ہوا ہے، جو تنبیہ کے لیے نہیں بلکہ  
تاکید وصیت کی تاکید کے لیے ہے۔

جواب: (ب) وصیت کی شرعی حیثیت میں مذہب اختلاف  
وصیت کے محب یا انتخاب ہونے میں اختلاف ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے



قرآنی گائیڈ (جلد اول) چوتھی (156) درجہ عالیہ اب فائزہ ماہنامہ 2021ء

۱- والدہ بھاری اور دیگر اصحاب ظاہر کے نزدیک اگر میت کے پاس مالی ہو تو وصیت کرنا واجب ہے۔  
اس کی دلیل یہ ارشاد ربانی ہے: **مَنْ مَاتَ عَلَيْهِ ثَمَنٌ إِذَا تَوَفَّيْتُمُ الْخَنُوزَ بْنَ قَرْظٍ خَيْرٌ**  
**وَلَوْ جَبَّةٌ يَسْتَوِيهِ زَيْنٌ وَلَا فَرْسٌ** (تم پر فرض کیا گیا ہے کہ اپنی موت کے وقت اپنے والدین اور رشتہ  
داروں کے حق میں بھی وصیت کرو)

۲- تبسور آنکھ کے نزدیک وصیت کرنا مستحب عمل ہے، مگر اگر اس پر فرض یا دوسرے کا کوئی اور حق  
ہو تو وصیت نہ کرنے کی صورت میں اس حق واجب کے فوت ہونے کا خوف ہو تو اس صورت میں تبسور  
کے نزدیک بھی وصیت کرنا واجب ہے۔ سن کی دلیل یہ حدیث ہے کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ  
میں نے ہر حق دانسے کو اس کا حق ادا کیا ہے، لہذا کسی اور کو کوئی وصیت کا حق حاصل نہیں۔

۳- اگر کسی سے اصحاب ظاہر کی دلیل کا جواب ہوں دیا جاتا ہے کہ آیت وصیت میں سے اصحاب  
ظاہر نے اس آیت سے روایت میراث سے منسوخ ہے۔

سوال نمبر 2۔ **عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ**  
**نَوَيْتُ أَنْ تَصِلَ إِلَى قَوْمٍ فَأَلْقَيْتُ لَهُمْ كَلِمَةً فَذَكَرْتُهَا فِي مَوْعِظَةٍ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**بِهِ عَمَّا**

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) ایصالِ ثواب کے جو ز پر قرآن و حدیث سے دلائل دیں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ رسول اللہ  
میری والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے، اگر میں ان کی جانب سے صدقہ کروں، تو کیا میں صدقہ کر سکتا ہوں؟  
آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں، عرض کیا میرا ایک دلچ ہے، میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے  
ان کی جانب سے صدقہ کر دیا۔

جواب (ب) ایصالِ ثواب کے جواز پر قرآن و سنت سے دلائل:

قرآن کریم سے دلیل:

اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے: **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ**  
میری مغفرت کر دے اور ہمارے ایمان بظلم سے پلے لپٹے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے فوت شدہ بھائیوں کے لیے ایصالِ ثواب کا دستور عطا فرمایا ہے۔ اس آیت سے پہلے مسئلہ میت اور مگر کہ پھیلوں کو پہنوں کے لیے منقشہ کی دعا فی ہا ہے۔ ال کے ان کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔

احادیث مبارکہ سے دلائل:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے چار کپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرما دیے جب انہیں منہ پر جاتا ہے تو اس کا مٹل ختم ہو جاتا ہے، مگر تیس قسم کا مٹل (اس سے ختم نہیں ہوتا) (۱) صدق ہو یہ۔ (۲) اب مٹل جس سے لوگ فائدہ حاصل کر رہے ہوں اور (۳) ٹپک چٹا جو اس کے لیے ماکرے۔

(۱۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہا کہ میری ماں کو چانک موت آگئی ہے اور اس کی نیت یہ تھی کہ اگر ادبات کرنی تو صدقہ کرنی، اس کی طرف سے صدقہ کروں، تو کیا ان کو اس کا ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

ایصال ثواب کی یہ کتاب

حضرت شیخ کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے، آپ نے دیکھا کہ ایک لڑکا کھانا کھا رہا ہے، کھانا کھاتے وقت وہ اپنے منہ سے لڑکا نکال رہا تھا، اور وہ دریافت کرنے پر اس نے کہا میری ماں کو جنم کا حکم ہوا ہے اور فرشتے اسے لیے چور ہے یہ لڑکا کھانا کھاتا ہے اور کھانا کھاتے وقت لڑکا نکالتا ہے۔ حضرت شیخ کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہلا کھانا ستر ہزار روپے کا ہوا محفوظ تھا، آپ نے اس کی ماں کو دل میں ایسا ثواب کروایا۔ فوراً وہ لڑکا ہنس رہا تھا، آپ نے اس کے منہ کا جب لڑکا نکلا تو فرمایا، لڑکے نے جواب دیا حضور میں نے ابھی دیکھا میری ماں کو فرشتے جنت کی طرف لے کر جا رہے ہیں۔ شیخ فرماتے ہیں اس حدیث کی تصدیق مجھے اس لڑکے کے کشف سے ہوئی اور اس کے کشف کی تصدیق حدیث سے۔

۳۰۱ نمبر 3 محرم عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادر کہ وہ  
فی ركب وهو يعلق يديه فقال يا ايها الذين آمنوا يا ايها الذين آمنوا  
فليعلق بالله او يركب ۔

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟

(ب) عطا کشیدہ اللہ کی تشریح کریں؟

(۸) قسم کی قسمیں کرتے ہوئے، قسم شرعی توڑنے کا اگلا وہاں کریں؟



**جواب: (الف) ترجمہ حدیث:**

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے ملاقات، کوئی ماس حال میں کروا سواروں کے معیت میں، وہ اپنے آباء کی قسم اٹھا رہے تھے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے آباء کی قسمیں اٹھانے سے منع کیا ہے، پس جو آدمی بھی قسم اٹھا رہا ہے، وہ صرف اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا رہا ہے، یا خاموشی اختیار کرے۔

**جواب (ب) خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت**

**اگر کہ** صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف، مثنوی مزید یہ باب انفعال۔ پانا، حاصل کرنا، مٹا۔  
**بسم** صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف، مثنوی مجرد فعل ماضی باب تفعیل، قطع، قطع کرنا، مٹانا۔  
**فلیحلف** صیغہ امر مذکر غائب معروف، مثنوی مجرد فعل ماضی باب تضرع، تضرع کرنا، اٹھنا۔

**لیسکت** صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف، مثنوی مجرد فعل ماضی باب تضرع، تضرع کرنا، اٹھنا۔  
**کا عطف ہے** (خاموشی اختیار کرے)۔

**جواب: (ج) قسم کی اقسام اور شرعی قسم توڑنے کا حکم:**

**قسم کی اقسام** قسم کی مشہور تین اقسام ہیں

۱۔ **بیمین** یا **بیمین** لغو کے دو معانی ہیں (۱) بے فائدہ اور باطل کلام جس سے کوئی نفع نہ کیا جائے۔ (۲) لغو اور بے ہودہ کلام جو گناہ کا سبب بنے۔ چنانچہ ارشاد ہوا ہے کہ وہ جنت میں کوئی نصیب نہ ہوگا۔  
**کریں گے بکر سلام**۔

**فصول** اور بات بات پر قسم اٹھانے کو بھی **بیمین** لگوک جاتا ہے۔ اس قسم کی گرفت نہیں ہوتی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے اس سے مراد ہے کہ کوئی شخص یوں کہے خدا کی قسم اٹھی صدا کی قسم اور جو بات نہ بنی پر بلا قصد آجائے، تو اس کا مواخذہ نہیں ہوگا۔

۲۔ **بیمین منعقدہ** زمانہ مستقبل میں کسی کام کے کرنے کے لیے قسم اٹھانا، یہ بیمین منعقدہ ہوگی۔ یہ بیمین شرعی ہوگی، جس کا پورا کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا ہے کہ تم اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اس قسم کو توڑنے کی وجہ سے کفارہ لازم آئے گا۔ یہ قسم بر لحاظ سے منعقد ہو جاتی ہے خواہ کسی خیر کے معاملہ میں ہو یا معصیت کے بارے میں۔ اگر معصیت کے بارے میں ہو تو اسے پورا نہ کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے گناہ

کرنے سے منع کیا ہے مگر اس کا کفارہ دیا گیا ہے۔

۳۔ بیس فہم رمانہ رضی یہ حال کے کسی واقعہ کے بارے میں جھوٹی قسم اٹھا رہا ہے۔ یہیں فہم کہانی ہے۔ اس کا مرتکب جھوٹ کی وجہ سے گناہگار ہوگا اور عذاب کا قندہ ہوگا۔ یہ گناہ کبیرہ کی حیثیت رکھتی ہے جس سے توبہ ضروری ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل و امام شافعی کا یہ موقف ہے۔

اس کی دلیل دو روایات ہیں:

۱۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قسم اٹھائی اور وہ اس میں جھوٹا قندہ تاکدو کسی مسلمان شخص کے ہاں تو حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دے گا اور اسے دوزخ میں داخل کر دے گا۔

۲۔ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جھوٹی قسم اٹھ کر کوئی فیصلہ کر دیا اور پتہ لگا۔ جہنم میں جائے۔

شرعی احکام کا کفارہ:

قرآن مجید سے ثابت ہے کہ کفارہ قسم میں دس مسکینوں کو کھانا کھانا، یا انیس کپڑے پہنا دینا اور یا غلام آزاد کرنا ہے۔ اگر اس میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہو، وہ تین دن کے روزے رکھے۔ فقہاء احناف کے نزدیک کھانا کھانے سے مراد یہ ہے کہ اس مسکین کو کھانا پیش کر دیا جائے اور اس کو کھانے کی اجازت دی جائے، اس کو اصطلاح میں اجازت ہے۔ اس سے مراد اس کو اس کھانے کا مالک بنانا نہیں ہے۔ باقی فقہاء کے نزدیک اس طعام کا مالک بنانا ضروری ہے۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر مسکین کو ایک کوگرام گندم دی جائے۔ اس کی قیمت دی جائے تو جائز ہے۔

سوال نمبر ۴۔ (۱) عن عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ منقول عن النضر بن عوف بن ابی برد شہنا والما يستخرج به من النحل .

(۲) عن عائشة قالت من نذر ان يطيع الله فليطعه ومن نذر ان يعصى الله فلا يعصه .

(۳) عن عائشة قالت قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصية وكنارة كفارة يعين .

(الف) تین احادیث کریما ترجمہ کریں ؟

(ب) احادیث کریما میں نذر کی نفی، نذر کے جواز اور کفارہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس طریق وضاحت کریں کہ طہیری تقاضا قسم ختم ہو جائے۔





نسبت کی گئی جس طرح خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ امور خیر کے بارے میں نذر مانی جائے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، مگر اسے پورا کرنا ضروری ہے۔ امور معصیت کے حوالے سے نذر نہ مانی جائے، اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، تاہم معصیت کی نذر ماننے کی صورت میں اسے پورا نہ کیا جائے، بلکہ اس کا کفارہ دیا کر دیا جائے۔ اس کا کفارہ، کفارہ یحیٰ بن ہے۔ یعنی ایک نعام آزاد کرنا، یا دس مسکینوں کو کھانا کھانا، یا انہیں کپڑے فراہم کرنا اور یا تین روزے رکھنا۔

☆☆☆

H\_M\_Hasnain\_Asadi

الاحترام السوئی البہائی تحت اشراف تنظیم المدارس العلمیۃ (الہیہ) پاکستان

## الشہادۃ العالمیۃ "السنۃ الثانیۃ" للطالبات

الموافق سنۃ ۱۴۴۳ھ / 2021ء

الورقة الخامسة: سنن السانی وابن ماجہ

مجموع الاربع ۱۰۰

الوقت المحدد ثلاث ساعات

نصف حصص دو، و سوال حل کریں۔

### حصہ اول: سنن السانی

سوال نمبر 1۔ عن عبد بن ابی وقاص قال لشدرة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علی عثمان الجمل ولو لمن لا احبہ۔

(الف) حدیث پاک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حدیث کی روایت کا نام کیا ہے؟ (۱۵+۵=۲۰)

(ب) "الشمیل" کے معنی اور اسطرحی معنی کی وضاحت کریں کہ "حسن" کے نام کا نام کیا ہے؟ جن

کا ذکر اس حدیث میں آیا ہے۔ (۱۰+۳=۱۳)

سوال نمبر 2۔ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لئن لم یکن علی اللہ

عبود لعل علیہم المکاتب الی یوم الدار والذبح الی یوم الخفاف والی یوم الخفاف

سبیل اللہ۔

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ حدیث کی روایت کا نام کیا ہے؟ (۱۵+۵=۲۰)

(ب) "حق علی اللہ" کی مفصل وضاحت تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3۔ عن عثمان بن عفان قال لاس معرود هل لک فی فناء ارض حکمک فدا

عبد اللہ علقمۃ لحدیثہ ان السی صلی اللہ علیہ وسلم قال من استطاع معکم الباءۃ

فلیردح فان اغض قلبہ و احضر لفرح و من لم یستطع فلیصم لانه له وحاء

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز حدیث کی روایت کا نام کیا ہے؟ (۱۵+۵=۲۰)

(ب) آپ حدیث میں دو بے ہنگام احادیث کے لیے سے اپنا مواضع پر بیان کریں؟ (۱۰)



حصہ دوم      سخن ابن ماجہ

سورہ نمبر 4 - عس عثمان بن عفان لال لال رسول مہ صلی اللہ علیہ وسلم اوتیلکم  
من تعلم القرآن وعلمہ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب نکالیں نیز ترجمہ کریں  $(A + L = 15)$

(ب) تیراں پاک کی تعلیم و قلم میں مشغول افراد کو افضل قرار دینے کی وجہ تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 5۔ جس مہل میں معاد ہیں اس سے آیہ اُن الٰہی صلی اللہ علیہ وسلم قال

**رسالة علماء الفقه** آخر من عمل به لا ينقص من أجره العبد .

الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں (۱۰)

نچر: مہر کی نسبت میں کوئی سی نہیں ہے شوق کا اور دہتر جہر کہیں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

سوال ۱۰۰ - عیسیٰ مسیح صلی اللہ علیہ وسلم ماس رحل یحفظ علما

فَيَكْنُفُ إِلَّا نَفْسٌ بِهَ يُوَدِّعُ لَقِيْمَةً مَلَحَمًا بِالْحَمَامِ مِنَ النَّارِ .

(الف) حدیث شریف کو ترجمہ کریں (۱۰)

(ب) علم چھپانے پر دیکھ کو پیش نظر رکھتے ہیں اس کے نقصانات اور چھپانے کی خواہش پتانے

۱۔ لے دو سبوں کو گریہ کریں؟ (۱۵)



درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2024

یا نچو اس پرچہ سخن نسائی وابن ماجہ

حصہ اول۔ بسنن النساء

سوال نمبر ۶: حَقِّقْ مَسْغِدَ نَبِيِّ اُمِّي وَوَلَامِي قَالْ لَقَدْ رَأَى رَسُولُ اللهِ عَلَيَّ اَهْلَ عَمَّتِي وَاسْمَ عَلِيٍّ مَخْضَرًا لِنُتْلُ وَتَوَافِرُ لَهُ لَا خُتْمًا .

(الف) حدیث پاک کا ترجمہ عربی سے: اعراب و مخارج؟

(ب) "النسل" کے حوالہ سے اس حدیث میں نفیس بخیرا میں کہ "موت" کے الہ کا نام ہے جس

کا ذکر اس حدیث میں آیا ہے۔

### جواب (الف) اعراب پر حدیث اور ترجمہ حدیث

نوٹ: اعراب نگاہ کے ہیں اور ترجمہ حدیث درست دلیل ہے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ترک نکاح کی جارت نہ دی، اگر آپ انہیں اجازت دیتے تو ہم بھی ہو جاتے۔

### جواب (ب) "التبطل" کے لغوی و اصطلاحی معانی اور "حضرت عثمان رضی اللہ

عنہ" کے والد کا نام

لفظ "التبطل" کا حق معنی ہے الگ ہونا، جدا ہونا، رکت جانا۔ اس کا اصطلاحی معنی ہے ترک نکاح۔

یہ حدیث صحیحہ کا ترجمہ روایت کرتی ہے جہد حق سے مراد ہے ترک نکاح سے روایت ہے۔ اس آیت کے مطابق نکاح نہایت اہم ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تم نکاح کرو، میں تمہاری وجہ سے دوسری عورت کے نکاح سے کھانے والا ہوں گا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نکاح کیا، اس کے سبب سے محفوظ کریں، پس باقی نصف کے بارے میں اسے اللہ تعالیٰ سے ارا مانا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کا بچہ پیدا ہو جائے اور پاکدامنی ان خصلتوں میں سے ایک ہے، جن کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت دوسری دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس کو دوسرے سے محفوظ رکھا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۱) جو دو چیزوں کے درمیان (رہاں) ہے۔ (۲) جو دو گھوڑوں کے درمیان (شریک) ہے۔

### حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے والد کا نام

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے والد گرامی کا نام "مظعون" تھا، جو علیل اللہ رحمانی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

سوال نمبر 2: معنی ایسی ہر ہرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لال لفظ حق علی اللہ عرو جعل عوہم المکاتب الدی برید الاداء والاکج الدی برید العفاف والمعاہد فی سبیل اللہ۔

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ خط کشیدہ لفظ سے کیا مراد ہے؟

(ب) "حق علی اللہ" کی مفصل وضاحت تحریر کریں؟

## جواب (الف) ترجمہ حدیث اور خط کشیدہ لفظ کی وضاحت۔

ترجمہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے لوگ ایسے ہیں جن کی مدد کرے اللہ تعالیٰ کے ذکر کرم میں ہے (۱) وہ مکاتب (غلام) جس کا ارادہ ہوا انکی کرنے کا ہو۔ (۲) گناہ سے بچنے کے لیے نکاح کرنے والا اور وہ پاکدامنی کو پسند کرے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

خط کشیدہ سے مراد خط کشیدہ لفظ "المصطفیٰ" ہے اس سے مراد وہ پاک دامن شخص ہے جو نبوت سے اعزاز کرنے والا ہو، گناہوں سے دور رہنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی معصیت نہ فرمائی سے بچے والا ہو۔

## جواب (ب) "حق علی اللہ" کی وضاحت:

حق علی اللہ کی تفصیل درج ذیل ہے

اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے اس کی یا رسول اللہ عزت و منصب اور اہل ثروت عورت بھڑائی ہے، مگر اس کے ہاں کچھ بچے نہیں تھے تو کیا میں اس سے نکاح کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی منع کر دیا، (۱) وہ بار بار حاضر خدمت ہوا، اس بار کے جس شخص نے فرمایا تو آپ نے پھر اسے منع کر دیا اور تیسری بار حاضر ہو کر عرض کرنے پر آپ نے فرمایا تم ایسی عورت کے نکاح نہ کرو، جو صحت کرنے والی اور بچے پیدا کرے والی ہو، یہ حد میں تھری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے ایک جہاد کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں آپ آ رہے تھے، میرا ہونٹ ٹھک گیا اور سست ہو گیا (تو میں نے چہل قدمی کر دیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب ہوئے اور مجھے فرمایا اسے جاہر اسم نے عرض کیا میں اس کے پاس سے گزرتا ہوں اور بات کیا ہو؟ میں نے عرض کیا میرا ہونٹ ٹھک گیا اور سست ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے میں دوسرے لوگوں سے پیچھے رہ گیا ہوں، آپ میری بات سن کر اپنی سواری سے لپکے اترے، انکی کے ساتھ میرے ساتھ کوہ گئے، پھر آپ نے مجھے فرمایا اب تم سوار ہو جاؤ، تو میں اس پر سوار ہوا، اب تو یہ حال ہوا کہ مجھے اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پہنچنے پر اسے دو گنا پڑھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا آپ نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے دریافت کیا کنواری سے یا بدو سے؟ میں نے عرض کیا بدو سے، آپ نے فرمایا کسی کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہیں کیا کہ تم اس کے ساتھ کھلتے اور وہ تمہارے ساتھ کیاتی؟ میں نے جواب میں عرض کیا میری بیٹی زیادہ ہیں (و علیہ السلام کا انتقال ہو گیا ہے) لہذا میں نے سوچا کہ ایسی خاتون سے نکاح کروں جو باہم جڑے ہوئے نہ ہو، ان کی تفصیل کرے اور ان پر پوری



پوری گمرانی کرے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اچھا! اب تم کھر پیٹنے والے سو، وہاں خوب محلے  
 اڑاؤ۔ پھر فرمایا: کیا آپ اپنا اونٹ فروخت کر دے؟ میں نے عرض کیا ہاں، پھر آپ نے ایک اوقیہ چاندی  
 کے عوض دو گھوڑے خرید لیے۔ مجھ سے پہلے آپ مدینہ طیبہ میں پہنچ گئے، میں اسندھ ورنہ صبح کے وقت پہنچا، پھر ہم  
 مسجد تے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد کے دروازے کے پاس ملاقات ہوئی، آپ نے مجھ سے دریافت  
 کیا ابھی پہنچے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اونٹ چھوڑ دو، مسجد میں  
 داخل ہو جاؤ اور دو رکعت (نوافل) ادا کرو۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو  
 حکم دیا کہ دو گھوڑے ایک اوقیہ چاندی تول دے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے چاندی تول تو جھکتی ہوئی تول کر  
 دی۔ اب میں چاندی نیکر چل پڑا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ، کو میرے پاس جاؤ، میں نے خیال کیا  
 شائبہ میرا اونٹ مجھے واپس ہو گا اور یہ ایسی میرے لیے سخت ناگوار تھی، چنانچہ جب میں آپ کے قریب  
 پہنچا تو آپ نے فرمایا تم اپنا اونٹ لے جاؤ اور اس کی قیمت بھی رکھو۔

سؤال 3 - عن عثمان بن عفان قال لا بن مسعود هل لك في صلاة أروجكها لعدا  
عبدك علقمة بن أبي لهبة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من استطاع منكم الباءة  
فليتزوج فإن أغضض البسر وأحضر الفرج ومن لم يستطع فليصم فإنه له وجاء .

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں نیز تفسیر و تفسیر کی تشریح کریں؟

(ب) کیا حدیث میں رسولوں جگہ مراد جو کبھی ہے؟ ان کا موقف بیان کریں۔

جواب (الف) ترجمہ حدیث اور خط کشیدہ کی ہنر کا نام ہے:

ترجمہ حدیث حضرت ملقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت  
عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کیا تمہیں کسی نوجوان خاتون سے نکاح کی خواہش ہے، تو میں نے کہا نکاح کرو  
دیتا ہوں؟ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت ملقہ رضی اللہ عنہا کو طلب کر دیا اور انہیں  
حدیث بیان فرمائی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کو استطاعت ہو تو اسے نکاح کی  
نکاح کرے، اس لیے نکاح نظر کو جھکا دیتا ہے اور فرج کی اچھی طرح سے حفاظت کا سبب ہے۔ اگر نکاح  
کی استطاعت نہ رکھے تو پھر اسے چاہے کہ روزہ رکھے یا نہ رکھے اس لیے کہ روزہ شہوت کو ختم کر دیتا ہے۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

شرعی طور پر دو قسم کی عورتوں سے ایسی خواہش کو پورا کرنا جائز ہے

(i) زود داور (ii) کنیز شری۔ قرآن کریم میں ہے کہ مگر اپنی بیویوں و شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔

فی زمانہ کثیر شرک میسر نہ ہونے کی بنا پر صرف رواج سے ہی مطلوب مقصد حاصل نہ پاس ہے۔ اس طریقہ کی جانب متوجہ کرنے کے لیے رحمت عام صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مقامات پر تہنیتی کا حکم رکھا فرمایا۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح میری سنت ہے، پس جو شخص میری سنت پر عمل نہ کرے، وہ مجھ سے نہیں۔ تہذیب نکاح کرے، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی بنا پر دیگر سنتوں پر غفلتوں کا جو وقت رکھتا ہوں نکاح کرے اور جو وقت نہ رکھتا ہوں وہ روز رکھتا کرے، کیونکہ روزہ شہوت کو ختم کر دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نوجوان! تم میں سے جو شخص گھر بسائے کی استطاعت رکھتا ہو، وہ نکاح کرے، کیونکہ یہ نکاحوں کو زیادہ برکت دیتا ہے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والا ہے، جو نکاح کی استطاعت نہیں رکھتا، تو وہ روزے رکھے۔

### جواب (ب) : نون جگہ امر کی حیثیت:

یاد رہے کہ نکاحی ایہ سنت نہیں بلکہ کبھی فرض، کبھی واجب، کبھی مکروہ اور بعض اوقات حرام بھی ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اگر اس بات کا یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے پر عیب صورت میں زمانہ میں جلا ہو جائے گا، تو نکاح کو فرض ہے۔ ایسی صورت میں نکاح نہ کرنے پر گناہگار ہوگا۔

اگر میر اور ماں و فقہ فرہم کرنے پر قدرت ہو اور عیب صورت میں زمانہ میں جلا ہو جائے گا، تو نکاح کو واجب ہے۔ ایسی صورت میں نکاح نہ کرنے پر گناہگار ہوگا۔

اگر میر، ماں و فقہ اور از دوا کی حقوق پورے کرنے پر قادر ہو اور عیب صورت میں زمانہ میں جلا ہو جائے گا، تو نکاح کو مستحب ہے۔ ایسی حالت میں نکاح نہ کرنے پر گناہگار ہوگا۔ اگر حرام سے بچنے یا عیب صورت میں جلا ہونے کا حصول عین نظر ہو تو ثواب بھی پائے گا۔ اگر شخص حصول لذت یا فقہ، شہوت مقصود ہو تو ثواب نہیں ملے گا، نکاح بہر حال منعقد ہو جائے گا۔ اگر یہ اندیشہ ہو کہ نکاح کرنے کی صورت میں ماں و فقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کر سکے گا، تو نکاح کرنا مکروہ ہے۔ اگر یہ یقین ہو کہ نکاح کرنے کی صورت میں ماں و فقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کر سکے گا، تو اس صورت میں نکاح کو حرام ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ایسی صورت میں شہوت توڑنے کے لیے روزے رکھنے کی ترکیب پائے۔

یاد رہے کہ مرد پر لازم ہے کہ اپنی زوجہ سے قضاء شہوت کرنے میں بھی شریعت کی قائم کردہ حدود کی پاسداری کرے۔ جہذا اگر اس نے شرکاً حدود کو قائم نہ کیا تو وہ گناہگار ہوگا۔





قرآن مجید میں لکھا ہے۔ اس لیے اس نثر کو رب، میرا اور میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے پکارنا صحیح ہے۔ سورہ پڑھتے ہیں تاکہ ان لوگوں میں قیامت کا پرچار کرے۔ یہ قرآنی کتبوں میں قرآن کی سورہ کے تحت لکھا ہوا ہے۔

لہذا ایسے نام کا سینہ کو باقی ہے۔ اور اس میں قرآن کریم کو باقیہ میں لکھا ہوا ہے۔ اس قرآن کی عبادت کرنا، اس ملک کی عبادت ہے، جس سے نئے نئے فائدہ نکلتے ہیں۔ جو قرآنی حکمت کی عبادت ہے۔ اس کی عبادت سے قیامت تک کے مسلمان فائدہ اٹھاتے ہیں۔ رب تعالیٰ نے قرآن کی قیامت تک کے لیے جس نے قرآن پاک سیکھ کر اس کی عبادت کی، تو اس کی مثال اس حدیث کی مانند ہے کہ اگرچہ اس میں ملک تو ہے اور اس ملک کی وجہ سے عبادت جتنی بھی ہے، مگر لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے، نہ خود اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، نہ کسی دینی شاعر نے یہ کہا ہے۔

علم میرا چھ لیا مل نہ کیجے  
تو کتنا اتر گئی، ہندو پانی نہ ایک  
یہ یاد اٹھتی ہوئیوں علم میرا چھ گئے  
پڑھ گئے، ماں دیکھ کر پوچھتا ہوا وہ بچہ گئے

سوال نمبر ۵: جس مہل میں علم اس حدیث عن ایہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من علم عسقلانہ اخر من عمل بہ لا ینتفع من احد النعمان۔

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں؟

(ب) علم کی تفصیل میں کوئی سی حدیثوں کا ترجمہ کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: والدہ رضی اللہ عنہا نے سے نقل کرتے ہیں کہ یہ حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی کہ جس آدمی نے لوگوں کو علم سکھایا تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور عمل نہ کرنے والے لوگوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

جواب: (ب) تفصیل علم پر مشتمل حدیث کا ترجمہ:

۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضور جب تمہارے پاس علم کے حامل لوگ آئیں گے، جب تم انہیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق انہیں مرحبا مرحبا کہتا اور انہیں اچھی طرح سے علم سکھاتا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حکم سے دریافت کیا "انہوہم" سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا علم سکھاتا۔

۴۔ حضرت امام بکری رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ ہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے تو ان کا قدر عیادت کرتے انہوں نے ہم پر اس پادشاهوں سے ایسا پادشاهیت لیا اور فرمایا ہم حال کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حتیٰ کہ آپ کا ہاتھ بھر لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تروت سے مل استراحت فرماتے تھے، جب آپ نے میں دعا کیا تو اپنے قدم میں تریشیں کو سمیٹ لیا اور فرمایا میرے بعد تمہارے پاس لوگ حصول علم کے لیے آئیں گے تو تم انہیں سارے دواغہ اور نہیں ہم نکلا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! ہم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا جو نہ تو ہمیں مرہا کہتے ہیں اور نہ ہی مبارک دیتے ہیں، اس واسطے کہ ہم ان کے پاس چلے جائیں تو اول پر وہی اختیار کرتے ہیں۔

۳۔ اطلبوا العلم ولو بالانصب حتی تمموا میں حاصل کرو خواہ انصب میں چہ جائز ہے۔

۵۔ ان ہر ۵۔ جس ایسی ضرورت ہو النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناس وحل یحفظ علما  
لیکن ہر ایسی یہ یوم الفیضہ ملجعا بلجام من النور۔

(الف) شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) علم چھپا ہے، امید کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے نقصانات اور چھپائے کی خواہش پر نہ والے دوسروں کو تکریر کریں؟

جواب (الف) ترجمہ حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے کوئی علمی بات دریافت کی گئی، جس کا اسے علم تھا، پھر اس نے یہ بات ترقیست کے دن اسے کسی لگاؤ والی چلے گی۔

جواب (ب) کتمان علم، اس کے نقصانات اور اس حوالے سے پیش

والے دوسوسات

ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ ارشاد فرمایا ہر مسلمانوں کے ہاتھ لوگوں کی تعریف کی ہر فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو اپنے پڑوسیوں کو نہیں سمجھتے نہ نکھاتے، نہ نیکی کی دعوت دیتے اور نہ ہی ہلکے سے منع کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو اپنے پڑوسیوں سے نہیں سمجھتے، نہ ان سے کچھ اور نہ ہی نصیحت طلب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! ایسے کو ایک تو ہمارے پڑوسیوں کو ضرور دین نکھائے، سمجھائے، نصیحت کرے، نیکی کی دعوت دے۔ اسی طرح دوسری قوم کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں سے دین نیچے، نصیحت حاصل کرے، ورنہ جلدی نہیں ان کا انجام ہو سکتا پڑے گا۔ پھر آپ خبر سے پہلے آئے تو

سچا یہ کہ سب در وقت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو کہہ دیا کہ میں "تو" سے  
 لوگوں سے بتاؤ ان سے کہ "شعری قبیلہ کے لوگ ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کو سب ہمارا کے پاس ہی جو کچھ  
 اہل علی ہیں۔

بہت یہ بات شعریوں تک پہنچی تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض  
 کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایک قوم کی بھائی اور ایک کی سہیلی کا ذکر کیا ہے، لیکن ان دونوں قوموں میں  
 سے کس میں میں "تو" آپ نے فرمایا ایک قوم کو چاہیے کہ اپنے پیروں کو ضرور دین سکھائے، سمجھے اور  
 انہیں نصیحت کرے، انکی کی دعوت دے اور برائی سے منع کرے۔ اسی طرح دوسری جماعت کو چاہیے کہ  
 اپنے پیروں سے اسی کیجئے، سمجھے، ان سے نصیحت حاصل کرے اور نہ ہلکے دیا میں اس کا انجام سختی ہے۔  
 انہوں نے دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ! ہم دوسرے لوگوں کو نصیحت کریں تو آپ نے کیا بات دی ہے۔ انہوں نے  
 کہا کہ ہم ایک سال کی بہت عداوت فرمائیں؟ آپ نے انہیں ایک سال کی بہت عداوت  
 دی تاکہ یہ لوگ ان کی نصیحت حاصل کریں، پھر آپ نے اس آیت کی عداوت فرمائی کہ  
 کہے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا، اسرائیل میں دو اور جیسی بن کریم کی زبان پر، یہ یہ جلد ہے ان کی  
 ہمارا اور سرکشی کا۔





(۱۱) حدیث مذکور کس کی طرف سے بیان کی گئی ہے؟

(۱۷) نظر طہاری کی روشنی میں مختلف کاغذات نظر واسع کریں ۱۰۹

信 信 信

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2021ء

چھٹا پرچہ: مشرح معانی الآثار

سوال نمبر ۱۔ غنی معاہدہ کیا تھا؟  
جواب: غنی معاہدہ تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما قسم پکڑ کر فرمایا کہ:

(۱) اطباء کا بھی دور جمع ہوئی؟

آپ کی رائے کیا ہے؟ کیا یہ مکتبہ کا موقف، منظرِ شادی نکلیں؟

جواب: (۱) مزار پر عمارت اور ترجمہ حدیث:

نوٹ اگراپ ہو چکا ہے۔ اس سے پہلے اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے۔

حضرت عیاد رضی اللہ عنہ سے متوالیہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ صرف ایک تکبیر کے وقت نماز میں رہنے لگی۔

(ii) رفع یدین کے حوالے سے احتیاف کا موقوفہ بننا شرطی ہوگی۔

حضرت امام ابو جعفر طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو نماز میں صرف ایک تکبیر کے وقت رفقہ یا بین فرما دیا کرتے تھے، جس طرح اس روایت میں ہے۔ ~~اس حدیث کا دار~~ اس لیے کہ اس حدیث کا دار حضرت حسن بن عیاش رضی اللہ عنہ پر ہے، مگر وہ ثقہ بھی ہیں۔ ~~اس حدیث کی~~ اس طرح بھی بن معین اور دیگر نے یہ بات بیان کی ہے، آپ کا پھر یہ خیال ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ بات بھی روئی ہوگی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روم اور یثرب میں جاتے ہوئے رفقہ پڑھنا کرتے تھے یا نہیں؟ اگر کو یہ بات معلوم ہوگی، پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رفقاء سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایسا عمل بھانپاتے ہوئے دیکھا، جو دسوں کر یہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے خلاف تھا، اور وہ اس پر انکاری بھی نہیں ہوئے۔ امام ابو جعفر طوسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر اسے اس بات ممکن نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یوں کرنا اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح بھالنے دینا، یہ اس بات پر واضح دلیل ہے کہ یہی وہ حق ہے کہ جس کی مخالفت کرنا کسی بھی آدمی کے لیے مناسب نہیں ہے۔ پھر اگر

دورانی گزینا، من شہ، بیروت ۱۷۳۲ھ (جلد دوم، سال ۱۴۱۱ھ)

خبر لکھنے سے اس پر قہر آیا کہ اس بات پر تو سب کا ایمان ہے کہ شروع کی تکبیر میں رفع یدین پڑھا جاتا ہے پھر دونوں ہنود کے ماتیں جو تکبیر سے اس میں رفع یدین ممکن ہے؟ اٹھنے اور رکوع کی تکبیر میں اختلاف پاد جاتا ہے۔ بعض نے کہا کہ اس کا حکم صرف شروع کی تکبیر جیسا ہے، جس طرح اس کے بعد راتھ بند کیا کرتے ہیں یونہی ان کے بعد بھی باتوں کو مد کریں گے۔ بعض دوسروں سے کہا ان کا حکم دونوں مسجدوں کے اور یہاں تکبیر تو دو حکم نہیں رکھتی، اس لیے کہ اگر فرضی طور پر مان لیں کہ اس کو چھوڑ دے تو اس کی ضرورت نہ ہوگی جبکہ اودھو تو نہ رکے سنن سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ جس وقت وہ نماز کی سنتوں میں سے ہے، جس طرح اٹھنے کی تکبیر نماز کے ارکان سے تعلق نہیں رکھتی، اس لیے کہ فرض مان لیں کہ اگر اس کو ترک کر دے، تو نماز نوٹے گی نہیں۔ پھر دونوں تکبیریں نماز کی سنتوں سے تعلق رکھتی ہیں، تو نماز کی سنت کا جو حکم ہے اس طرح کہ دونوں مسجدوں کے ماتیں تکبیر کا جو حکم ہے تو وہی حکم ان کا بھی ہے۔ لہذا دونوں کے اندر رفع یدین کی ہو گا اس بارے میں نظر و فکر کا یہی تقاضا ہے کہ امام عظیم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ ان کی جنت میں ہیں۔

ابو بکر بن عیاش کا بیان ہے کہ میں نے کسی بھی خبیہ کو بھی بھی تکبیر تحریر کے علاوہ رفع یدین کرتے ہوئے نہ دیکھا۔

سوال نمبر 2۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا قال رسول اللہ یوتر بتسع طعما بلغ سنا وظل او تر تسع .

(۱) ترجمہ کریں؟

(۲) رکعات وتر کی تعداد میں اختلاف اور تحریر کریں؟

(۳) اس بارے میں نظر طحاوی کیا ہے وضاحت کریں؟

جواب (۱) ترجمہ عبارت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نور رکعت کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے، جس وقت پڑھا پے کے آثار نمایاں ہو گئے اور جسم مبارک بھاری سا ہو گیا تو سات رکعت کے ساتھ وتر پڑھنے لگ گئے تھے۔

(۲) تعداد اور رکعات وتر میں مذاہب آئمہ۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد تیس رکعت وتر پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ ۱۰، دوسری میں "سورہ الکہف" اور تیسری رکعت میں "سورہ الاخلاص" کی تلاوت فرماتے تھے۔



حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد دو رکعتیں میں دو رکعتوں کو چھوڑ دیتے تھے۔

جھلس اٹھا دیتے مہار کی جس ہے کہ جب "چا سنی" نہ دیں اسلم ہستہ پر تشریف لے جائے گا۔ وہ فرماتے، تو گھنوں کے ہاں اس کی طرف رخ مٹے اور سوسے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھا فرماتے اور اس میں "سورہ زکریا" اور "سورہ یحیٰ" پڑھتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ ”سورہ الحاکم“ کی جگہ سورہ انفاروں“ پڑھتے تھے۔  
 دوسرا موصوفہ یعنی ایک سلام کے ساتھ ہر مصلوہ (یعنی دو سلام کے ساتھ) پڑھتا ہے۔

## مخالف کے نزدیک وتر

میں نے ہر واجب ہے اور ہر تین رکعت میں اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے۔ اگر قعدہ اولیٰ میں  
میں سے پہلے کہ کھڑا ہو جائے وہ دور و پڑھے اور نہ سلائے پھرے جیسے عمار مطرب میں کرتے ہیں۔  
اگر قعدہ اولیٰ میں آواز کی آواز نہیں بلکہ مجھ سے کہا کرے۔ آخر کی قیوں رکعتوں میں مطلقاً قرأت  
فرض ہے اور ہر رکعت میں بھی۔

نیز حضور القدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی اور یہی طرح کیا رہا کہتے سے دہرائے تھے۔

نہیں رکعت دالی روایت خطرب ہے۔  
ایک غیر صحرا فہد روایت میں سترہ (ع) رکعت دانا ہے۔

قائمہ کفایتیں جنہیں ہم نے ذکر کا نام دیا ہے، یہ حضور کی ساری اہل بیت و سلم کی شب کی نماز یعنی تہجد تھیں۔

سَمِيعُ الْغَيْبِ سَمِعِي انِّي عَمَرْتُ وَجْهِي بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنَّهُ عَلَّقَ اَمْرًا لِيْ وَهُوَ خَيْرٌ لِّمِائَةِ سَآلٍ لِّخَيْرٍ  
وَجْهِيْ بِاللّٰهِ اَمْرًا اَسْتَبِيْ عَلَى اَللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَانِ مَرَّةً فَلَمَّا رَاجَعْتُهَا لَمْ يَكُنْ فِيْهَا وَجْهِيْ عَمَرْتُ  
اَوْ خَلَعْتُ

(۱) عرب کا بھی اور ترک کا بھی؟

(۱۰) حالت حیض میں رہی مگر حلاق کا حکم مع الدلائل یہاں کریں تا یا یہ حلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب (۱) اعراب پر حدیث اور ترجمہ حدیث

نوٹ اعراب و پرکار دیے گئے ہیں اور ترجمہ صحت اور تادیلی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے ڈالا۔ پھر میں نے اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے

جواب میں فرمایا: آپ نہیں سمجھ رہے کہ وہ جو تشریف لے گئے، پھر ہم یہ مسئلہ کی حالت میں اسے حلاق نہ لے۔

(۱۱) حالتِ حیض میں دی گئی عذوق کا حکم مع الدلائل۔

ابن ابی حاتم سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو طلاق دی وہ اپنے بیکے چلی گئیں، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کیا آپ اس سے رجوع کریں، وہ کثرتِ رجوع سے رکھنے والی عورت تھیں، یہ دعا کرنے والی تھیں۔ یہاں (ایمان) بھی آپ کی بیوی تھیں اور جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہوں گی۔

مکمل بخاری میں موجود ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جنس کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق  
کہا۔ بخاری، حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے والد ابی سلمیٰ رضی اللہ عنہما نے خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بارے میں  
پوچھا کہ کیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق کہا ہے؟ اب اسے چاہیے کہ وہ جواب دے کہ ہاں یا نہیں۔ اگر جواب دے کہ ہاں  
تو اسے طلاق ہو جائے گی۔ اگر جواب دے کہ نہیں تو اسے طلاق نہیں ہو جائے گی۔ یہی حکم ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا۔

حضرت مہر ارحمن فرماتے ہیں کہ جو عزا کے حامل ہیں، حضرت ابو لڑیں، رضی اللہ عنہ سے سنتے ہوئے یہ سوال کیا کہ شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، اس نے اپنی بیوی کو بغض کی حالت میں طلاق دی ہو تو یہاں سے جواب میں فرمایا کہ یہ حالت عہد اللہ میں ضروری نہیں ہے اپنی بیوی کو بغض کی حالت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں طلاق سے پہلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمود و مطلق سے رجوع کرے، چنانچہ میں عمر سے رجوع کر لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پاک ہو جانے کے بعد اسے اختیار ہو گا، خواہ وہ طلاق دے، خواہ اسے بٹالے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رجوع کی حالت میں عداوت فرمائی۔

الحاصل شوہر اپنی بیوی کو جب بھی طلاق دے گا۔ وہ واقع ہو جائے گی خواہ وہ حالت حیض کی ہو یا طہر  
میں ہو یا عاں میں ہو یا اصل میں ہو۔ تاہم حالت حیض میں طلاق دینا خلاف سنت ہے، مستحسن کہ یہ  
طلاق حالت طہر میں اور وقت سے یعنی ہر مہینہ میں ایک طلاق دینا ہے۔

سوان نبرہ ۴ حسن طاؤس أن أما العشاء قال لانس عباس رضي الله عنهما انظروا أن  
النبات كانت تجعل واحدا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر رضي  
الله عنه وثلاثا من أمارات عمر رضي الله عنه فذل ابن عباس رضي الله عنهما نعم .

(۱) تاجر کی مہم؟

(۱۱) اللہ! بعد کے رد یکا کٹھی قمر ملاقات کے قیام بعد قیام قیام کے بارے میں یہ موقف ہے؟

(iv) نظر ثانی کی روشنی میں التاف کا نقطہ نظر واضح کریں؟

اس لیے والدہ گرامی کے حوالے سے یہاں کرتے ہیں کہ ابو صہبہؓ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: آپ کو علم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس علاقوں کو ایک ٹھکانہ یا قافہ، یعنی حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے پہلے نین ساعوں میں حاکم تھا؟ تو اس پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں!

وقت میں حد فیس دینے سے سنا کے وقوع یا عدم وقوع کے حوالے سے آئندہ جو کا متعلقہ موقف یہ ہے کہ حد فیس واقع ہو جائیں گی۔ چنانچہ امام احمد رف کا مظل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال سے جواب میں لکھتے ہیں۔

ایک بار تمیں اطلاع دے کہ صرف نر و خبیہ ہر اجماع مذاہب اربعہ میں طلاق مطلق ہو جاتی  
ہیں۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ آئمہ متقدمین سے کوئی امام اس باب میں اختلاف نہ کرے اور  
عورت اس کے نکاح سے ایسی خارج نہ ہوگی کہ اس کے نکاح میں نہیں آسکتی، اگر کوئی  
رجوع کر لیا جائے بلا اطلاع نکاح جدید باہم کر لیا، خود نکاح نکاح حرام کاری ہوں گے اور عہدہ حرام کاری  
کریں گے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّمَا يُغِثُ لِنَفْسِهِ مِن ذُرِّيَّتِهِ مُنْعَكًا

اس نے اتنی ہی نہ کیا بلکہ خلاف خدا و رسول میں حد قیس لگا کر اپنے کام تکبیر ہوا، اللہ عزوجل نے اس کے لیے قرآن مجید کی، اب حلال کے تحت نازل ہونے سے اسے ہرگز معذور نہیں۔ یہاں تک کہ آئمہ دین سے مراد اگر قاضی شرع حاکم اسلام ایسے مسئلہ میں ایک خلاق بننے کا حکم دے تو وہ حکم باطل و مردود ہے۔

جسیر صحابہؓ، تابعینؓ اور ان کے بعد والے مسلمانوں کے آخر کرام کا مسلک ہے۔ ایک لفظ میں ملنا فیس  
 فیس ہوں گی۔ امام مجاہد سے منقول ہے: "اے میری مراد یہ ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس  
 موجود تھا تو ایک شخص آیا اور کہا میں نے اپنی بیوی کو فیس ملانی دے دی ہیں، مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابن  
 عباس رضی اللہ عنہما کچھ دیر خاموش رہے تو میں نے خیال کیا کہ شاید ابن عباس سائل کو بیوی دیا پس کر دیں  
 گے۔ تو کچھ دیر بعد آپ نے فرمودہ تم میں سے بعض لوگ بیوی کو حلال دیتے ہوئے منافقت سے کام لیتے



ہیں۔ اس میں کہاں کہتے ہیں، تو یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی سبیل پیدا فرماتا ہے، جبکہ تو نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے اور تجھ کی بیوی تجھ سے متعلق ہو چکی ہے۔

### (iii) حدیث مذکور کثرت کی مؤید اور اس کا جواب:

حدیث مذکور میں لوگوں کی مؤید ہے، جن کے نزدیک نہیں طلاقیں دیتا، ایک شمار ہوتی ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کا جواب اس طرح سے ذکر کیا گیا ہے کہ اس کے مابعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول کو ذکر کیا گیا ہے، جو ہم نے بیان کیا ہے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب تک کہ اس کے ارشاد نہ آیا اور ان کے اندر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کچھ نہیں تھا، ہمیں اس سے قبل والی بات کا علم تھا، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی تھی، مگر ان میں سے کسی نے بھی کچھ نہ فرمایا اور نہ ہی کسی نے ذکر کرنے والے نے ذکر کیا۔ چنانچہ یہ بات پہلی والی بات کے صحیح کی بہت سی دلیل ہوگی اس لیے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فعل اس طرح کا فعل ہے کہ جس سے دلیل پکڑی جائے تو ان کی بات پر اتفاق بھی قائل استدلال اتباع ہے جیسا کہ اس کا کسی روایت کے نقل پر اتباع و ہم و طرز سے ہے۔ یعنی ان کا ایک رائے پر اتفاق لغزش و ہم سے بری الذمہ ہے۔ دوسری دلیل یہ بھی ہے کہ ہم نے اس قول کو ملاحظہ کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مقدس میں ان کا کچھ اور مفہوم تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام نے اس سے کوئی دوسرا مفہوم مراد لے لیا۔ اس لیے کہ انہوں نے اس میں ان بات کو کہ جو بعد والوں پر تھی جس پر پہلے قول کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے۔ ان میں سے اکثر کا یہ کہ وہ اس کی منہاجت جانتے تھے اس میں قبل ان کی فتح ہوا کرتی تھی، حد شراب میں کوڑوں کی تعداد کی تعیین جبکہ اس کے بعد اس کی تعداد متعین تھی۔ تو جس وقت وہ اس پر عمل پیرا ہوئے تو ہم کو بھی اس سے کما حقہ حاصل ہوئی۔ چنانچہ ہمارے لیے بھی ان کے اس پہلے فعل کو دیکھ کر دوسرے قلم کی خلاف ورزی جائز نہیں۔ یونہی میں طلاقیں جو ایک وقت دی جائیں تو وہ لازم قرار پائیں گی۔ ہمارے اسے چھوڑ کر غلطت جائز نہیں اسے دیکھ کر جو کہ روایت ہے کہ اس سے قبل وہ حکم تھا پھر یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت مذکور ہو چکی ہے۔

### (iv) نظر امام طحاوی کی روشنی میں احناف کے موقف کی وضاحت:

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس لوگوں کے نزدیک جب کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک وقت میں طلاق دے دے تو اس پر ایک ہی طلاق واقع ہوتی بشرطیکہ اس نے اس طلاق کو اس وقت دیا ہو،







نورانی گائیڈ (جلد ۲، چ ۲ ت) (۱۸۱) درجہ عالیہ اسلامیات (۲۰۲۲ء)

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں ۱۴

(ب) خط کشیدہ کمات کی نئی تحصیل کریں ۳×۲=۶

(ج) کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۲ مہارک پانچ میں تھیں یا اور کئی ہیں؟ وضاحت کریں ۱۴

سوال نمبر ۴ سورۃ دہل میں سے کوئی سی تین احادیث کا ترجمہ پیردہم کریں ۱۰+۱۰+۱۰=۳۰

(الف) عن أبي هريرة رضي الله عنه انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول

ليس من رجل ادعى لغيره وهو يعلمه الا كفر من ادعى لغيره الا كفر من ادعى لغيره

فيهم سب فليبرأ مقعده من النار .

(ب) قال النبي صلى الله عليه وسلم مطلقا ومثل الاشياء كرجل يسي دارا

فلا يحسنها الا موضع لينة فاحمل الناس يدخلونها ويصحبون ويقولون

لولا موضع لينة .

(ج) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

لو دعيت إلى فراع أو كراع أو كراع أو كراع ولو أهدى إلى فراع أو كراع

لقبلت .

(د) عن أم عطية قالت دخل النبي صلى الله عليه وسلم علي عاتكة رضي

الله عنها فقال أهدكم شي؟ قالت لا إلا شيء بعثت به لكم عطية من الشاة

التي بعثت إليها من الصدقة قال إنها قد بلغت محلها .

☆☆☆

## درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

### پہلا پرچہ: صحیح بخاری

سوال نمبر 1 - درج ذیل دونوں احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں ۲۰+۲۰=۴۰

(الف) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَبَيَّنَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَانَا يَتَنَزَّلُ لِي الْمَلَكُ وَجَلَا لِي تَلْمِيزٌ فَأَمَّا مَا يَقُولُ، فَذَلِكَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُنزلُ عَلَيَّ الْوَحْيَ فِي الْمَرْسَلَةِ.

(ب) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ يَنْقُلُنِي كُلَّ لَيْلَةٍ مِّن رَمَضَانَ قَدْ أَتَى عَلَى الْوَحْيِ لِقَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ بِأَنْفُسِهِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

جواب: (الف) اعراب اعراب لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ پر وحی کس طرح آتی ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا کبھی آتا ہے لڑتے ہوئے یا سنے ایک مرد کی صورت میں، پھر مجھ سے کلام کرتا ہے، پھر مجھ سے یاد کر لیتا ہوں (کلام کو) حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی جاری ہونے کو دیکھا ہے سخت سردی میں، جب وحی کا سلسلہ ختم جاتا تو آپ کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے ہوتے تھے (پسینے سے بھٹک جاتی تھی)۔

(ب) اعراب اعراب لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ سب سے زیادہ نئی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت میں ماہ رمضان میں حریص اضافہ ہو جاتا تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے تو آپ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر ماہ رمضان کی ہر رات میں قرآن پاک پڑھتے۔ بھلائی میں آپ پہنچ جاتے ہوئے اس سے بھی زیادہ طہارت کیا کرتے تھے۔

سوال نمبر 2 سخن آیت قرآنیہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نورانی گائیڈ (جل شدہ پرچہ چاند) (۱۸۳) درمیان میں سے (سالہ ۲۰۲۲)

إِن أَيْسَ بِكُلَّامٍ سَأَلَ عَنْ الْفِدْيَةِ أَمْ صَدَقَةٌ؟ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لَا صَحَابَهُ كُتِبَ وَكَتَبَ بِأَشْكَالٍ  
وَنَافِلٍ فِدْيَةٌ صُرِبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُنْ مَقْعُهُمْ .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر اس کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ مینے کیا کیا۔

(ج) کیا فقیر صدقہ کے طور پر ملنے والی چیز کسی کو دینا کر سکتا ہے؟ مختصر جواب دیں۔

جواب (الف) اعراب اعراب ہو پر لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کوئی کھانا پیش کیا جاتا تو آپ در یافت کر لیتے کہ یہ دینا ہے یا صدقہ؟ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہے، تو کھانا سے فرما دیتے تم کھاؤ اور خدا نہ کھاتے مگر کہا جاتا دینا ہے تو اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے۔ پس لوگوں کو کہہ دیتے تھے۔

(ب) خط کشیدہ مینے کیا کیا۔

كُلُّوْا صِيْدَ الْفَقْرِ وَالْمَرْءُ يَصْرُفُ اِلٰى بَابِ نَصْرِ يَنْصُرُوْهُ .

(ج) میں اس فقیر بطور صدقہ قبول نہیں کرتا۔ اگر کو دینا کر سکتا ہے، کیونکہ وہ اس کی ملکیت میں آ جاتی ہے اور قبضہ کرنے کے بعد مالک اپنی چیز میں کسی کو حصہ نہیں دے سکتا۔

سوال نمبر ۳ حسن محمد بن حنبل رحمہ اللہ عنہ قال قال رسول الله  
صلى الله عليه وسلم لى خمسة أسماء لانا محمد وانا احمد وانا الماحى الذى يمحوا الله  
مى الكفرو انا المحشر الذى يحشر الناس على قلوبى وانا انا الف .

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کلمات کی نحوی تحلیل کریں؟

(ج) کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک پانچ میں مختصر ہیں یا پورے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب (الف) ترجمہ حضرت محمد بن حنبل رحمہ اللہ عنہ اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا میرے پانچ اسم گرامی ہیں میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں

ماہی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر مٹا دے گا۔ میں حاشر ہوں، میرے قدموں میں لوگوں کو جمع کیا

جانے گا اور میں حاقب ہوں۔

(ب) خط کشیدہ کی نحوی ترکیب:

محشر فعل، اس میں پوشیدہ فاعل ہو ضمیر ہے اور الناس مفعول ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول



سے مگر جملہ غریبہا۔

### (ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزید اسماء گرامی

آپ کے مذکورہ احادیث میں جو پانچ اسماء ذکر کیے گئے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اسماء گرامی ہیں جن کی تعداد ناثو سے ہے لیکن ان پانچ کا ذکر اس لیے کیا گیا کہ یہ وہ خاص اسماء ہیں جو صرف آپ کے لیے ہیں۔ یہی آپ کو سماء کہتے تھے ہیں، دیگر انبیاء کو نہیں دیتے تھے۔  
سوال نمبر ۴۔ درج ذیل احادیث کا ترجمہ پر رقم کریں؟

(الف) من اسی ذر رضى الله عنه انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول  
ليس من رجل اذى لغير ابيه وهو يعلمه الا كفرو من اذى قوما ليس له  
الاباء فليجروا مقدمه من الفرو .

(ب) قال النبي صلى الله عليه وسلم من اذى الانبياء كذا رجل بنى دارا  
كامله واحسها الا موضع فدخل الناس يدخلونها ويصحبون ويلوثون  
لولا موضع اللبنة .

(ج) عن ابي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال  
لو دعيت الى ذراع او كراع لاجت ولو اذى لى ذراع لو كراع  
لقبلت .

(د) عن ام عطية قالت دخل النبي صلى الله عليه وسلم على عائشة  
الله عنها فقال اهدكم شيء؟ قالت لا الا شيء بعثت به ام عطية من الشاة  
اننى بعثت اليها من الصدقة قال ايها قد بعثت معها .

جواب (الف) ترجمہ حدیث مبارکہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص قصداً اپنے باپ کے علاوہ اپنی کسی غیر کی طرف نسبت کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ جو ایسی قوم کی طرف اپنی نسبت کرے جس کے تمام لوگ اس کا کوئی واسطہ نہ ہو، پس وہ تیار ہے جہنم میں، بچے مخصوص لڑکانے کے لیے۔

(ب) ترجمہ حدیث مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس آدمی کی مثل ہے جو ایک گھر تعمیر کرے مگر اسے خوب اچھا بنائے اور اسے حرجین کرے لیکن ایک کونے میں

نورانی گائیڈ (اصل شدہ پرچہ دہشت) (۱۸۵) مدد طلبہ کے لئے علامہ (سلمان) ۲۰۲۲ء

ایک ایسے کی جگہ خالی چھوڑ دے۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوں اور حیران ہو کر کہیں کہ اس ایک ایسے کو کیوں چھوڑ دیا۔

(ب) ترجمہ حدیث مبارکہ حضرت ام ہریرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے ایک دینی یا ایک پائے کی دعوت دی جائے، تو میں اسے (دعوت) قبول کر لوں گا۔ اگر مجھے ایک دینی یا ایک پائے بطور ہدیہ بھیجا جائے، تو میں اسے (ہدیہ) قبول کر لوں گا۔

(د) ترجمہ حدیث مبارکہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور کھانے کی بات در یافت کیا، انہوں نے کہا کھانے کا کوئی نہیں ہے سوائے گوشت کے۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے گوشت بھیجا ہے، جو اس کے پاس بطور صدقہ لایا تھا۔ آپ نے فرمایا: وہ اپنی جگہ باقی چکا ہے۔

☆☆☆

H\_M\_Hasnain\_Asadi





نورانی گائیڈ (۲۱ شہور چہ ماہ) (۱۸۷) درجہ ماہرہ جامعہ مدارس (سال ۲۰۲۲ء)

تا میں کہ دوست گناہ کو نئے چہرہ رکھ دیتے ہیں؟

سول نمبر ۴۔ عن محمد بن المنذر قال سمعت ابن عمر رضي الله عنهما يقولان  
اصبح مطلقا بلسان احب الي من ان اصبح محروما بفتح طيبة قال فدخلت علي  
عائشة رضي الله عنها فاعبرتني بقوله فقالت طيب رسول الله صلى الله عليه وسلم  
لطاف في سآله لم اصبح محروما .

(الف) اعراب کا کر سیکس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) احرام سے پہلے بدن یا کپڑوں پر خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں؟ احاف اور شوافع کا موقف دلائل

تکمیل؟

☆☆☆

H\_M\_Hasnain\_Asadi

## درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

## دوسرا پرچہ: صحیح مسلم

سوال نمبر ۱: شخص اسی ہجرت قال ان اعرابا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله دلتى على عمل اذا فعلته دخلت الجنة قال نعم الله لا تشرك به شيئا ونظم الصلوة المكتوبة وتؤدى الزكوة المفروضة وتصوم رمضان قال والذي نفسى بيده لا ازيد على هذا شيئا ابدا ولا اتقص منه شيئا والى قال النبي صلى الله عليه وسلم من سرق من اهل الجنة فليظر الى هلا .

(الف) شخص اردو میں ترجمہ کریں نیز بتائیں کس کج کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟

(ب) خط کشیدہ کی وضاحت کریں نیز "لا ازيد" کی مرئی تفتیش کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ یہ ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا یا رسول اللہ! میری رہنمائی کریں کسی ایسے عمل کی طرف کہ میں اس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں؟ فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی شیء کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ فرض نمازی ادا کرو، فرض زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھو۔ وہ کہنے لگا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کروں گا اور نہ کسی میں کمی کروں گا۔ پس جب وہ چلا یہ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے کوئی جنتی آدمی کو جتنا ہوا تو وہ اسے دیکھ لے۔

## ذکر کج نہ کرنے کی وجہ:

۱۔ اس میں دو احوال ہو سکتے ہیں

۱۔ ہو سکتا ہے اس وقت کج فرض نہ ہو اور

۲۔ ہو سکتا ہے اس شخص کا تعلق قبیلہ "ربیعہ" سے ہو۔

## (ب) خط کشیدہ عبارت کی وضاحت:

۱۔ اس شخص نے کہا کہ میں مذکورہ احکام میں اپنی طرف سے نہ کوئی شیء ہر پارہ کروں گا اور نہ ہی کم۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد ہے کہ میں اس سوال پر کوئی چیز زیادہ نہیں کروں گا، جو کچھ میں نے سنا ہے اس پر عمل کروں گا اور عمل کرنے میں کوئی کمی نہیں کروں گا۔





وسلم وھل ینضم الرجل والدیدہ قال لھم یم ابنا الرجل فیسب ابنا ویسب امہ  
لیسب امہ

(الف) بطریق اولیٰ میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟

(ب) گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تعریف لکھیں نیز اجنبوا السبع الموبقات الخ کی روشنی میں  
بتائیں کہ دوسرے گناہ کون سے جو بڑے کہلاتے ہیں؟

جواب (الف) ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ نے عرض  
کیا یا رسول اللہ! کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا ہاں! جب کوئی شخص کسی کے باپ کو  
گالی دے گا ہے تو دوسرا اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور جو کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو دوسرا اس کی ماں کو گالی

خط کشیدہ کی وضاحت

کوئی شخص بھی یہ چند گناہوں میں سے ہے کہ اپنے والدین کو براہ راست گالی دے۔ مگر جب وہ کسی کے والدین کو  
گالی دیتا ہے تو بدلے میں اس کے والدین بھی گالی دیتی ہیں۔ پس کسی کے والدین کو گالی دینا برا بھلا  
کہنا جیسا کہ اپنے والدین کو گالی دینے یا برا بھلا کہنے کے مترادف ہے۔

(ب) گناہ کبیرہ کی تعریف:

اصطلاح شریعت میں وہ بڑے گناہ جس کا ارتکاب کرنے والا جہنم میں داخل ہوگا (دوسرے بڑے گناہ) کا معنی  
ہوتا ہے۔ ایسے گناہ کبیرہ کہتے ہیں۔

گناہ صغیرہ کی تعریف:

اصطلاح میں گناہ صغیرہ وہ چھوٹی چھوٹی گناہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بغیر توبہ کے ارخود اپنے عباد  
سے معاف فرما دیتا ہے۔ بشرطیکہ انساں کبیرہ گناہ کرنے سے بچتا رہے اور نیک اعمال کرتا رہے۔

سات بڑے گناہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات بڑے گناہ ہیں جو باعث ہلاکت ہیں یہ ہیں شرک کرنا، جاو  
کرنا، حق قتل کرنا، جہیم کا مال کھانا، سود کھانا، جنازے بھانگنا، پاک دامن عورتوں پر زنا کاری کا اصرام  
کرنا۔

سوال نمبر 4 سقن شحید نبی الصلیو فان سبغت ابن عمور جینی اللہ عنہما بقولہ لانی

دریال کا بیڑا (نصاب) چوتھا ۱ (۱۹۱) ۲۰۲۰ء سے ۲۰۲۲ء تک

أصبح مُطِيبٌ بِفَطْرَانِ أَخْبَأَتِي مِنْ أَنْ تُنْجَحَ فُخْرُهُ أَنْفُجَ عِلِّيٍّ لَدَحِبِ عَمِيٍّ  
عَاشِرُهُ رَحْمَتِي اللَّهِ عَلَيْهَا لَمَّا حَبَرَنِي بِقَوْلِهِ لَقَدْ لَبِثْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَقَدْ بَنَى بَنَاتِهِ ثُمَّ أَفْضَحَ فُخْرَهُمَا .

(الف) اعراب کا ترجمہ کیا کریں؟

(ب) حرام سے پہلے بنی پاکیزوں پر خوشبو لگانا ہے یا نہیں؟ احناف و شوافع کا موقف بیان کریں؟

جواب (الف) اعراب اعراب اور پرکار کیے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث محمد بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات کہنے سنا ہے کہ میرے نزدیک ایک قدرتی ایسا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ عاتق حرام میں کچھ خوشبو لگائی ہو۔ پھر میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پانچ یا اور انیس اس بات کے بارے میں بتایا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی ازواج مطہرات سے پانچ طرف تک لے گئے پھر آپ نے حرام باندھ لیا۔

(ب) قبل از احرام خوشبو لگانا

بنی پاکیزوں پر قبل از احرام خوشبو لگانا جائز ہے۔ لیکن احرام باندھنے کے بعد منوع و ناجائز ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کو پسند کرتے تھے۔

احناف و شوافع کا موقف۔

احناف کا مذہب یہ ہے کہ احرام کا ارادہ کرتے وقت خوشبو لگانا مستحب ہے۔ اور احرام باندھنے کی حالت میں خوشبو آتی رہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ احرام باندھنے کے بعد خوشبو لگانا مستحب ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھا تو (کچھ اور قبل) میں نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی اور طواف کعبہ سے جب آپ نے فارغ ہو کر حرام کھو وہ جب بھی خوشبو لگائی۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی مذکورہ مسئلہ میں حنفی کی تائید کرتے ہیں۔

☆☆☆

الاحقر السنوی الہدی تحت اشراف تنظیم المدارس (اہل السنۃ) پاکستان

## الشہادۃ العالمیۃ "السنۃ الثانیۃ" للطالبات

الموافق سۃ 1443ھ 2022ء

### الورقۃ الثالثۃ: الجامع للترمذی

الوقت المحدد ثلاث ساعات مجموع الارقام ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تمنا سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: عن جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلقوا الباب واکثروا  
سواء واکثروا الاءاء لو عمروا الاءاء واکثروا المصاح فی الشیطان لا یفتح علیہا  
ولا یمن کا نام لا یکتف اثیۃ وان القویسۃ تصرم علی الناس مینہم ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں ۱۰۵+۵۰

(ب) حدیث شریف کی تشریح پر رقم کریں ۱۵

(ج) احادیث ترمذی کے قول "فلا یمن" جس صحیح "سے کیا مراد ہے ۸

سوال نمبر 2: عن ابی نعیمۃ الحنفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اهل کتاب یطبخ  
فی قدورہم یشرب فی انہم لکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لم یجدوا  
غیرہا فاکلوا حصوہا بالاماء ثم قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکیف تصنع قال ان  
کرسلت کلک المکلب و ذکرک اسم اللہ فکل فکل وان کنت مکتب فکک فکل  
وإذا رمیت بسهمک و ذکرک اسم اللہ فکل فکل ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں ۱۰۰

(ب) کلب مکتب سے کیا مراد ہے؟ "مکتب" کی تشریح کریں ۱۵

(ج) تیر و غیرہ دہانے سے جانور ذبح سے پہلے مر جائے تو کیا حکم ہے؟ تحریر کریں ۸

سوال نمبر 3: عن ابی عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر  
وکل مسکر خمر و من شرب الخمر فی الدنیا مات و ہوید مہالہم یشربہا فی  
الآخرۃ ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے غلطی تحریر کریں ۱۳+۸+۵۰

(ب) احکامات غر تعلیم تحریر کریں ۲۰

۱۹۳۳ء (۱۳ شوال ۱۴۳۵ھ) ۲۰۲۲ء

سال نمبر 4 - عن عمرو بن مرفع قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول سالت من عمر عبد الله بن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الاربعه واحمرهاه منكم والبسره لنا بلهاه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحسنه وبني عن الداء وبني عن القبر وبني عن المرفث .

(الف) حتمه، الداء، القبر اور المرفث کی تشریح کریں ۱۴

(ب) ان باتوں کا حکم تنبیہ تحریر کریں ۱۴

(ج) امام شریعی کے مختصر حالات زندگی تحریر کریں ۶

☆☆☆

H\_M\_Hasnain\_Asadi



## درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

## تیسرا پرچہ: جامع ترمذی

سوال نمبر ۱۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلِقُوا أَبْوَابَ الْبُيُوتِ وَادْكَبُوا السُّفَاةَ وَانْكَبُوا الْإِنْسَاءَ أَوْ حَبِرُوا الْإِنْسَاءَ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غُلًّا وَلَا يَجْعَلُ رِثَاءً وَلَا يَكْشِفُ رِيَّةً وَإِنَّ الْفَوَيْسَةَ تَغْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَنِيهِمْ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح و توضیح میرا قلم کریں؟

(ج) "ہذا حدیث حسن صحیح" سے کیا مراد ہے؟

جواب: الف۔ اعراب اور لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازہ بند کرلو، پانی کی مشک کا سہاگہ لگا دو، عورتوں کو ڈاکا کر دو یا ڈھانک دو اور چرخہ لگ کر دو۔ اس لیے کہ شیطان کسی بھی بند چیز کو نہیں کھول سکتا۔ بے شک جو بھڑکا دیتی ہے گھروں کو ان کے لوگوں پر۔

(ب) تشریح و توضیح:

اس حدیث مبارکہ میں چار حکم ملتے ہیں۔

پہلا یہ کہ دروازہ بند کر لو یعنی رات کے وقت، ہم اللہ پرہیزگار گھر کا دروازہ بند کرنا چاہیے کہ شیطان کسی بھی بند چیز کو نہیں کھول سکتا۔ دوسرا یہ کہ مشکیزہ کا منہ پاندھ دو تاکہ کوئی موزی یا خوراک نہ پانی میں نہ جائے۔ تیسرا یہ کہ عورتوں کو ڈاکا کر دو، ہم اللہ پرہیزگار تاکہ کوئی موزی یا خوراک اس میں نہ آجائے۔ چوتھا یہ کہ چرخہ لگ کر دو یعنی اگر چرخہ لگے یا چرخہ میں آگ جل رہی ہوگی، تو چرخہ لگا کر اس میں کھنکھ کر دے گی۔ پھر جب وہ جل جائے گی تو اسے تھپتھپ کر لے چلے گی اور سارا گھر جلادے گی۔ یہی حکم بجلی کے بلب کا ہے۔

(ج) "ہذا حسن صحیح" کی وضاحت:

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اور اس سے کچھ پہلے محدثین نے حسن کا لفظ استعمال کرنا شروع کیا تھا۔

نورانی گائیڈ (شعبہ عربیہ) (۱۹۵) درجہ ماہیہ سے طالعہ امتحان عربیہ ۲۰۲۲ء

مکررہ "حسن" صحیح کے لیے استنباط کرتے تھے۔ جامع ترمذی میں بھی یہی مکررہ ترمذی مرسلہ نبوی سے امام بخاری مرسلہ نبوی سے کسی حدیث کے بارے میں پوچھا کہ یہ کیسی حدیث ہے؟ تو امام بخاری نے جواب دیا حسن ہے۔ پھر امام ترمذی مرسلہ نبوی نے اس پر "حسن صحیح" کا حکم لگا دیا۔

بعض لوگوں کے نزدیک حدیث ایک سند کے اعتبار سے حسن ہے اور دوسری سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔ ہاں اعتبار یہاں طرف مختلف "داد" مختلف ہوگا۔

سوال نمبر ۲۔ عن ابي ثعلبة الخشعي انه قال يا رسول الله بما روي اهل كتاب فطبع لي ليدورهم ويشرب لي ايتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لم تجدوا عبدا فارحوهما بالمداء لو قال يا رسول الله بما روي صيد فكيف يصنع قال اذا قلت كلبك المكلب وذكر اسم الله فقتل فكل وان كان غير مكلب فادك فكل

(الاصناف ص ۱۰۰) غیب کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) کلب مکلب سے کیا مراد ہے؟ نیز "مکلب" کی شرائط تحریر کریں؟

(ج) حیر و غیر مار کئے سے کیا مراد ہے؟ پہلے مر جائے تو کیا حکم ہے؟ تحریر کریں؟

جواب (الف) ترجمہ حدیث۔ حدیث صحیحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم اہل کتاب کی چیزیں خرید رہے ہیں اور ان کی مشابہت میں پکارتے ہیں اور ان کے برتنوں میں پیتے ہیں (اس سے متعلق کیا حکم ہے؟) رسول اللہ نے فرمایا اگر ان کے علاوہ قصص اور برتن نہ ہیں تو تم نہیں بذریعہ پانی صاف کرنا۔ پھر ان کو یا رسول اللہ ہم شکار کی سر زمین پر لے جاتے ہیں پھر ہم کہیں کریں "فرمایا جب تم ہتھکڑیاں لگاؤ گناہ نہ کرو اور اس پر اللہ پڑھ لو۔ پھر وہ شکار مار ڈالے تو تم اسے کھاؤ۔ اگر اس سے کھا لیا ہو اور شکار دیکھ کر دیا جائے تو اسے کھاؤ۔ جب تم تیر مارو اور اس پر "بسم اللہ" پڑھ لو۔ پھر اس سے شکار ہو جائے تو اسے کھاؤ کھا لو۔

(ب) کلب مکلب کی اشاعت۔ کلب مکلب سے مراد ہے۔ کتے کی طرح مارا، شکاری کتا۔

مکلب کی شرائط:

مکلب کا مطلب ہے "سکھلا یا بھا"۔

اس کی دو شرطیں

۱۔ شکاری جانور کو ہاتھ پھوڑا تاکہ مشکل سے شکار کرنا ممکن ہو جائے۔

۲۔ شکاری جانور شکار کو روکے کہ خود نہ کھائے اور روکے پر دمک جائے۔

(ج) ذبح سے پہلے جانور کا مر جانا:

اگر شکاری کے پتھے سے پہلے جانور مر جائے اور اسے ذبح کرنے کا موقع نہ ملے ہو تو وہ حلال ہے بشرطیکہ دھراکتا اس کے ساتھ شامل نہ ہو۔ اس کو پھوڑنے وقت بسم اللہ پڑھنی پڑی ہو۔ یہی حکم تیر پھٹنے کا ہے یعنی جو جانور تیرا رہے ہی تیرے مرے سے مرے سے کھائے۔

سوال نمبر 3- عس ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر حرام وكل مسكر حرام ومن شرب العنبر في الدنيا لمحات وهو يد صلاه يشربها في الآخرة.

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے غم کی تعریف کریں؟

اسلام کی احکامات کی تفصیل قرار کریں؟

جواب (الف) ترجمہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسکر اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے جو شخص دنیا میں شراب پئے گا اور مر جائے گا جیکہ وہ اسے باقاعدگی سے پیتا ہے تو آخِرۃ میں نہ پنی سکے گا۔

غم کی تعریف:

انگور کا کپا شیر جب اس میں جوش آ جائے اور وہ اگلے اس پر جھاگ آئے اور غم کہلاتا ہے۔

(ب) احکامات غم:

غم پر بلا جماع حرام ہے اور اس کی حرمت قرآن کریم سے ثابت ہے۔ قرآن کریم نے اسے غم قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس کے احکام حسب ذیل ہیں۔

۱- یہ خود حرام ہے اس کی حرمت نہ ہونے پر موقوف نہیں ہے۔

۲- سوہ نا پاک بہ نجاست غلیظ ہے۔

۳- اس کو حلال قرار دینے والا کافر ہے کیونکہ وہ نفس قلعی کا منکر ہے۔

۴- یہ مسلمان کے حق میں مباح نہیں پس اگر کوئی اسے منع کرے تو اس پر عذاب نہیں۔

۵- جو اس کو پئے گا اس کو حد نکالی جائے گی۔ چاہے نشہ نہ چڑھے ہو۔

۶- اس کو پکایا جائے یا نہ پکایا اس میں مؤثر نہیں۔ وہ بدستور حرام ہے۔

سوال نمبر ۴- عن عمر بن الخطاب قال سمعت ابا ذر بن ابي اناس يقولوا ان عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم من الاوعية واعبرناه بلعكم ونسره لنا بلعنا فقال

يُهي رسول الله صلى الله عليه وسلم من الحسنة وينهي عن الذنبا وينهي عن النقيرة وينهي عن المرفقة .

(الف) اعتماد، القضاء، الضمير اور العربیہ کی تفسیر کریں؟

(پ) ان باتوں کا قلم فیض تحریر کریں؟

(ج) اس ہفت روزہ کے مختصر حالات، روح کی تحریر کریں؟

جواب (الف) محتسمہ کی تحریر محتسمہ کے سنی میں رونق آگزا۔ جب اس میں ہندو بنائے گئے اور

اب میں جلد کی شریعت اور جاتا ہے۔

دواء کی تفریح ہو کہ سودا جو برتن کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس میں بھی فینڈا خالی جاتی ہے اور اس

یہ دیکھنے سے جلد ہی اس میں شہوت آ جاتی ہے۔ اردو میں اسے ”توہنی“ کہتے ہیں۔ یعنی ”تلاکھوت“۔

علاوہ ہوتا ہے۔ اس کو تغیر کشا کر کثرت ملتا ہے۔

میں نے سچ کہا تھا۔ لوگ درخت کے تنے کو کھنکھاتا رہے، اس میں

جو بیٹھ بٹال جائے گی میں جلدی نشتر پھرا ہوا جاؤں گا۔

”مرگ“ کی گھنٹی **داؤل** میرا ہر گھڑ اس میں آگے بڑھ جانے سے جلدی نہ پوچھا ہے۔

(پ) مذکورہ برتنوں کا حکم

جسور کے خزانچہ ان بدلتوں میں غیظ طالع کی بنا پر منہ کے قحطی، پھر منہ سے ہو گئی۔ پہلے اس لیے

متحلی کہ شراب کے برتن، بچہ کروگوں کو شراب پادشا کے شراب سے طبیعتیں بہت تمیں تو

ست افشاری مگر اس حوالے سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ ہے کہ آپ نے فرمایا:

نے لوگوں کو چند برعنوان سے، دکان قصاب جہنم لو کہ کوئی برتن نہ کھنکھی چیز کو مصلح کر کے کھانے پر حرام کرتا

ہے۔ البتہ ہر نشا اور حق ۱۷ ام ہے۔

(ج) امام ترغی و رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی

آپ کا نام "محمد بن یحییٰ" اور کنیت "ابو یحییٰ" ہے۔ اس کا اسم غسوب "قرظی" ہے، جو دریائے فرات

رہی شہزادہ کی نسبت سے ہے آپ 209ء میں پیدا ہوئے آپ نے علم و ادب کی کئی کئی

ماں و عرق اور مجاہد کا سڑ گیا۔ وہیں کے جلیل القدر محدثین سے علمی استفادہ کیا۔ آپ کے اساتذہ و

جس نے کے مؤلفین، اور ان کے اساتذہ بھی شامل ہیں۔ آپ سے ایک طعنہ سیر نے استفادہ کیا اور علم

یادوں کی یہ اس بھولی۔ آپ کی تصانیف میں کتاب الخلل، مثال اور یہ نور جامع ترقی عام دستیاب

ہیں۔ آپ کا انتقال 13 مہربان 279 ھ کو شہر مدنی ہوا۔ آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔



## الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443 هـ 2022،

الورقة الرابعة: السنن لأبي داود

الوقت المحدد ثلاث ساعات مجموع الارطام ١٥٥

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی سو سو تیس میں سے کوئی سے دو سوال حل کریں۔

۱۰۱۱  
 ۱۰۱۲  
 ۱۰۱۳  
 ۱۰۱۴  
 ۱۰۱۵  
 ۱۰۱۶  
 ۱۰۱۷  
 ۱۰۱۸  
 ۱۰۱۹  
 ۱۰۲۰  
 ۱۰۲۱  
 ۱۰۲۲  
 ۱۰۲۳  
 ۱۰۲۴  
 ۱۰۲۵  
 ۱۰۲۶  
 ۱۰۲۷  
 ۱۰۲۸  
 ۱۰۲۹  
 ۱۰۳۰  
 ۱۰۳۱  
 ۱۰۳۲  
 ۱۰۳۳  
 ۱۰۳۴  
 ۱۰۳۵  
 ۱۰۳۶  
 ۱۰۳۷  
 ۱۰۳۸  
 ۱۰۳۹  
 ۱۰۴۰  
 ۱۰۴۱  
 ۱۰۴۲  
 ۱۰۴۳  
 ۱۰۴۴  
 ۱۰۴۵  
 ۱۰۴۶  
 ۱۰۴۷  
 ۱۰۴۸  
 ۱۰۴۹  
 ۱۰۵۰  
 ۱۰۵۱  
 ۱۰۵۲  
 ۱۰۵۳  
 ۱۰۵۴  
 ۱۰۵۵  
 ۱۰۵۶  
 ۱۰۵۷  
 ۱۰۵۸  
 ۱۰۵۹  
 ۱۰۶۰  
 ۱۰۶۱  
 ۱۰۶۲  
 ۱۰۶۳  
 ۱۰۶۴  
 ۱۰۶۵  
 ۱۰۶۶  
 ۱۰۶۷  
 ۱۰۶۸  
 ۱۰۶۹  
 ۱۰۷۰  
 ۱۰۷۱  
 ۱۰۷۲  
 ۱۰۷۳  
 ۱۰۷۴  
 ۱۰۷۵  
 ۱۰۷۶  
 ۱۰۷۷  
 ۱۰۷۸  
 ۱۰۷۹  
 ۱۰۸۰  
 ۱۰۸۱  
 ۱۰۸۲  
 ۱۰۸۳  
 ۱۰۸۴  
 ۱۰۸۵  
 ۱۰۸۶  
 ۱۰۸۷  
 ۱۰۸۸  
 ۱۰۸۹  
 ۱۰۹۰  
 ۱۰۹۱  
 ۱۰۹۲  
 ۱۰۹۳  
 ۱۰۹۴  
 ۱۰۹۵  
 ۱۰۹۶  
 ۱۰۹۷  
 ۱۰۹۸  
 ۱۰۹۹  
 ۱۱۰۰  
 ۱۱۰۱  
 ۱۱۰۲  
 ۱۱۰۳  
 ۱۱۰۴  
 ۱۱۰۵  
 ۱۱۰۶  
 ۱۱۰۷  
 ۱۱۰۸  
 ۱۱۰۹  
 ۱۱۱۰  
 ۱۱۱۱  
 ۱۱۱۲  
 ۱۱۱۳  
 ۱۱۱۴  
 ۱۱۱۵  
 ۱۱۱۶  
 ۱۱۱۷  
 ۱۱۱۸  
 ۱۱۱۹  
 ۱۱۲۰  
 ۱۱۲۱  
 ۱۱۲۲  
 ۱۱۲۳  
 ۱۱۲۴  
 ۱۱۲۵  
 ۱۱۲۶  
 ۱۱۲۷  
 ۱۱۲۸  
 ۱۱۲۹  
 ۱۱۳۰  
 ۱۱۳۱  
 ۱۱۳۲  
 ۱۱۳۳  
 ۱۱۳۴  
 ۱۱۳۵  
 ۱۱۳۶  
 ۱۱۳۷  
 ۱۱۳۸  
 ۱۱۳۹  
 ۱۱۴۰  
 ۱۱۴۱  
 ۱۱۴۲  
 ۱۱۴۳  
 ۱۱۴۴  
 ۱۱۴۵  
 ۱۱۴۶  
 ۱۱۴۷  
 ۱۱۴۸  
 ۱۱۴۹  
 ۱۱۵۰  
 ۱۱۵۱  
 ۱۱۵۲  
 ۱۱۵۳  
 ۱۱۵۴  
 ۱۱۵۵  
 ۱۱۵۶  
 ۱۱۵۷  
 ۱۱۵۸  
 ۱۱۵۹  
 ۱۱۶۰  
 ۱۱۶۱  
 ۱۱۶۲  
 ۱۱۶۳  
 ۱۱۶۴  
 ۱۱۶۵  
 ۱۱۶۶  
 ۱۱۶۷  
 ۱۱۶۸  
 ۱۱۶۹  
 ۱۱۷۰  
 ۱۱۷۱  
 ۱۱۷۲  
 ۱۱۷۳  
 ۱۱۷۴  
 ۱۱۷۵  
 ۱۱۷۶  
 ۱۱۷۷  
 ۱۱۷۸  
 ۱۱۷۹  
 ۱۱۸۰  
 ۱۱۸۱  
 ۱۱۸۲  
 ۱۱۸۳  
 ۱۱۸۴  
 ۱۱۸۵  
 ۱۱۸۶  
 ۱۱۸۷  
 ۱۱۸۸  
 ۱۱۸۹  
 ۱۱۹۰  
 ۱۱۹۱  
 ۱۱۹۲  
 ۱۱۹۳  
 ۱۱۹۴  
 ۱۱۹۵  
 ۱۱۹۶  
 ۱۱۹۷  
 ۱۱۹۸  
 ۱۱۹۹  
 ۱۲۰۰  
 ۱۲۰۱  
 ۱۲۰۲  
 ۱۲۰۳  
 ۱۲۰۴  
 ۱۲۰۵  
 ۱۲۰۶  
 ۱۲۰۷  
 ۱۲۰۸  
 ۱۲۰۹  
 ۱۲۱۰  
 ۱۲۱۱  
 ۱۲۱۲  
 ۱۲۱۳  
 ۱۲۱۴  
 ۱۲۱۵  
 ۱۲۱۶  
 ۱۲۱۷  
 ۱۲۱۸  
 ۱۲۱۹  
 ۱۲۲۰  
 ۱۲۲۱  
 ۱۲۲۲  
 ۱۲۲۳  
 ۱۲۲۴  
 ۱۲۲۵  
 ۱۲۲۶  
 ۱۲۲۷  
 ۱۲۲۸  
 ۱۲۲۹  
 ۱۲۳۰  
 ۱۲۳۱  
 ۱۲۳۲  
 ۱۲۳۳  
 ۱۲۳۴  
 ۱۲۳۵  
 ۱۲۳۶  
 ۱۲۳۷  
 ۱۲۳۸  
 ۱۲۳۹  
 ۱۲۴۰  
 ۱۲۴۱  
 ۱۲۴۲  
 ۱۲۴۳  
 ۱۲۴۴  
 ۱۲۴۵  
 ۱۲۴۶  
 ۱۲۴۷  
 ۱۲۴۸  
 ۱۲۴۹  
 ۱۲۵۰  
 ۱۲۵۱  
 ۱۲۵۲  
 ۱۲۵۳  
 ۱۲۵۴  
 ۱۲۵۵  
 ۱۲۵۶  
 ۱۲۵۷  
 ۱۲۵۸  
 ۱۲۵۹  
 ۱۲۶۰  
 ۱۲۶۱  
 ۱۲۶۲  
 ۱۲۶۳  
 ۱۲۶۴  
 ۱۲۶۵  
 ۱۲۶۶  
 ۱۲۶۷  
 ۱۲۶۸  
 ۱۲۶۹  
 ۱۲۷۰  
 ۱۲۷۱  
 ۱۲۷۲  
 ۱۲۷۳  
 ۱۲۷۴  
 ۱۲۷۵  
 ۱۲۷۶  
 ۱۲۷۷  
 ۱۲۷۸  
 ۱۲۷۹  
 ۱۲۸۰  
 ۱۲۸۱  
 ۱۲۸۲  
 ۱۲۸۳  
 ۱۲۸۴  
 ۱۲۸۵  
 ۱۲۸۶  
 ۱۲۸۷  
 ۱۲۸۸  
 ۱۲۸۹  
 ۱۲۹۰  
 ۱۲۹۱  
 ۱۲۹۲  
 ۱۲۹۳  
 ۱۲۹۴  
 ۱۲۹۵  
 ۱۲۹۶  
 ۱۲۹۷  
 ۱۲۹۸  
 ۱۲۹۹  
 ۱۳۰۰  
 ۱۳۰۱  
 ۱۳۰۲  
 ۱۳۰۳  
 ۱۳۰۴  
 ۱۳۰۵  
 ۱۳۰۶  
 ۱۳۰۷  
 ۱۳۰۸  
 ۱۳۰۹  
 ۱۳۱۰  
 ۱۳۱۱  
 ۱۳۱۲  
 ۱۳۱۳  
 ۱۳۱۴  
 ۱۳۱۵  
 ۱۳۱۶  
 ۱۳۱۷  
 ۱۳۱۸  
 ۱۳۱۹  
 ۱۳۲۰  
 ۱۳۲۱  
 ۱۳۲۲  
 ۱۳۲۳  
 ۱۳۲۴  
 ۱۳۲۵

(الف) حدیث شریف صومرا (ع) ترجمہ کی ۱۰۰+۱۰+۱۰=۳۰

(پ) بلاصیت کی انھوی اور شرعی فریب کے تحت

(ج) وارنٹ کے لیے صحت جانے والے بائیس

سوال نمبر 2 - عی عائشا رضی اللہ عنہا ان امرأۃ منکم ما رسول اللہ فی لعی افتت  
بفسھا ولو لا ذلک لتصدقت وأعطت الفحری ان تصدق من لیس علی اللہ  
علیہ وسلم یعم تصدقی علیہا .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں ۱۰۹

(س) کیا استوفی تک عبادات باپ اور بیٹے کا ثواب پہنچاتا ہے؟<sup>۱۰</sup> اور بیٹے کی روشنی میں وضو صحیح ہے؟

(ج) مگرین کی دلیل "تیس لاکھ سال پہلے" کا جواب تحریر کریں ۱۰۴

سوال نمبر ۳ - عن عقیقہ بن عامر الجعفی کہ قال مذکور اُحتی أن **لمشی** إلى بیت الله  
المعروف أن استغنى لها النبي صلى الله عليه وسلم فاستغيت النبي صلى الله عليه وسلم  
قال لمشي والتركيب .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں ۱۰؟

(ب) نذر کی قربان کرنے ہوئے اس کی اقسام میں، حکم تحریر کریں  $50 + 10 = 60$

نورانی گائیڈ (گلشنِ چہار)

(144)

در چهره‌ای که تا مدت (سال ۲۰۲۲).

سوال نمبر 4 - ان اہلسنیرۃ لال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحارب الرمان  
وینقص العلم وتظہر القس ویلغی الشح ویکثر الهرج قبل یرسل اللہ ایہ هو قال  
الفعل الفصل -

(الف) حدیث شریف پر اعراب کا ترتیب کریں ۱۰+۱۰+۲۰

(ب) احادیث شریف کے برہنہ کی اس طرح تشریح کریں کہ مکمل وضاحت ہو جائے ۱۵۹

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

چوتھا پرچہ: مسن ابوداؤد

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصِلَ وَأَنْتَ صَاحِبُ حَرِيصٍ تَأْتِي الْبَقْدَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا  
تُجْهَلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ لِمَنْ تُصِلُ بِلَاحٍ كُذِّبَ وَلِلْعَلَّانِ كُذِّبَ وَقَدْ كَانَ لِلْعَلَّانِ

(الف) حدیث شریف پر اعتراض کیا کریں؟

(ب) اہمیت کی انفرادی اور شرعی تعریف کریں۔

(ن) ادارت کے لئے اہمیت جازز ہے یا نہیں؟ اور اس کا سبب کیا ہے؟

جواب: (الف) اعراب اعراب اور بے نکارے ملے ہیں۔

ترجمہ: حضرت شاہو بہرہ روضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کون سا صدق افضل ہے۔ فرمایا تم صدقہ کرو جب تک تم زندہ رہو۔ مرنے کی امید باقی ہو اور غمناکی کا خوف ہو۔ تم اسے اتنے عرصے تک مؤخر نہ کرو کہ جب جان طلق تک آجائے تو تم کہو یہ فلاں کے لیے، یہ فلاں کے لیے اور یہ فلاں کے لیے، جبکہ فلاں کو اسے حق مل جائے گا۔

(ب) اوسیت کا خوی سخی اوسیت کا خوی سخی ہے "کسی کام کو کرنے کا مہد کرنا"

وہیت کی شرعی تعریف اصطلاح شرع میں وہیت سے مراد یہ ہے کسی پر احسان کرنے جو سب سے کرنے کے بھلا سے اپنے مال یا منفعت کا، لکھنا۔

(ج) در ثاء کے حق میں وصیت کرنا:

دورانِ حق میں وصیت کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ اصحابِ ائمہ اربعہ ہیں اور ان کا حصہ قرآن پاک میں ملے ہوا ہے۔ دوسرا یہ کہ وصیت کرنے کی صورت میں کسی دوسرے اور ثلث کی حق تلفی ہو سکتی ہے۔ حدیث

مبارکہ میں ہے کہ "اللہ نے ہر خدائر کو اس کا حق دے دیا ہے اس لیے وارث کے لیے وصیت نہ ہوگی۔"  
 سوال نمبر 2: عن عائشة رضي الله عنها ان امرأه قالت يا رسول الله ان امي اتلفت نفسها ولولا ذلك لتصدقنا واعطت الفجرى ان اتصدق عنها فقال النبي صلى الله عليه وسلم نعم فصدقني عنها .

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) کیا متوفی تک عبادت مال میں بدنیہ کا ثواب پہنچتا ہے؟ احادیث کی روشنی میں وضاحت کریں؟

(ج) مگرین کی دلیل "لیس للامتنان الا ماسعی" کا جواب تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ کچھ نہ کچھ صدقہ کرتیں اور خیرات دیتیں، تو میں ان کی طرف سے صدقہ کروں، تو یہ جائز ہوگا؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! تم صدقہ کرو اور ان کی طرف سے۔

(ب) عبادت مال میں بدنیہ کا ثواب

مذکورہ حدیث سے ثابت ہے کہ متوفی کے اقارب کا ثواب پہنچتا ہے، جو ان کے ایصالِ ثواب کے لیے کیے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے دلائل درج ذیل ہیں:

1- ایک خاتون نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک کتیر بھی بطور صدقہ دی، اب وہ وفات پا چکی ہیں، تو کہیں وہی کتیر چھوڑی ہے؟ فرمایا: خیر! اجر واجب ہو چکا، میراث میں وہ کتیر تقسیم ہو جائے گی۔ اس خاتون نے عرض کیا جب وہ فوت ہوئیں تو ان کے کدو ایک میچے کے دوز سے واجب تھے، تو ایسا کرنا جائز ہوگا کہ میں ان کی طرف سے روزہ رکھ لوں، تو اور انگی ہو جائے گی؟ فرمایا ہاں! اگر ان کی طرف سے حج کروں، تو کیا وہ حج قبول ہو جائے گا؟ فرمایا ہاں!

2- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان دنیا سے چلا جاتا ہے تو ان کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، ان میں اعمال کے علاوہ صدقہ چارپہ، وہ علم جس سے نفع حاصل ہو اور صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔

(ج) "لیس للامتنان الا ماسعی" کا جواب:

مفسرین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "لیس للامتنان الا ماسعی" کا حکم اس شریعت میں منسوخ ہے جو اس کا ماسعی یہ فرمان الہی ہے (ترجمہ)

درائی گائیڈ (اصل شدہ پرچہ چاہئے) (۲۰۱) درجہ ماہیہ سے ۵ تا ۱۰ سال (۲۰۲۲ء)

اور وہ لوگ جو ایمان نہ لائے اور ان کی ایمان میں ال کی بیرونی کی ایمان کی ہمارا کوئی کے ساتھ ملادیں گے۔ اللہ نے آپ کی نیکی کے سبب اور آپ کی نیکی کے سبب۔

نہ سہ کار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے اپنے کی خبر دی ہے کہ حصول نفع کے منقطع ہو جانے کی۔ ہم دوسرے کا عمل تو وہ عمل ہے۔ یہ عیت ہے، اگر کسی مسلمان کو بخش دے تو اس مسلمان کو اس کے اپنے عمل کا ثواب نہیں ملے گا۔ اس کے عمل کے ثواب ملے گا۔

ہو بعض کے نزدیک یہ حکم کفار کے لیے ہے یعنی کفر کو کوئی مہلانی نہ ملے گی بجز اس کے جو اس نے کی ہو، نیو میں ہی، حق کی فراوانی یا سہرستی وغیرہ سے اس کا عوض دیا جائے گا اور آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

سورہ نبرہ ۳: مَعْنَى عَفْوَةٍ مِنْ عَامِلِ الْجَهَنَّمَ لَمَّا قَالَ مَنُورَاتٍ اَعْتَنِي اَنْ لَمْ يَسْأَلِ اِلٰهِي بَيْتِ اَللّٰهِ لَمْ يَسْأَلِ اَنْ لَمْ يَسْأَلِ اِلٰهِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتِ اِلٰهِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(الکتاب کا ترجمہ کیا کریں؟)

(ب) نذر کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اقسام مع حکم تحریر کریں؟

جواب: (الف) نذر جو عہد ہے جو عہد میں مقرر ہو جاتی رہی اللہ سے روایہ ہے کہ بھری ہیں نے بیعت اللہ (ع) کے لیے پھول چاہے کہ کسی میں اس نے مجھے حکم دیا کہ میں اس سے عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں۔ میں نے اس سے بیعت کر لی کہ میں اس سے بیعت کر لیا تو آپ نے فرمایا وہ پھول چلے اور سوا دھکی ہو جائے۔

(ب) اقسام نذر مع حکم:

عہد میں عہد میں اللہ سے روایہ ہے کہ نذر کی چار قسمیں ہیں

1- جس شخص نے ایک نذر دانی جس کو ستر نہیں کیا تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

2- جس نے گناہ کی قسم کھائی تو اس کا کفارہ بھی کفارہ قسم کی قسم ہے۔

3- جس کسی نے ایک بات کی قسم کھائی جس کو پورا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کا کفارہ کفارہ قسم کی قسم ہے۔

4- جس نے ایک بات کی نذر دانی جس کو پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی نذر پوری کرے۔

سورہ نبرہ ۴: اِنَّمَا تُرِيدُ الْقَالَ لَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَارَبُ الرَّسُولُ وَيَسْفُضُ الْعِلْمَ وَيُظْهِرُ الْفِتْنَةَ وَيُلْقِي الشُّعْ وَيُخْرِجُ الْفِتْرَ قَبْلَ مَا رَسُولُ اللّٰهِ آتَا عَنْ قَالَ



بِسْمِ اللّٰهِ

(الف) حدیث شریف پر اعراب کا ترتیب کریں؟

(ب) حدیث شریف کے ہر جز کی اس طرح تشریح کریں کہ مکمل وضاحت ہو جائے؟

جواب (الف) اعراب اعراب اور لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ سٹ جائے گا، ظلم کم ہو جائے گا، بغل عام ہوگا اور عروج زیادہ ہوگا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! عروج کیا ہے؟ فرمایا قتل قتل قتل۔

(ب) حدیث مبارکہ کی تشریح۔

حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامات بیان کی ہیں، وہ قرب قیامت کی ہیں۔

1- انتشار النجوم: قرب قیامت زمانہ سٹ جائے گا۔ سال سینوں، مہینے، ہفتے، بدھ دنوں اور دن قہقروں کے برابر ہو جائے گا۔

2- یفسد العلم: علماء کو اٹھا دیا جائے گا، ظلم کی کمی ہو جائے گی، پڑھنے پڑھانے والے کوئی نہ ہوگا، یہاں تک دو دوسوں میں بصورت، جھگڑا مسئلہ نہ رہے گا، کوئی نہ ملے گا۔

3- یظہر الغش: حق ظاہر ہوں گے، باطل چھل جائے گا، فریب کی مافرمائی کی جائے گی، حکام شرعی پر مداخلت کی جائے گی اور شعائر اسلام کی توجہ کی جائے گی۔ اس سے چٹا دشواری ہوگا۔

4- یفنى النخ: بغل پھیل جائے گا، لوگ اس قدر کجی کریں گے کہ مساجد، مدارس، کتب خانے باوجود کوفہ اذان کریں گے۔ مال کی محبت ان کے دلوں میں رچی بس گئی ہوگی کہ کوئی ایسا عجب کر دے کہ انہیں کھائے گا۔

5- یسکثر الهرج: ہرج و مرج ہوگا۔ ہرج کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا قتل قتل۔ یعنی ہر طرف قتل عام ہوگا۔ بھائی بھائی کے غم کا یا سا ہوگا۔ بیٹا باپ اور باپ بیٹے قتل کرنے سے گریز نہ کریں گے۔

نورانی گائیڈ (میں شہر پر ماحول) (۲۰۲۳ء) درجہ ہائیر سیکنڈری (سال دوم 2022ء)

الاختیار السنوی الثانی تحت اشراف تنظیم المدارس (فعل السنة) پاکستان

## الشهادة العالمية "السنة الثانية" للطالبات

الموافق سنة 1443ھ 2022ء

### الورقة الخامسة: سنن السنائی وابن ماجہ

الوقت المحدد ثلاث ساعات مجموع الاوراق ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو سو سوال حل کریں۔

#### حصہ اول سنن السنائی

سوال نمبر ۱: عیسیٰ بن مریم ؑ رحمہ اللہ عنہ قال قبل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ای النساء عبر قال التي تسره الماظر وتطيعه اذا امر ولا تحالفه في نفسها ومالها بما  
يكره۔

(الف) حدیث شریف پر اعتراضات تحریر کریں ۱۵+۷=۲۲

(ب) حدیث مبارکہ کی شرح کریں ۱۰؟

سوال نمبر 2: عیسیٰ بن مریم ؑ رحمہ اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ان  
صلى الله عليه وسلم انظر إليها فان في اعين الاصل شيئا۔

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں کہ "فان في اعين الاصل شيئا" سے کیا مراد ہے ۱۵+۷=۲۲

(ب) لکھی اور نکاح محرمات کو دیکھنے کے حوالے سے قسم شرعی کیا ہے؟ نیز یہ بھی واضح کریں کہ شرعاً  
کرنے کے لیے کسی سے مشورہ کیا جائے تو کیا مطلب (نکاح کا نظام سمجھیں ۱۱) کے جواب میں لکھیں۔  
ہیں۔ ۱۰؟

سوال نمبر 3: عیسیٰ بن مریم ؑ رحمہ اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

طيب الرجال ما ظهر ريحه وعفى لونه وطيب النساء ما ظهر لونه وعفى ريحه۔

(الف) ترجمہ کریں نیز واضح کریں "ما ظهر لونه وعفى ريحه" سے کیا مراد ہے ۱۵+۷=۲۲

(ب) خواتین کے لیے کیسی خوشبو استعمال کرنا ممنوع ہے ۱۱ مردوں کے لیے کون سے رنگ ناجائز

ہیں؟ ۱۰؟

## القسم الثانی سنن ابن ماجہ

سوال نمبر ۴۔ حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
إذا دعوت اللہ فادع بطون کعبت ولا تدع ظهورہا فإذا فرغت فامسح بها وحوث .  
(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں ۱۰۴

(ب) اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں آداب دعا پر جامع مضمون تحریر کریں ۱۵

سوال نمبر 5۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سیئلتکم أقوام یطلبون العلم فإذا رأیتموہم فقولوا لہم مرحبا مرحبا ہو صیۃ  
ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والنوہم .  
(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں ۱۰۴

(ب) حدیث مبارکہ کی روشنی میں آداب علم اور محصلین کے حقوق واضح کریں ۱۵

سوال نمبر 6۔ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم طلب العلم کرہا علی کل مسلم وراصب العلم عند غیر اہلہ کمقلد الخنزیر  
الحوہر والنؤلؤ واللعب .  
(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں ۱۰۴

(ب) کون سا اور کتنا علم حاصل کرنا فرض ہے؟ نیز حدیث شریف کے دوسرے حصہ کی وضاحت پرورد  
قلم کریں ۱۵۴

☆☆☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) ہدائے طالبات سال 2022ء

پانچواں پرچہ سفن نسائی و ابن ماجہ

حصہ اول سفن النسائی

سوال نمبر 1- سَعْنُ نَسِيٍّ هَمَزَةٌ فَإِنَّ لَبْلَ لَزْمُونَ الْقِيَّ حَتَّى الْقِيَّ عَلَيْهِ وَنَسْنَمُ- فَيُ  
النِّسَاءِ عَصْرًا فَإِنَّ "النِّسَاءَ نَسْرًا إِذَا نَظَرَ وَنَبِطَعَهُ قَا نَمَرُ وَلَا نَحْمِلُهُ بِنِي نَقِيهَا  
وَمَالِهَا بِنَا يَكُونُ"

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا میں اور ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مبارکہ کی شرح کریں؟

جواب (الف) اعراب اعراب ہو کر لکھ دیے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کسی عورت بستر پر اگر بٹو (بٹوم) پر سے شہرہ نکلتی ہے تو اسے خوش کر دے وہ علم کرے تو اس کی فرمانبرداری کرے اور اپنی جان و مال سے اس کی مخالفت نہ کرے، جو اسے پسند نہ ہو۔

(ب) شرح حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے چار چیزوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے: (۱) مالہ ہو، (۲) نسب و نسب الی ہو، (۳) حسین و جمیل، (۴) دیندار ہو۔ بعد از یہ دار عورت کو اپنا مطلوب قرار دیا جائے۔ یہ سب اہم اور اہلدار عورت کو ہرگز ترجیح نہ دی جائے۔ جو عورت اپنی ذات میں شرف و بلندی رکھتی ہو وہ فقیر و محتاج نہیں اور یہ عزت بھی رکھتی ہو۔ انسان کی یہ فطری خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایسی عورت سے نکاح کرے جو صاحب حیثیت، خاندان میں وقار رکھتی ہو۔ عام طور پر لوگ عورت سے نکاح کرنے کے سلسلہ میں مذکورہ چار چیزوں کو بطور خاص ملحوظ خاطر رکھتے ہیں کہ کوئی شخص تو عداوار عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے، بعض لوگ اچھے نسب و دیندار عورت کو بھی مانا پسند کرتے ہیں، بہت سے لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ایک حسین و جمیل عورت اس کی رفیقہ حیات بنے اور کچھ نیک بندے دیں اور عورت کو ترجیح دیتے ہیں۔ لہذا دین و مذہب سے تعلق رکھنے والے شخص کو چاہیے کہ وہ دیندار عورت سے نکاح کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ اس میں دین و دنیا کی بھلائی کا علاج ہے۔



٢- ان نبى - عيسى عليه السلام هو روحى الله عز وجل ورحلته الى ارض مصر وروح امرأته مريم على بنى اسرائيل عليه وسلم نظر اليها الان فى اعين الانصار شيئا

(ب) (۱) اگر کمال مہارت اور تبحر کے واسطے سے علم شرعی یا فلسفہ یا دیگر علمی مباحثہ میں کسی شخص کو شک ہو تو اس شخص کو یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ کس شخص سے یہ بات کہہ رہا ہے؟

جواب (۱) : نہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے اس سے ایسی حدیث نہ سنی کہ اس نے اسے اپنے پاس سے اٹھایا اور اسے اپنے پاس سے اٹھایا۔

**۲۔** لایعاز شینا سے مراد

یہ ہے۔ ساری دنیا کی آنکھوں میں کوئی جیس ہوتا ہے اس کی بارش کے سبب یا قدرتی طور پر۔ ایسا آپ نے اس لیے نہیں دیکھا کہ اگر بعد میں پتہ چلے کہ یہ سب کچھ دوسروں سے کوئی چیز ہے۔ تو آپ بھی تیار ہو گئے۔

(ب) منظور کو ایک فقرہ میں لکھیں

تصور کے کہ ایک عرصے میں وہ درختوں پر چڑھ کر رہتا ہے۔ اس کے لیے وہ ایک خاص جگہ پر رہتا ہے۔ اس کے لیے وہ ایک خاص جگہ پر رہتا ہے۔ اس کے لیے وہ ایک خاص جگہ پر رہتا ہے۔

طالب کے عیب ظاہر کر:

۳۔ جس اسی ہریرہ قرصی اللہ عبد فال فال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

طبيب الرجال ماظهر ربيعه وحتى لونه وظيف الماء ماظهر لونه وحمي ربيعه

(الف) تہذیب: اس میں سماجی اور طبی رجحان کے کام ہوتے؟

(ب) تم کتنے لڑے ہوئے فوٹو استعمال رہا محسوس ہے اور اس کے ساتھ کون سا رنگ؟ کیا یہ سب؟

جواب (الف) ترجمہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ

وہم نے فرمایا مردوں کی خوشبودارے جس کا رنگ خاکہ نہ ہو مگر خوشبودارے۔ وہ چائے۔ مردوں کی خوشبودارے ہے جس کا رنگ نہ پاں ہو مگر خوشبودارے۔ علم ہے۔ ہو۔

”ما ظہر لومہ وحفی ربحہ“ کی تشریح

”صا طہر لوبہ وحشی ریحہ“ سے مراد یہ ہے کہ ایک خوشبو جس کا رنگہ ناپسندیدہ خوشبو کی جیسی نہ ہو۔ جس میں محبت کے لئے ناپسندیدہ صبح صبح کے اور تیز خوشبو استعمال نہ کرے تاکہ اس میں دم میں نہ  
میں کو باقی رہے نہ نہ رہے اسے نہ خوشبو کو خوشبو نہ کر لیں۔

(ب) خواتین کے لیے ممنوعہ ذخیرہ

اسی محبت نے جی توڑا، احتمال کی کہ وہ محبت سے گھر کے قریب سے گزرنے والے لوگ  
 اس کی توجہ محبت پر کر کے، اہل سے۔ بعد محبت کو چاہیے کہ اسی خوشنود استعمل کرے جس کا  
 راز ہے جو کہ ہے الیہ الیہ

مردوں کے لیے رنگوارے کی ممانعت

مردوں کے لیے جسم پر مٹاؤں یا سنی کے رشتہ دار ہمارے ہیں۔ ایک مرتبہ نئی پاکستانی قادیانہ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے غلوں کو کھانے کے لیے اسے بلا کر فرمایا جلاؤ اور دھواؤ اور آگ سے کھجور

حضور

سوال نمبر ۴۔ عیسٰی ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ابدأ دعوت اللہ فادع بطون کتیک ولا تدع مہود۔ قال فرغت فاسلم بها وحبنت۔  
 (لق) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) اعلائیٹ مہار کی روشنی میں آداب دعا یہ جاننا سمجھنا ضروری ہے۔

جواب (الف) ترجمہ میری ہے۔ حضرت اس میں کسی اور غیبی بات کو نہیں فرماتے ہیں مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم دعا کرو اللہ سے دعا ہے تمہاری تسبیحوں کے واسطے کہ اللہ تم سے اور تم اللہ کے لئے دعا کرو۔ یہی دعا ہے جو چاہو تو اسے دونوں باتوں کو چاہے پل لو۔

(ب) برعائے آداب:

آداب دعا میں ہے کہ وہ لوگوں یا تھوہید کے مقابل میں اٹھ کر نہ پڑھے چاہے وہ ان کی اُلوں کا کچھ

مصر پر اسے مانتے ہو اور انہوں نے قہقہوں سے زبانی یہ پورے گلیوں کا فاسد ہو چکے ہیں، اب اس کا حال کیا ہے؟  
ہاں تو یہ قہقہے اور چہرے میں یہ جاکے رہا کرتے ہوئے یہ قہقہے شریعت کی طرف ہو رہا ہے مگر یہی وہ حالت ہے  
مصر پر اسے مانتے ہو اور انہوں نے قہقہوں سے زبانی یہ پورے گلیوں کا فاسد ہو چکے ہیں، اب اس کا حال کیا ہے؟

٧ ل ٥ - عمر أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سبائبكم أفوام يطلبون العلم لاد رأيسوهم ففراروا اليهم من حمار بؤسية رسول الله صلى الله عليه وسلم وأقرهم

(الف) حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مبارکہ کی روشنی میں آدابِ علم اور طلبہ کے حقوق و فرائض

جواب (۱) : از حدیث حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: "مشرق کی طرف سے لوگ تمہاری طرف آئیں گے، وہ علم حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں گے۔" (بخاری)۔ دوسری طرف آئیں تو انہیں مرحا کہتا جس سے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی، اس بارے میں بھلائی کی تحقیق کو قبول کرو۔

(۱) علم کے آداب:

۱۰۔ نامہ نے اسلامی علم کو حاصل کرنے کے لئے وہاں سے لوٹ آیاں کیے ہیں ان میں سے کچھ چار میں حصول علم کے لیے نیت خاص ہو۔ ہذا علم حاصل کرنے کے لئے جتنی کی جائے۔ ہذا جو علم حاصل کیا جائے اس پر عمل کیا جائے۔ ہذا علم کو برہنہ اور عقلی سے حاصل کیا جائے۔ ہذا اس قدر دوسے مغرب ہو جائے۔ ہذا حق بات جاننے میں شہسوار چنگھاہت نہ ہو۔ ہذا جو کچھ بھی سیکھیں اسے اپنی جان یا دھرم میں نہ اپنے لیے ایسی محبت کا چننا کیا جائے۔ جو علم درست ہو وہ غیرہ۔

حقوق مؤلفین

حکیم با علم حاصل کرنے کے موقعین جب علم حاصل کرے آ میں تو انہیں ”مرید“ کہا جائے۔ ہذا ان کے ساتھ ہلائی کی جائے۔ بلکہ من کی تعلیم اور بیت میں کی دلو تالی نے کی جائے۔ ہذا ان کے ساتھ ہلائی و محبت کا راز کو کرنا چاہیے۔ ہذا ان کے علم کو نور علم سے نور کیا جائے۔

سوال نمبر 6 - عمر النور من مالک رحمہ اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم وواضع التعلیم عند غیر اہلہ کما یفقد الخیار بر الحوہو والذوالو والذهب .

(الف) بحث شرعیات و تاریخ و جغرافیہ؟

(ب) کون سا اور کتنا عظیم حاصل کرنا فرض ہے؟ یہ حدیث ثابت ہے کہ دوسرے حصہ کی وضاحت ہے۔  
تفہیم کریں؟

جواب (الف) تہجد حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا عظیم حاصل کرنا فرض ہے اور عظیم کو طہر سنا کر ایسا ہے جیسے کھانا کھانے کے بعد نماز سے موقوف ہو رہا ہے۔ کھانا پکانا ہے۔

(ب) کونسا اور کتنا عظیم حاصل کرنا فرض ہے؟

تہجد حدیث کے مطابق عظیم حاصل کرنا فرض ہے اور تہجد عظیم کا حصول فرض کاغذ ہے۔  
تہجد کاغذ کاغذ کاغذ میں سے ایک شخص بھی تمام علوم حاصل کرنا ہے تو سب بڑی اللہ عزوجل سے  
بڑا کارنامہ ہے۔ تہجد میں کوئی کام کرنا ہو اس حوالے سے تمام اسلامی  
ادب کاغذ کاغذ میں ہے۔

حدیث مبارکہ کے دوسرے حصہ کی وضاحت

حدیث مبارکہ کے دوسرے حصہ میں آتا ہے کہ لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے ان سے مراد یہ لوگ ہیں

"نا اہل" سے مراد:

باجور، عمل کا دوق رکھنے والے اور مذہبی دینی رہنے والے لوگوں کو عظیم دین کی تعلیم دینا چاہیے مگر  
نا اہل لوگوں کو ہرگز ہرگز تعلیم نہیں دینی چاہیے۔ نا اہل سے مراد سب لوگ دیکھ سکتے ہیں  
(۱) ہندو، بھگت، (۲) ایسی وہ بھی ذہنی نہ رکھنے والے لوگ، (۳) مسلمان جو عظیم دین کی تعلیم دینے سے  
(۴) ہندو، اسلام کی بدنامی کا جب بننے والے لوگ۔

☆ ☆ ☆



الاخبار السوی الہدی تحت اشراف نظم المدارس (اہل السنۃ) پاکستان

## الشہادۃ العالمیۃ "السنۃ الثانیۃ" للطالبات

الموافق سنۃ 1443ھ / 2022ء

### الورقۃ السادۃ: شرح معانی الآثار

الوقت المحدد ثلاث ساعات مجموع الاوراق ۱۰۰

نوٹ: تم سوچت کاش مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1 - حسن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "کان إذا قام إلى الصلوۃ المکتوبۃ کبر ورفع یدہ حذو عنکبہ ویضع مثل ذلك إذا سجد فراء یدہ إذا لم یزکع ویضعه إذا فرغ ورفع من الركوع ولا یرفع یدہ فی شیء من سجدہ وهو قاعدو إذا قام من السجدتین رفع یدہ كذلك کبر .

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں اور اس طرح کریں کہ مسئلہ کی وضاحت ہو جائے ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) مذکورہ مسئلہ میں اختلاف کا موقف بیان کریں ۱۳؟

سوال نمبر 2 - قتال ابو جعفر عبد اللہ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "لعلوا افعالہ فی الصلوۃ کیف من سجدہ الناس ذلك فما حکوا من ذلك لولس مما جاء به من کان بعدہ منہم فی الصلوۃ من انہما ذکر تسمیہ عن ابراہیم عن عبد اللہ بن عمر متصل .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت سے بیان کریں کہ

طرف اس عبارت میں اشارہ کیا گیا ہے ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) مذکورہ عبارت میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت پر جو اعتراض کیا گیا ہے آپ اس

اعتراض کا جواب تحریر کریں ۱۳؟

سوال نمبر 3 - حسن ابی مجملو قال سألت ابن عباس عن الترتیل فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رکعۃ من آخر اللیل .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ یہ حدیث کس کے مذہب کی توثیق ہے؟

۱۰+۱۰=۲۰

(ب) ارکعات وتر کے بارے میں صرف احناف کا مذہب دلائل سے ثابت کریں ۱۳؟



## درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات سال 2022ء

### چھٹا پرچہ شرح معانی الآثار

سوال نمبر 1 - جس مجلس میں اسی طالبہ وحی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ گا: إذا قام إلى الصلاة المكتوبة كبر ورفع يديه حتى يسمع صبح مثل ذلك إذا قضى لبراءته إذا أراد أن يركع ويصعده إذا طرأ ورفع من الركوع ولا يرفع يديه في شيء من صلواته وهو لا يحدو إذا قام من السجدة رفع يديه كذلك كبر . (الف) محدیث کا ترجمہ کریں اور تخریج اس طرح کریں کہ مسئلہ کی وضاحت ہو جائے .

(ب) مذکورہ مسئلہ میں اصناف کا موقف مع الدلائل بیان کریں؟

جواب (الف) ترجمہ حدیث حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ ہے کہ جب آپ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے اپنے کندھے تک پورایا ہی آپ اس وقت کرتے جب اپنی قرأت مکمل کر لیتے اور رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے۔ جب رکوع کے فارغ ہوتے تو پھر بھی یہی کرتے۔ پھر اپنے ہاتھوں کو بلند نہ فرماتے بغیر نماز کے دوران۔ جب آپ رکعتیں پڑھتے ہیں جب دوبارہ رکوع کے بعد کھڑے ہوتے، اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے اور اسی طرح تکبیر کہتے۔

### مذکورہ مسئلہ کی تشریح

امام ابو حفص رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں کہ اہل علم میں سے ایک قوم ان کے بارگاہ طریقت میں رہنے والوں نے رکوع کرتے وقت اس سے پہلے اٹھتے وقت اور پہلے قعدہ کے بعد دوبارہ کھڑے ہونے کا وقت رفع یمن کرنے کو تمام نمازوں میں واجب قرار دیا ہے۔ وہ مذکورہ حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں۔ امام غلامی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگ حدیث فقہاء کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ ہستی نہیں ہیں کہ اگر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع یمن کرنے دیکھا ہو اور پھر بعد میں قرآن کو چھوڑ دیا ہو۔

### (ب) اصناف کا موقف مع الدلائل

نماز میں رفع یمن کے حوالے سے اصناف کا موقف یہ ہے کہ صرف تکبیر تحریر کے وقت رفع یمن کیا جائے گا، کئی مسنون طریقہ ہے اور اس کے علاوہ ہرگز رفع یمن نہیں کیا جائے گا۔ حضرت براہ بن عازب





## حضرت ابراہیم کی بیان کردہ روایت

عن ابراهيم قال كان عبداً لا يرفع يديه في شيء من الصلوة الا في الافراح .

عن الصبرة قال قلت لابراهيم حديث والي الله راي النبي يرفع يديه اذا فتحت الصلوة والاربع والاربع راحة من الركوع فقال ان كان والي راء مرة يفعل ذلك فقد راء عبداً عيسى مرة لا يفعل ذلك .

(ب) حضرت ابراہیم کی روایت پر وارد اعتراض کا جواب:

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو ترک دفعہ میں سے متعلق بیان کیا ہے۔ جب کہ اعتراض یہ ہے کہ ان کی ملاقات حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ۲۱۸ھ تک۔ ان کی حدیث غیر متصل اور ناقابل استدلال ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جب کوئی روایت ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کرتے ہیں اور اس وقت مرسل نقل کرتے ہیں جب وہ ان کے نزدیک زیادہ قوی ہو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے تو ان کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ان سے کہا کہ جب آپ مجھے حدیث بیان کرتے ہیں تو سند بھی بیان کیجئے! انہوں نے جواب دیا: جب میں کہوں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بیان فرمایا، تو میں ایسا ہی وقت کہوں گا جب انہوں نے اس حدیث حضرت عبداللہ کے حوالے سے ایک جماعت نے بیان کی ہو۔ جب کہوں گا انہوں نے حضرت عبداللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے تو اس سے مراد صرف اس شخص نے مجھے حدیث سنائی ہے۔

سوال نمبر ۳۔ جس میں مجلو قال سالت ابن عباس عن الوتر فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ركعة من آخر الليل .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ یہ حدیث کس کسے حدیث کی مؤید ہے؟

(ب) ہر رکعت وتر کے بارے میں صرف اثنالکاتب کا مذہب دلائل سے ثابت کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: ابو جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر سے متعلق دریافت کیا؟ انہوں نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ وترات کے آخری حصہ میں ایک رکعت ہے۔ میں نے سوائی کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات کے آخری حصہ کی ایک رکعت ہے۔

مذکورہ حدیث کا مذہب

ذکرِ احادیثِ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ذہبِ انبیاء کی ہے۔ یہ  
لہذا ہر ایک کی ہر گت ہے۔

(ب) رکعات وتر سے متعلق احناف کا موقف مع الدلائل

نہان وتر واجب ہے اور نہ وتر میں رکعت ہیں اور اس میں قہرہ اولیٰ واجب ہے اور قہرہ اولیٰ میں صرف التقیات چارہ کرکھڑا ہو جائے۔ نہ درود پڑھے اور نہ سلام پکھڑے جیسے ہمارے مغرب میں کرتے ہیں۔ اگر قہرہ اولیٰ بھول گیا تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدہ اسکو کرے۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں ۷۰ ظننا قرأت فرض ہے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ ۱۰ بار واجب ہے۔

میں نے اس قدر سلی اللہ علیہ وسلم ایک، نہیں، پانچ اور اسی طرح کیا روکعت سے اتر جاتے تھے۔  
میں نے اس قدر سلی اللہ علیہ وسلم ایک، نہیں، پانچ اور اسی طرح کیا روکعت سے اتر جاتے تھے۔

ایک غیر معروف روایت میں حضور (ﷺ) کو کشتہ ہزار کا ذکر ہے۔

[illegible]

ولائیں

۱۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات عیاں کی ہے کہ ہر عورت کے لیے حجاب اور ان کے درمیان سلامہ بھجرا جائے گا۔

2- سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت کی پہلی رکعت میں ~~سورۃ الفاتحہ~~ اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھتے تھے۔

3- ایک روایت میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے لیکر فجر تک جو رکعت کھڑے رہیں ان کی تعداد گناہ خمی۔

سوال نمبر 4 - عن حابر قال طلق عاتلة لي فإرادت ان تعرج في عاتلها الى رجل لها فقال لها رجل ليس ذلك لك قالت انبي صلى الله عليه وسلم فقال اخرجي الى محلكت وجديه فمسي ان تصدقي وتصنعي معروفًا .

(ملف) مہارت پر احزاب کا رتہ جو تحریر کریں؟

جواب (الف) حدیث بر اعراب من خبر قال طبلقت عاتلة لی فارادت ان تخرج فی

عَذْبَةً لِّىْ مَعْلُومَةٍ لِّهَا رَحْلٌ لِّسِرٍّ ذَلِكَ ثَمَرُ الْبَيْتِ الْبَيْتِ خَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
أَخْرَجَنِي رُبِّيْ مَخْبُطٌ وَخَذَنِيْهُ قَعْسِيْ أَنْ تَصْطَلِيْ وَتَنْصَنِيْ فَعَرُوفًا

(اب) عدت وقات اور عدت طلاق کے دوران عورت کا گھر سے باہر جانا درست ہے یا نہیں؟  
توقف والاگ سے ثابت کریں؟

ترجمہ عربی: حضرت جابر رضی اللہ عنہ عریض کرتے ہیں کہ میری خالہ کو طلاق ہو گئی، ایسی عورت نے  
عدت کے دوران بارگاہ میں جانا چاہا تو ایک شخص نے انہیں کہا کہ تمہیں اس کا حق حاصل نہیں۔ وہ نبی پاک صلی  
اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا تم اپنے بارگاہ میں جاؤ اور وہاں صحت ضروری کرو۔  
پھر آپ نے تم کو صحت کروادو اور اس کو نکلی کے کاموں میں استعمال کرو۔

(اب) دوران عدت گھر سے باہر جانا

پھر آپ کے نزدیک عدت وقات اور عدت طلاق میں عورت (نبی عورت کے دوران) جہاں  
جاوے سزا رکھی ہے۔ اس سے حقوق انہوں نے مذکورہ حدیث سے استدل لایا ہے۔

تو حضرات نے کہا کہ قاضی نے کہا ہے کہ

عدت وقات کے دوران عورت صحت میں رہے کہ وہ اپنے گھر سے دن کے وقت نکل سکتی ہے لیکن  
رات سنا اپنے گھر میں ہی بسر کرنا ہوگی۔ بلکہ عدت طلاق کے دوران عورت دن یا رات میں کسی بھی وقت  
گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔

دلائل:

1- سیدہ ام سلمہ بنت حبیب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ عریض فرماتے تھے تو  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی کہ تم تمہیں دن تک گھر میں رہو اس کے بعد جو چاہو کر سکتی ہو۔  
یہ تم ایک مخصوص وقت کے لیے تھا بعد میں مسووم ہو گیا اور عورتوں کو ہر وقت صحت میں گزار دیا۔  
میں چار ماہ تک دن تک صحت میں رہی۔

2- حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ اپنے گھر کے علاوہ  
کہیں اور جاتا نہیں کر سکتی۔

3- حضرت طلحہ بن عبید الرحمن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی عورت کو طلاق نہ دے دی۔ پھر وہ  
عراق چلے گئے۔ اس عورت نے ان کا مشیبت، سالم، سلیمان میں پناہ لی پھر وہ سے بچھا کیا وہ اپنے گھر سے  
باہر نکل سکتی ہے؟ تو ان سب نے جواب دیا کہ نہیں تم اپنے گھر میں رہو۔

☆☆☆

## تنظيم المدارس المسلمة في باكستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/ 1445ھ

الورقة الاولى: لصحيف البخارى

الملاحظة أحب من ثلاثة فقط .

سورة مريم: هي ابي غنم ربي الله عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 اخذ النسي وكان اخوه ما يكون في رمضان حين يلقاه جبرئيل وكان يلقاه في كل ليلة  
 رخصا بهذا ربه القرآن فلو شئت الله صلى الله عليه وسلم اخوه بالخير من البرج

(الف) **۲۵۰**۔ ایک لاکھ ترقی کرے؟  $100000 = 10^5$

(ب) اسی کی تحریف لکھائی کی مختلف صورتوں میں سے کوئی دو تحریر کریں؟ ۴=۸+۶

سوال نمبر ۱۰ قال عمر رضی اللہ عنہ انما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دارنا  
ہذہ فاستغنی فحلبا ثباتا لانا ثم شرب من ماء ہتربا ہذہ فاعطینہ و یوبکر رضی اللہ  
عنہ من ہزارہ و عمر رضی اللہ عنہ لعلہ فی ہرابی عن یحییٰ فیما فرغ قال عمر  
رضی اللہ عنہ ہذا ابو بکر رضی اللہ عنہ فاعطی الاعرجی فصلہ ثم قال الایمنون  
الایمنون

(الف) عدد ۱۵ کو ۱۰ اور ۵ کے مجموعے کی صورت میں لکھیں۔

(ب) مختصر تاریخ کرتے ہوئے بتائیں کہ اس حدیث مبارک سے ہماری کیا تربیت ہونی چاہیے۔

سوال نمبر ۳ اسمعيل النبی ورجلا من الاراد علی الصدقة فلما قدم قال هذا لكم و هذا  
لهدی لی فقال فهلا حبس فی بیتہ ام یه فی بیت امہ فہطر امہدی لہ ام لا والدی عسی  
یبدو لا یاخذ احد منہ شیئا الا جاء بہ یوم القرامۃ یعملہ علی رقبۃ ان کان یحیر الہ و عاء  
او یقرہ لہا حوالہ لہ طاقۃ تفر

(الف) حدیث مبارکہ در جواب ۶۴ کرتہ مجر کی ہے ؟ ۱۵۰۱۰۰۱۵

(ب) حاصل و حکما کو ملنے والے تقاضے پر بے غم شری کی رضاات کریں ۸۹

سوال نمبر ۳: عیسیٰؑ فرمایا: "مسیحی اللہ سے کہتا ہے کہ اللہ نے اسے اپنی طرف سے بھیجا ہے۔" کیا یہ سچ ہے؟

طعامانہذا لیس اشہاء اکلہ والا کمر کہ



(الف) ترجمہ کریں اور کھانے کے کوئی سے نہیں آداب و سنت قرطاس کریں؟ ۱۰+۱۰+۱۰=۳۰

مثل البراء رضى الله عنه اكل من اكله النسي صلى الله عليه وسلم مثل

البسف قال لا بل مثل القمر .

(ب) ترجمہ کریں اور رخ نبوی کو چاند کے مشابہ قرار دینے کی حکمت تحریر کریں؟ ۱۰+۱۰+۱۰=۳۰

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

پہلا پرچہ: صحیح بخاری

عن البراء رضى الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
أخود النمل ما يكون لى رقصان جبريل لقاء جبريل وكان يلقاه فى كل ليلة  
من رقصان فى القرآن فلرسول الله صلى الله عليه وسلم أخود النمل من الرزح  
الموسى

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) وحی کی تعریف و وحی کی مختلف صورتوں میں سے دو نام تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ کئی ایسا کرتے تھے،  
رمضان المبارک کے مہینے میں آپ زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔ جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی  
خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام مطہر المبارک کے مہینے میں روزانہ رات کے  
وقت آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے۔ اور آپ کے ساتھ قرآن مجید کا ورد کرتے تھے۔ بھلائی کے حوالے  
سے آپ ہر اسے بھی زیادہ سخاوت کا مظاہرہ فرماتے تھے۔

(ب) وحی کی تعریف:

وحی اس کام کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کی طرف مارا فرماتا ہے۔  
بالفاظ دیگر وحی کا اصرافی معنی یہ ہے اللہ کے نبیوں میں سے کسی نبی پر جو کلام مارا گیا جاتا ہے وہ

دینی ہے۔

## دینی کی صورتیں

دینی کی متعدد صورتیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں

- (i) کھیتی کی آوار کی صورت میں آپ کے پاس کھیتی آتی تھی۔
- (ii) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب میں کوئی سختی قائم نہ کیا جاتا تھا۔
- (iii) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند میں آتی، اللہ رکھتا، یا جاگتا تھا۔
- (iv) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیریت نہائی ٹھکان میں آتا تھا۔

سوال نمبر ۲: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دارنا  
 طیبہ من مطی طحینا ضلۃ لنا، لم یثبتہ من ماء مننا حدہ فاعطیہ و ابو بکر رضی اللہ  
 عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نجاہہ و اعرانی عن یحییٰ فلما فرغ قال عمر رضی  
 اللہ عنہ هذا ابو بکر رضی اللہ عنہ فاعطی الاعرابی فلعنہ ثم قال الا بیسوا الا بیسوا  
 (الف) حد یہ ضرور کرنا کہ یہ حد کثیدہ و کثرت کی صورت میں تحقیق کریں؟

(ب) مختصر تشبیہ کرتے ہوئے حد کثیدہ کی ضرورت سے ہماری کیا تربیت ہوتی ہے؟

## جوابات (الف) ترجمہ الحدیث

حضرت اس حدیث میں فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اس گھر میں  
 شریف لانے آپ سے پینے کے لیے کچھ مانگا، ہم نے آپ کے لیے کچھ مانگا، پھر اپنے  
 اس کوئی سے اس میں کچھ پانی ملا دیا، آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت کو یہ آپ کے پاس میں طرف  
 موجود تھے حضرت عمر آپ کے پاس سے پیئے ہوئے تھے اور آپ کے دائیں طرف یہ ایک ایسا گھر تھا  
 جب آپ پی کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر نے عرض کیا حضرت ابو بکر اس طرف پیئے ہوئے تھے  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا تھا اس دہائی کو یاد فرمایا دائیں طرف وہ پہلے ہوگا، دائیں طرف وہ  
 پہلے ہوگا۔

## خط کشیدہ کی صورت میں تحقیق

انما صلیہ کرغائب کل ما فی معرواف محاتی بحر مدیر القامہ ناقص بانی از می ضرورت نا بضرورت  
 نا حیر مضمون حاصل معلول ہے  
 طحینا مبیوع عظم فضل ما فی معرواف صحیح از باب ضرورت بضرورت۔

**(ب) حدیث مبارکہ کی تشریح**

اس حدیث مبارکہ میں چند امور کی طرف راہنمائی کی گئی ہے جو یہ ہیں

(۱) اگر کوئی دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کیا جائے۔

(۲) پینے کے لیے دودھ میں پانی ملا دیا جاسکتا ہے لیکن پچھنے کے لیے پیرا نہ جاسکتا ہے۔

(۳) دودھ چٹا مسنون ہے۔

(۴) بغیر کسی شرعی مانع اور غلظت کے ہر پتہ قبول کیا جائے۔

(۵) مجلس میں کسی مشروب نہ کھانے پینے کی چیز کی تقسیم میں دائیں طرف سے ابتداء کی جائے گی

ترجمہ: دائیں جانب، زیادہ تر طرف، نوک ۲، موربہ۔

۳ اس عمل انسی رحلا من الارض علی الصلوة فلنما قلم قال هذا لکم وهذا

لہدی لکم فلا جلس فی بیتا ایہ او بیت امہ فطر مہدی لہ ام لا واللہ فی نفسی

مہدی لہ یا احمد احمد لا احدا الا احاء بہ یروہ القیامۃ یحملہ علی رقبہ ان کان یحیر اللہ رخاء

او غلظہ لہا حوار او شامع

(الف) حدیث مبارکہ پر اعراب لگانا ضروری ہے؟

(ب) لال و حکام کو ملے لے کر حدیث کے بارے میں بحث کریں؟

**جوابات (الف) اعراب۔**

اعراب سوائے حدیث مبارکہ کے ہیں؟

**ترجمہ الحدیث:**

یا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قید و بند سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو حدیث وصول کرے پر مامور کیا۔

وہ آیا اور بولا یہ مال آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے حق کے طور پر دیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھے رہے تاکہ بچہ چل کر انہیں تھکاتا ہے یا نہیں۔ اس

دست کی جسم اس کے دست قدرت میں بری جاں ہے جو بھی شخص ان طرف کی کوئی بھی چیز وصول کرے

گا تو قیامت کے دن وہ اسے اپنے کندھوں پر گھائے ہوئے آئے گا۔ اگر وہ اہانت ہوگا تو وہ آوار کال رہا

ہوگا۔ اگر کائے ہوئی تو وہ بھی جی مخصوص آوار کال رہی ہوگی۔ اگر بکری ہوئی تو وہ بھی مستناری ہوگی۔

**(ب) عمال و حکام کو ملنے والے حق کا شرعی حکم۔**

حکومت کا منصب دار ہونے سے ملنے والے حق سے زیادہ لینا غلو لوگ اپنی مرضی سے کیوں نہ کریں اور

کھنکھریا ہوا ہے تو وہاں بھی بیت اللہ کا حق ہے۔ دینی بات ہے۔ اسے اپنی تعریف میں لانا جائز نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا رستہ سے منع کیا ہے کہ کھانا کھا کر بیٹھ جائیں تو چٹا ہونے لگتا ہے اور مجھے یہ بھی یاد ہے کہ ان کا یہاں پر قانونی کام کرنے کے لیے یہاں پر دعوت تھی کہ لے لے کر اس کے لیے دعوت میں قیام سے اور اپنے وہاں پر حکم سے بچے یا اپنا حق حاصل کرنے کے لیے اس کے حق میں دعوت نہیں ہے۔

سوال نمبر ۴: عن امی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال ما عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط ان لم یطعموا اکلہ والامترکہ

(ا) آپ (ترمذی) نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی آپ کو روک دیا کرتے تھے؟

سوال البراء رضی اللہ عنہ اکلہ ورحمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل

سوال البراء رضی اللہ عنہ اکلہ ورحمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل

(ب) (ترمذی) نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی آپ کو روک دیا کرتے تھے؟

جواب ترجمۃ الجدید

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کھانے میں کوئی ٹکڑا نہیں کھا تھا۔ آپ کو کوئی چیز پسند ہوتی تھی تو اسے کھا لیتے تھے اور اگر پسند نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے تھے۔

کھانے کے آداب۔

کھانے کے آداب متدرجہ ہیں

(۱) کھانے پینے والی چیزوں میں عیب نہ نکالا جائے۔

(۲) کھانا سانسے تو اطمینان سے کھا یا جائے۔

(۳) کھانے کو دائیں ہاتھ سے کھائیں، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

(ب) ترجمۃ الجدید

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا، کہ انہی نے اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دکھوا کر کہا کہ اے اللہ تعالیٰ! فرمایا نہیں بلکہ چاہی کہ اے اللہ تعالیٰ!

رخ نبوی کو چاند سے تشبیہ دینے کی حکمت۔

سائل نے اس حدیث مبارکہ میں آپ کے رخ اور کی بات جانا چاہا کہ آپ کو وہ کیا تھا، گواری کی طرح



نہوڑ اور چھوڑا تو باغیچہ ہر طرف کا تو "حضرت برائے خوب و پاک و خوش رو" نہ ہوا تو کبھی ہلکے پاؤں  
 ہانڈ گولی تو۔ تھوڑے سے زیادہ روٹیں دچھوڑا تو۔ چاند سے تشبیہ کر آپ کے پیرو ہمارے کی طاقت  
 دشمن کر دی گئی۔ چاند سے تشبیہ دینے کا ایک مقصد یہ بھی ہے آپ کے پیرو ہمارے کو سب سے نہیں جو  
 سے تشبیہ دی جائے اور نہ یہ سوجھ بوجھ نہ اور سب آپ کے دور سے پیدا اور روٹیں کیے گئے ہیں۔ سو یہ تمام  
 چیزیں غرضاً اور آپ کا تو حاصل ہے۔

☆☆☆☆

H\_M\_Hasnain\_Asadi

## تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

## الورقة الثابة. لصحيح مسلم

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر ۱: غیابی غسانی و جسی اللہ عنہما أن رجلاً كان مع النبي صلى الله عليه وسلم فوجسته بالثوب وهو مخبرم، فمات، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه ماءً وماءً من ثوبه، ولا تمسوه بيطيب، ولا تخبروا رآته، فإنه يفتك يوم الدين.

(الف) ۱۰+۱۰+۱۰ = ۳۰ کریمہ اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) اگر ہم کسی حالت میں جو شخص فوت ہو گیا اس کا سر اور ہرہ کفن میں داخل کیا جائے گا یا نہیں؟ ۱۰ حذف اور حوالہ کا موقف مدلل کریں؟ ۲۰

سوال نمبر ۲: عن انس رضي الله عنه قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يلبس بالحج والعمرة جميعاً قال بكر: فحدثت ابنك ابن عمر، فقال: لبي بالحج وحده فظفرت لها فحدثته بقول ابن عمر، فقال انس: ما تعلمون إلا ما سمعنا، سمعت رسول الله يقول لبك عمره وحجاً.

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں، نیز حج قرآن میں شیخ اور حج افراد کی حریمات لکھیں؟ ۱۰+۱۰+۱۰ = ۳۰

(ب) حج قرآن اور کرنے کا طریقہ تفصیل سے لکھیں؟ ۱۰

سوال نمبر ۳: عن أبي عثمان، قال لما ادعى دنانير لوفيت أبا بكر، فظلت له ما كانت اليد منسجماً؟ أي منسجماً من أبي وقاص يقول سمع أبا بكر من رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول في الدعوى أبا بكر الإسلام غير أبيه، تعلم أنه غير أبيه قال لينة عليه السلام فقال أبو بكر وأنا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم.

(الف) حدیث مذکور کا معنی اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت کریں؟ ۱۰+۱۰+۱۰ = ۳۰

(ب) جان بچ کر اپنے باپ کے نسب سے انکار کرنا کفر ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو جنت کے حرام ہونے کا معنی کیا ہوگا؟ ۱۰

[illegible]

الحمد لله

انہوں نے کرپشن کو ختم کرنے کے لیے ایک نیا قانون منظور کیا۔ یہ قانون  
 کے تحت کرپشن کو ایک جرائم کی فہرست میں شامل کیا گیا۔ اس قانون کے تحت  
 کرپشن کو ایک جرائم کی فہرست میں شامل کیا گیا۔ اس قانون کے تحت

آپہاں صریح فرم فرمے کہ ان کے دل میں کوئی اصل اعتقاد نہیں ہے بلکہ یہ صرف  
(صرف دھرم کے نام پر) ایک دھرمی شخص کے طور پر اپنے آپ کو پیش کر رہے ہیں۔  
میں نے ان کا جواب دیا کہ:

یہ بھی دیکھو کہ ۶۔ میں نے ایک محل سے جوہر لے کر لایا تھا۔ اس کی شکل دیکھو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پچھلے سال آرمی مولو میں ہے کہ حکومت عید الفطر کے چنے حضرت واقف مہاراجہ کی امانت پر ہے۔ اس کے بعد ان کے اس کاروبار پر دیا جاتا ہے۔ یہ ایک بہتر ذریعہ ہے کہ ان کے لئے حکومت کی جائے۔

خواجگانہ

ہم شکر ہے، پند محمدی افلاک کے ہر کی راہ میں رہا ہے اور اس کی فتح و نصرت  
 و تائید کی کہانی جانتے گی۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو کچھ ہے تو میں و خیر ہوگا، سب  
 سے بڑا ہے پرانا۔ راہِ حجاز کا چارٹنگ ہے۔ اس کے ساتھ ہے۔ کچھ عمارتوں کی عمارت ہے  
 یہ جو راہِ حجاز ہے۔ آپ کی اس حال میں ذکر ہو رہا ہے۔

### حائف کی طرف سے جواب

اسی حدیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث عامۃً ہے نہ کے خطاب ہے۔ یہ عمر اس شخص کی خصوصیت کی طرف اشارہ کرتی ہے نہ عمر کا اطلاق ہے۔ اسی لیے دوسرے فقہاء نے اس حدیث میں اس کا حکم رد کیا۔

ویرایش دوم: بهار ۱۳۹۳

فَإِنِّي حَتَّى غَطَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَانَ ذَلَّ مِنْ  
بُوكِ احْتَالِيَةً مَوَاقِفَ وَبُرْهَانِ  
مُحَرَّرَ لَنْ تَقْدِرَ اَللَّهُ مَعَهُ كُنَّا يَشْكُرُ اَللَّهَ

● 2A+3B+4C → 5D+6E

ن کیست پارت ۲۰۲۲

وَأَخِي عَمْرُو بْنُ أَبِي رَافٍ  
وَأَخِي عَمْرُو بْنُ أَبِي رَافٍ  
وَأَخِي عَمْرُو بْنُ أَبِي رَافٍ

کونسا احادیث ہے؟

نہیں لگا رہے ہیں۔

حالاتِ حرام میں بھی رجم صلی اللہ علیہ وسلم  
 صلی اللہ علیہ وسلم پر لڑیا ہے۔ پالی ہو رہی ہے۔  
 سے خوشی ہو گا اور جاس کے سر کو اٹھتے

فمن مكره احمق جائع كذا قيس ٢٧٥

نورانی گائیڈ (جلد پہلے) (۱۲) درجہ عالمیہ (سال دوم) ۲۰۲۳ء

سوال نمبر ۳: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ كُنْ فِيهِ وَخَفِيزُهُنَّ حِلَاوَةُ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَسْكُوفَةَ لَا يَحِبَّهُ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَتَوَدَّى فِي الْخُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَقْدَمَهُ اللَّهُ يَمَهُ، كُنَّا بِكَرَّةٍ أَنْ يَحْتَفِلَ فِي النَّارِ.

(الف) اعراب کا کرپیس اردو میں ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) احرام کی حالت میں جو شخص فوت ہو جائے اس کا سر اور چہرہ کس طرح کاٹا جائے گا یا نہیں؟ ۱۲ احکام اور شواہح کا مزاحمت مدول لکھیں؟

☆ ☆ ☆ ☆

درجہ عالمیہ (سال دوم) پرانے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

دوسرا پرچہ صحیح مسلم

سوال نمبر ۳: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ كُنْ فِيهِ وَخَفِيزُهُنَّ حِلَاوَةُ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَسْكُوفَةَ لَا يَحِبَّهُ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَتَوَدَّى فِي الْخُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَقْدَمَهُ اللَّهُ يَمَهُ، كُنَّا بِكَرَّةٍ أَنْ يَحْتَفِلَ فِي النَّارِ.

(الف) اعراب کا کرپیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) احرام کی حالت میں جو شخص فوت ہو جائے اس کا سر اور چہرہ کس طرح کاٹا جائے گا یا نہیں؟ ۱۲ احکام اور شواہح کا مزاحمت مدول لکھیں؟

☆ ☆ ☆ ☆

جوابات: (الف) اعراب اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں

ترجمہ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حالت احرام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ وہ اپنی بوتلی سے گر کر اٹھ کر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے پانی اور صبر کی باتیں کہیں کہ وہ اسے وہ کپڑوں میں لپیٹ کر اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کے سر کو حلقہ کرے۔

(ب) محرم مردے کا سر اور چہرہ کاٹنے میں اختلاف

احرام کی حالت میں جو شخص فوت ہو جائے اس کا سر اور چہرہ کس طرح کاٹا جائے گا یا نہیں؟ اس میں



نورانی گائیڈ (جل شدہ ویرجین) (۱۳) (جلد ۱) (۲۰۲۲)

احناف و شوافع کا مذہب مع لفظ الکی مرثیہ اہل ہے

### احناف کا مذہب:

احناف کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد اس کا سر اور چہرہ و کفن سے نہ حیا پا جائے گا۔ ان کا طریقہ یہ ہے کہ محرم کی وفات کے بعد اس کا سر و کفن نہیں رہتا۔ ان کی قمیض انھیں عام اسوات کی طرح کی جوتے کی۔

آپ اس حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میں کاہنوں (صدوق جادری) وہ علم جس سے نفع حاصل ہو اور ایک انسان اور اس کے بے وفائی کرنے والے کے سوا کسی سے اس آدمی کا ہر عمل منقطع ہو جاتا ہے۔

یہ بھی اس کے احرام میں سے ایک عمل ہے تو عمرنے کے ساتھ احرام بھی باقی رہتا۔ کیونکہ اس کی حیثیت کی طرف سے طواف کیا جاتا اور اس کے باقی مسکن بھی پورے کیے جاتے۔

مصنف عبد الرزاق میں عطا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے چہرے اور ہاتھ اور اس کو بیورو سے مشابہت ہو۔

آپ کے موقف کی تائید میں مولانا میں نے حضرت محمد بن عمر کے بیٹے حضرت واہد جلیلی احرام میں وفات پا گئے تو انہوں نے اسے کفن دیا۔ ان کا بیان ہے کہ احرام میں نہ ہونے تو نہیں خوشبو بھی لگاتے۔

### شوافع کا مذہب:

امام شافعی کے نزدیک محرم کی وفات کے بعد بھی اس کا احرام باقی رہتا ہے اور اس کی حیا باقی عام اسوات کی طرح نہیں کی جائے گی۔ آپ فرماتے ہیں جب محرم فوت ہو جائے تو اس کو خوشبو لگائی جائے ہوئے کپڑے پہنا کر اس کا سر ڈھانپا جائے نہیں ہے۔ ان کے موافقین کے نزدیک محرم کا سر ڈھانپنا حرام ہے اور چہرہ ڈھانپنا حرام نہیں۔ آپ کی دلیل اس میں مذکور حدیث ہے۔

### احناف کی طرف سے جواب:

اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث عام قاعدہ کے خلاف ہے۔ یہ علم اس شخص کی خصوصیت کی بناء پر تھا کیونکہ حدیث میں عموم کا لفظ نہیں ہے۔ اس لیے دوسرے فوت ہونے والے عمر میں پر اس کا حکم لاگو نہ ہوگا۔

لارڈلی گائیڈ (اسلامی شریعت) (۱۳) (مجموعہ درسات اسلامیہ ۲۰۲۰ء)

سوال نمبر ۴: عمر ایسی دہی ہے کہ عہدہ لال سمیت علی صلی اللہ علیہ وسلم علی بالی بالیج والعمرة جميعا لان بكر لعنف بذلك اس عمر، فذل، لیس بالیج وحده فلهیت لیس بالیج فذل اس عمر، فذل اس ما نعدوما الا صیانا، سمع رسول اللہ فذل فذل لیک عمره و حیا

(الف) حدیث مبارک کا ترجمہ کریں، نیز حج قرآن، حج تمتع اور حج افراد کی تعریفات لکھیں؟  
(ب) حج قرآن و عمرہ کا طریقہ تحصیل لکھیں؟

جوابات: (الف) ترجمہ الحدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج و عمرہ کا ایک ساتھ کرنے سے منع کیا ہے۔ (مگر کہتے ہیں) میں نے اس کا ذکر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کیا وہ بولے کہ اگر عمرہ ہی اللہ سے منع ہے، تو حج کا قیام کیا تھا، پھر میں حضرت انس سے دوبارہ پوچھا تو انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بیان کے بارے میں بتایا تو وہ کہنے لگے تم ہمیں پوچھتے ہو، میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے میں عمرہ اور حج کے لیے حاضر ہوں۔

اصطلاحات کی تعریفات

حج قرآن:

قرآن کا لغوی معنی ہے دو چیزوں کو جمع کرنا۔ اصطلاح میں حج قرآن سے مراد یہ ہے کہ میقات سے حج و عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا جائے۔

حج تمتع:

حج تمتع اس حج کو کہا جاتا ہے جس میں میقات سے تا شہر حج میں عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جائے اور مناسک عمرہ مکمل کرنے کے بعد احرام کھول دیا جائے۔ پھر وہ حج کے دل شروع ہوں تو دوبارہ حج کا احرام باندھا جائے اور حج ادا کیا جائے۔

حج افراد:

حج افراد یہ ہے کہ محرم صرف اکیلے حج کا احرام باندھے اور جب تک کہ وہ پہنچے تو طواف قدم اور حج کی سعی کر لے، نہ تو سر منڈائے اور بال چھونے کر دے اور نہ ہی احرام کھولے بلکہ عید کے دن عمرہ عقبہ کو ادا کرنے کی عکاسی احرام میں دے گا۔

(ب) حج قرآن ادا کرنے کا طریقہ:

حق قرآن کا طریقہ کار یہ ہے کہ محرم میت سے حج و عمرہ دونوں کے لیے ایک ساتھ احرام باندھے اور  
نہار کے بعد کہے "اے اللہ جس حج و عمرہ کا ارادہ رکھتا ہوں، پس تو انہیں میرے لیے آسمان فرما دے اور  
انہیں میری طرف سے قبول فرمائے۔ پھر جب مکہ میں داخل ہو تو طواف عمرہ کرنے کے ساتھ آمار  
کرے۔ پس بیت اللہ کا سات چکروں میں طواف کرے پہلے غنیم چکروں میں دہلی کرے اور باقی چار میں  
عام طریقے سے چلے۔ اس کے بعد معادہ دو کی سعی کرے۔ پھر وہ کے انحال ہیں۔ اس کے بعد پھر طواف  
تہ دوم اور سعی کرے۔ اب جب وہی کرے تو نایک کھری، پاگاہے اور پاؤنٹ ذبح کرے پاؤنٹ اور گائے کا  
ساتھ اس حصے۔

سأله نيسابور عن أبي عثمان، قال: لما أذهى رجلاً ليثت أبا بكر، فثقت له ما هدا  
إلى سيفت سعد بن أبي وقاص يقول سمع أبا بكر من رسول الله صلى الله  
عليه وسلم يقول من أذهى أبا بكر الإسلام غير أبيه، تعلم أنه غير أبيه فالحق عليه  
حرام فقال أبو بكر: وأما سيفت من رسول الله صلى الله عليه وسلم.

(الف) احادیث مذکورناطلس اردو میں تحریر ہو کر ہیں نیز خاکشیدہ کی وضاحت کریں؟

(پ) جان بوجھ کر اچے باپ کے سب سے بڑے بیٹے کو مار دیا جائے یا نہیں؟ اگر نہیں تو جنت کے حرام ہونے کا حکم کیا ہوگا؟

**جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:**

ابو محسن چنان کرتے ہیں جب زیادہ نے اپنے نسب (سے بہت کر رہے ہیں نسب) کا دعویٰ کیا تو میں حضرت ابو بکر و رضی اللہ عنہ سے ملا اور اس سے کہا یہ آپ نے کیا ہے میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرمایا کہ وہ فرماتے ہیں (کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ کو یہ فرمایا کہ وہ فرماتے ہیں جو مسلمان جان بوجھ کر (اپنے نسب قطع کرے) اپنے والد کی بجائے کسی کو والد قرار دے منسوب کرے اس پر جنت حرام ہوگی۔ حضرت ابو بکر و نے جواب دیا میں نے بھی رسول اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

## خط کشیدہ کی وضاحت

ریڈار کی اطلاع ذرا عجلت جلیبت میں حادثہ میں کلاہ کی پہلی قحی اور وہ حضرت ابو بکر اے حبیبی بھائی  
تھے۔ حادثہ میں کلاہ اور سر۔ سر جو ابو بکر کی پیدائش ہوئی۔ بعد ازاں رٹ نے مسجد کی شاہی ایک  
آزاد قلام سے کردی۔

اہل بیت نے بھی جب کہ وہ جانے لگے ہو گئے تھے نے مسجد سے رہا نہ جا سکتے تھے ان کا تعلق سب کا کاح کیا تھا۔ ان کی سبائیت سے یہ باوجود ہوتے۔ اس طرح ابو بکر و عمر و عثمان شریک بھائی ہوئے۔ مسجد نے یہاں کو بوسوں کی طرف منسوب کیا کہ یہ اس کا بیٹا ہے۔ حضرت علی کی شہادت کے بعد حضرت زیاد نے حضرت معاویہ سے صلح کر لی اور ایک شخص کو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا تا کہ وہ ابو بکر کے بارے میں بتائیں۔ حضرت معاویہ بھی زیاد کو اپنے نسب کے ساتھ لاحق کرنے کی طرف مائل تھے۔ چنانچہ انہوں نے گو و طلب کیے جو اس واقعہ میں واقف ہوں۔ چنانچہ عمرو کے چند بیٹے و انہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ زیاد کا سب ابو بکر سے ملتا ہے۔ لیکن اس کے اس شریک بھائی حضرت ابو بکر و اس الحاق کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(ج) نسب سے انکار کرنے والے کا حکم:

یہ شخص جو اپنے باپ یا نسب سے انکار کرے وہ کافر نہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص جانے ہوئے کو اپنے باپ سے قطع کرے تو اس نے کفر کیا مگر اس کا مطلب ہے کہ اگر وہ حلال سمجھ کر ایسا کرے تو پھر اس پر مست حرام ہے یا مگر اس کا مطلب ہے کہ اس نے رحمت کا انکار اور احسان فراموشی کی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قطع کر لیا ہے۔ اس کفر سے مراد وہ کفر نہیں جو ملت اسلام سے نکال دے۔

جنت کے حرام ہونے کا وہی مطلب ہے کہ وہ حرام ہے۔

سورۃ نمر: ۳: عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ كُنْ فِيهِ وَخَلَّيْهُنَّ حَلَالٌ الْإِيمَانُ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَآلِ بَيْتِهِ فَإِنَّهُ يُجِبُّ الْفَسْرَةَ لَا يُجِبُّ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ يَكْفُرَ أَنْ يَقُولَ بِي الْكُفْرُ يَقْضِي أَنْ يَقْضِيَ الْفَسْرَةَ. كَيْ يَكْفُرَ أَنْ يَقْضِيَ فِي النَّارِ.

(الف) اعراب کا کہیں اور اس میں ترجمہ کریں؟

(ب) ایمان کا لغوی اور شرعی معنی بیان کریں نیز بتائیں کہ طاعت ایمان سے کیا مراد ہے؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوائے صدر میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: الحمد للہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا:



نورانی گائیڈ (اصل شہداء پر مبنی) (۱۷) اور جگہ پر مبنی (۱۸) (۲۰۱۳ء)

میں شخص میں یہ غیر خوبیاں موجود ہوں گی اور میں کی وجہ سے ایمان کی عطا دے (منہ اس) کو پالے گا۔ ایک جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پر ج سے زیادہ محبوب رکھے اور اس پر کسی سے محبت اللہ کے لیے کرے اور اللہ واجب اللہ کے لیے کرے بات وہی کہہ کر کی طرف لوٹے کو اسی طرف تاپہند کرے چپ میں تمہارے پالے جائے کو چہند کرتا ہے۔

### (ب) ایمان کا لغوی معنی

ایمان کا لغوی معنی ہے "تصدیق کرنا" جسکی بات کو دل سے مان لینا۔

### ایمان کا شرعی معنی

ایمان کا شرعی معنی یہ ہے کہ تمام عقائد اسلامیہ کا دل سے مان لینا اور زبان سے اقرار کرنا یعنی اللہ کی وحدانیت، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی کوئی شک نہ کرنا، یہی کتب و عقائد پر بغیرہ کو دل سے مان لینا۔

### عطا دے ایمان کا مطلب

عطا دے ایمان کا مطلب یہ ہے کہ ایمان کو عطا دے کرے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کی خاطر مشقت برداشت کرے۔ ایمان کا اصل معنی یہ ہے کہ جس شخص میں نہ کہہ دلاتا غیر خوبیاں موجود ہوں گی تو کسی شخص ایمان کا عہدہ چکھ سکتا ہے۔ وہی ایمان ہی ایمان کو عطا کر سکتا ہے۔

☆☆☆☆

## تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات ۲۰۲۳ء/۱۴۴۴ھ

## الورقة الثالثة لجامع الترمذی

نوٹ کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر ۱: سَلِّتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِيَّةٍ لِي زَمَعَانٌ وَلَا غَيْرَهُ عَلَى أَحَدِي عَشْرَةَ رُكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا لَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْبِهِمْ وَطَوْلِهِمْ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا لَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْبِهِمْ وَطَوْلِهِمْ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ قُلْتَ أَنْ يُوَلَّوْا قُلُوبَهُمْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنَّ غَيْبُ لَدَانٍ وَلَا يَأْمُ قُلُوبَهُ

(الف) اعراب کا کرزہ کریں ۴=۱۰+۱۰

(ب) ہوتی کتنی رکعتیں ہیں؟ احادیث کی روشنی میں اختلاف احادیث غیر مقدمین مع واصل تحریر کریں ۱۳۴ سوال نمبر ۲: عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ الْجَنَّةِ حَمْرًا وَمِنْ الشَّهْرِ حَمْرًا وَمِنْ الْمَدِينَةِ حَمْرًا وَمِنْ الرَّبِيبِ حَمْرًا وَمِنْ الْعَمَلِ حَمْرًا

(الف) ترجمہ تحریر کریں اور شرکاء لغوی و شرعی معنی لکھیں ۴=۱۰+۱۰

(ب) حدیث شریف میں مذکور امر کی اقتباس کیا حکم ہے؟ اختلاف فقہاء مع واصل تحریر کریں؟ ۱۳ سوال نمبر ۳: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوْبِ بِلِ الْبَابِ وَلَا بِالْفَجْرِ وَلَا بِالْأَيْحِ الْأَمْهِي وَلَا بِالْأَدَمِ وَلَا بِالْحَفِيدِ الْمَطْبُ وَلَا بِالْمَطْبُ

(الف) اعراب کا کرزہ کریں ۴=۱۰+۱۰

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طبع مبارک جامع الترمذی کی شکل ترمذی کی روشنی میں تحریر کریں؟ ۱۳ سوال نمبر ۴: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوْبِ بِلِ الْبَابِ وَلَا بِالْفَجْرِ وَلَا بِالْأَيْحِ الْأَمْهِي وَلَا بِالْأَدَمِ وَلَا بِالْحَفِيدِ الْمَطْبُ وَلَا بِالْمَطْبُ

(الف) : في حقه ما ثبت

(ب) مال عاموں کا بیڑا پاک ہے و بیڑہ پاک ہے میں قسم۔ مال عاموں کا بیڑہ پاک ہے۔  
کریں؟

14 14 14 14

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات پابت ۲۰۲۳ء

الورقة الثالثة: لجامعة الترمذی

سؤال ثلث غاشية رضى الله عنها ثلث كان صلوة رسول الله صلى الله عليه  
عليه وسلم في تلك الغاشية وثلاثة يترتبه في رمضان ولا غيرة على  
أحد من الثلاثة ثم يلقى أربعاً لا تسأل عن حسنهن وظهرهن ثم يعطى أربعاً لا تسأل  
عن حسنهن وظهرهن ثم يعطى ثلاثاً غاشية رضى الله عنها قلت يا رسول الله صلى  
الله عليه وسلم أتيتك في ليلة القدر فأتيتك يا غاشية رضى الله عنها أن عيسى تسامى ولا ينام  
قلبي

(الف) عربیہ کتب خانہ

(ب) بہتر کی جگہ پر ہیں؟ احاطہ کی روشنی میں اس کا جواب صرف غیر مقلدین معادہ کی طرف ہو گا۔

جواب: (الف) تشکیل عبارت:

اگر اب اس پر کیا ہے گے تیرے۔

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوائے کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو  
آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور فیبر و صصاں میں کیا روزے رکھتوں سے یہ کہہ کر فرمایا کہ  
تھے۔ پہلے چار رکعت پڑھتے تھے ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں جو مجموعہ چار رکعت نماز ہوا فرماتا ہے۔  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ روزہ پڑھنے سے پہلے ہی سو  
جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

(ب) وتر کی رکعات میں احناف اور غیر مقلدین کا اختلاف،

ہرز کی کتنی رگتیں ہیں؟ ام میں امان اور فیہ مقلدیں کا اقلان ہے۔

احسان کے نزدیک تین رنگتیں ہیں اور اس کی دلیل پورچوالی حدیث ہے، جو سوال میں مذکور ہوئی۔ اس کے علاوہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ حدیث ہے جس میں وہ بیان کرتے

ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پہلے وہاں پہنچنے سے منع فرمایا۔ یہی ایک رکعت نماز پڑھنے سے ایسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رکعت وتر کو پڑھا کافی نہیں سمجھتا۔  
لیکن مقتدرین کے رویہ وتر کی ایک رکعت ہے۔ اس کی دلیل امام انوشیروانی حضرت امام مسلم کی روایت کردہ ہے

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل إحدى عشرة ركعة  
للماء كبر وضع يده

ی حدیث صحیح میں یہ روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: رات کی نماز دو رکعتیں ہیں اور جب تم سے کوئی شخص کا وقت پڑھنے کے لیے آئے تو یہی دو رکعتیں پڑھ کر دو۔ (ابو یوسف قال علیہ السلام)  
الحمد لله على ما في هذا الخبر من الخير فان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من  
الخطيئة عصى الله عز وجل ومن العسر حمرا ومن الربح حمرا ومن الفضل حمرا  
(الف) ترجمہ: میں نے اس میں سے بہترین چیزیں دیکھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتائی ہیں؟

(ب) حدیث شریف میں مذکور باتوں کا اجماع کیا ہے؟ فتاویٰ فقہاء مع دلائل پر دیکھ لیں؟

جواب (الف) حدیث کا ترجمہ

حضرت بشیر بن سموان روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے شراب پانی  
پانی ہے جو سے شراب پانی پانی ہے، کھجور سے شراب پانی پانی ہے، مال پانی پانی ہے۔

خمر کا غوی معنی

جو کہ غوی معنی ہے اچھا نہیں لگتا، مگر اس کے نزدیک لذت میں خمر کھجور کے ہیں پانی پانی میں جو  
پانی سے پانی سے کھجور کھجور سے۔

شرعی معنی

اصطلاح شریعت میں جو چیزیں وہاں منکر کفر کہتے ہیں چاہے انکو سے نی چاہے یا خشش یا کھجور وغیرہ۔

(ب) خمر کی اقسام کا حکم

جو چیزیں وہاں منکر کفر کہتے ہیں چاہے انکو سے نی چاہے یا خشش یا کھجور وغیرہ۔



### (۱) خمر:

یسی انگور کا کچا شیرہ جس میں جوش آئے اور اس پر چھ گٹ آئے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ بالائے حق حرام ہے اس کو طہالہ جوئے والے کافر سے اور یہ نجاس علیہ ہے۔ اس کا غسل و کثیر مقدار حرام ہے۔ اس کے پینے والے پر جہ گناہ کیا جائے گی خواہ نشہ ہو یا نہ ہو۔

### (۲) طلاء:

انگور کا شیرہ جب پاؤں پر لگایا جائے اور تھپائی سے کم ہو جائے اور اس میں نشہ پیدا نہ جائے تو اسے طلاء کہتے ہیں۔

### (۳) مسکر:

دھوڑیں پانی میں سکوائی جائیں اور گل جائیں اور پانی مٹھا ہو جائے پھر اس میں جوش آئے۔ یہ مسکر کہلاتا ہے۔

### (۴) تھقی الزبیر:

یہی مسکر یا مسکر پانی میں غلوں کے ساتھ اور اس میں جوش پیدا ہو اور نشہ نہ ہو جائے۔

### تینوں کا حکم:

تینوں میں سے کسی بھی دھن کی طرح بالائے حق حرام ہیں۔ ایک روایت میں آفری تینوں نہ ست حید ہیں۔

سہل نمبر ۳ غس تس تس مائک و صلی اللہ علیہ فانی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس بالظونل الذی ولا بالقیصم ولا بالانقی ولا بالانقی ولا بالانقی ولا بالانقی

### (الف) اعراب کا ترجمہ کریں؟

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طہالہ مبارک جامع الترقی کی مال ترقی کی مدد میں خریدا کریں؟

جواب (الف) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بہت زیادہ درخت تھے اور نہ ہی چھوٹے تھے نہ ہی بہت زیادہ (چرنے کی طرح) سلید تھے اور نہ ہی بالکل گندی رنگ کے تھے اور نہ ہی گھٹن والے بالوں والے تھے اور نہ بالکل سیدھے بالوں والے۔

(ب) خطرہ مبارک۔

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے پاس حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علیہ مبارک ہونے کی تفصیل سے بیان کرتے تھے مرنے پر خواہیں یہ تھی کہ وہ میرے سامنے کچھ بیان کریں تاکہ میں اسے یاد رکھوں تو انہوں نے یہاں حضور اور اہل بیت علیہم السلام کی شان والے اور معزز تھے۔ آپ کا چہرہ انور میں چمکتا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ آپ کا سر مبارک ڈانٹا اور آپ کے بال مبارک دراز سے لمبی کھائے ہوئے تھے۔ اور آپ کے سر مبارک میں مانگ پر خود انگلی تھی تو آپ اسے ایسے ہی رہنے اپنے اپنے خود اہتمام کے ساتھ نہیں نکالتے تھے۔ آپ ہاتھوں کو بڑھایا کرتے تھے اور کانوں کی لوست پیچے آجایا کرتے تھے۔ آپ چھ درمات کے تھکے تھے۔ آپ کی پیشانی کشادہ تھی۔ آپ کے ابرو غم والے تھے۔ ہر ایک تھے، گھنے تھے اور ایک دوسرے سے مل جاتے تھے۔ آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان ایک کھمبی جو فصد کے وقت سرخ ہو جایا کرتی تھی۔ آپ کی ہاتھوں کی ہڈی سی ہڈی تھی مگر بہت خوبصورت اور روشنی تھی۔ جو شخص آپ کو غور سے دیکھتا تھا وہ بھی خیال کرتا تھا کہ آپ کی ہاتھوں کی ہڈی سی ہڈی ہے۔ آپ کی ریش مبارک کھلی تھی۔ آپ کے حساباً نرم تھے اور ہموار تھے۔ آپ کا سینہ اور آپ کے کانوں کے درمیان ملا سا غلہ تھا۔ آپ کا چہرہ گول نہیں تھا۔ امام کی حد تک چہرہ انور میں توانائی تھی۔ آپ سرخ مائل سفید رنگ کے، تھکے تھے۔ آپ کی آنکھیں اچھالی سی تھیں، پلکیں خمی تھیں۔ ایک سے ایک ہاتھوں سے امام رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اور انور کی طرح ہلکا ہوا ہوتا ہے یا نہیں، بعد یا حد کی طرح چمکتا ہے۔

سؤال تيرم عن حسن ان ناس من حرية قدمو المدينة فاحترقوا فقتلهم رسول الله صلى الله عليه وسلم في اهل الصدقة وقال اشربوا من البها وابوا الله فقتلهم رسول الله صلى الله عليه وسلم .

(الف) زبردستی پر کڑی پابندی کی ضرورت کی وضاحت کریں؟

(ب) طلال چاندراں کا پیشاب پاک ہے یا نجس؟ اس بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف سے علم کی نوعیت  
کرمی؟

جواب: (الف) حدیث کا ترجمہ:

مطرح اس دینی عقد منہ سے روایت ہے کہ اہل عرب نے یہ کہو لو کہ یہ ہے آئے تو وہاں کی کتاب دیکھا  
ابھیں سو افق نہ آئی کس ابھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدق کے باتوں کی طرف بھیجا اور فرمایا

نورانی کا نیا اصل شدہ پوچھنا (۲۳) درجہ عالیہ کے امتحان کے سال دوم 2022ء

”اذنوں کا دودھ اور پیشاب کا“ یہ حدیث مس کج غریب ہے۔

**حدیث کی وضاحت:**

فقیر عرب کے کچھ لوگ بد آنے اور طہر گوشت اسلام ہونے۔ ہینکی آب دہوا انہیں موافق نبائی ہو۔  
”جہنی“ چاری سے انہیں پکڑ لیا۔ نبی علیہ السلام نے انہیں زکوٰۃ کے لونوں میں بھیجا اور اذنوں کا دودھ اور  
پیشاب پینے کا حکم دیا۔ یہ چیزیں پی کر تندرست ہو گئے۔ مگر ان کی نیت بگڑ گئی تو انہیں۔۔۔ پے دہوں کو قتل  
کر کے موت پر اکر لے گئے۔ ایک چرہ ہے نے آکر بد خبر دی: ”پس صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایک دست بھیج  
جو ہونوں سمیت انہیں گرفتار کر کے لے آیا اور انہیں چھدی کی سرائی۔

”جہنی“ پھاری میں اذنوں کا دودھ پیا جاتا ہے جبکہ پیشاب سوکھا جاتا ہے پیا نہیں جاتا۔ بخاری  
حدیث کی روایت میں صرف دودھ پینے کا ذکر ہے، پیشاب کا نہیں۔ یہاں جو حدیث ہے ان کا مطلب یہ  
ہے کہ اگر کوئی انسان یا ابو الہنا“ یعنی اذنوں کا دودھ پیا اور پیشاب سوکھا۔ پھر دوسرے فعل کو حذف  
کر کے اس نے سوال کیے اس کے ساتھ جوڑ دیا تو اسے مواض الہنا و ابو الہنا ہو گیا۔

**(ب) حلال جانوروں کے پیشاب کا حکم:**

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب پاک اور  
پلید ہے۔ امام محمد کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے۔ امام مالک کے نزدیک بھی جن  
جانوروں کا گوشت کھا جاتا ہے ملن کا پیشاب پاک ہے۔ ان جانوروں کے جونا پاکی کھاتے ہیں۔

امام مالک اور امام محمد کی دلیل سہل میں مذکور حدیث سہار ہے۔  
جس میں اہل عرب کو اذنوں کا پیشاب پینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر حلال جانوروں کا پیشاب پلید ہوتا تو  
نبی کریم علیہ السلام پینے کا حکم صادر نہ فرماتے۔ یہی توقف اور دلیل مناجہ کی ہے۔  
امام مالک کی دلیل حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی یہاں کردہ حدیث ہے کہ کپڑے و پانی و دھو سے دھو  
جائے گا۔ انہوں نے اس پانچ میں ایک پیشاب کو ٹھہر کیا (خواہ حلال جانور کا ہو یا حرام کا)۔

ایک حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے فرمایا پیشاب سے بچو بے شک عام طور پر خدا اب قبر اسی سے  
اٹھتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے ”وہم علیہم العذاب“ اور وہ نبی ان پر گند کی چیزوں کو قرار دیتا ہے  
دیتے ہیں۔ یہ بات معلوم ہے کہ طہریت علیہ پیشاب کو کھنا کھیتی ہے۔

☆☆☆☆

## تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/ 1445ھ

الورقة الرابعة: الحش لأبي داود

نوٹ کوئی سے نمٹ سولائے مل کریں۔

مولدنا عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «اختبأوا السبع  
المرقيات قبل ما رسول الله صلى الله عليه وسلم وما هن إلا  
النفس التي حرم الله إلا بفحشي وأكل هربوا  
في النسيم والحر والحر والحر»

(الف) (ب) (ج) (د) کس کا ہے؟

(ب) حدیث شریف: قرآن مجید فصیح کریم ۱۰۴

(۱۸) اہمیت کا تقویٰ اور سبکی مشق پر عمل

مہل نمبر ۲: عن جابر بن عبد اللہ کہ انصرہ ان اماء توفی و ترک علیہ ثلاثین  
وسالرجل من یهود فاستقرہ جابر فلیس فکرم جابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان  
یشفع لہ الیہ فاحیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکفر الیہودی لیاحد نمبر بعلہ  
بالدی لہ علیہ قلبی و کلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یشرک الیہ

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں ۱۳

(ب) حدیث شریف کی تشریح سپرد قلم کریں ۱۰

(ج) آقا علیؑ علیہ السلام کے جسم اطہر کے برکات پر جامع نوٹ لکھیں کریں ۱۰۹

مرآة ٣٣ عني مني عظمي أن دخلني اختصا إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال  
النبي صلى الله عليه وسلم الطيب البية فلم تكن له بيعة فاستخلف المتطهرين فحلف  
بهم الأيدي لا إله إلا هو فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بلى لقد فطنت واليكن غير  
لك يا خلاص قول لا إله إلا الله .

(الف) حدیث شریف یا عربی کتب پر مبنی ۹۰ تا ۱۰۰

(ب) مدت شریف کی شرکتہ فیضیہ کے قریب ۱۰۹



نورانی گائیڈ (جلد دوم) ۱۰۰ (۱۵) مرتبہ: ۲۰۲۳ء

(ج) ذرا کا ملہم بیان کریں؟ ۳

سوال نمبر ۴: عن ابی مالک وحی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان  
اللہ احبکم من ثلث حلال ان لا بدعو علیکم سیکم فتہلکوا حمیما وان لا یتہر اہل  
الباطل علی اہل الحق وان لا تحتصروا علی حلالہ

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ ۲۰

(ب) اہل حق اور اہل باطل سے کون مراد ہیں؟ ۱۰

(ج) ۴۰۰ مہاجر اور ۱۰۰۰ انصاریوں کے حالات زندگی لکھیں؟ ۱۳

☆☆☆☆

H\_M\_Hasnain\_Asadi

## درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

### چوتھا پرچہ سنن ابی داؤد

سأَلْنَا عَنْ نَبِيِّ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اخْتَبُوا السَّبْعَ الْمُرِيقَاتِ: قَبْلِ بَارِسُوتٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَاوَرُ قَالَ: الْيَتِيمُ وَالْبَغِيُّ وَالسَّخِرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْفُتَى خَيْرٌ مِنَ الْإِبْرَةِ الْحَقِّ وَكَأْكُلُ الْهَرَمِ وَأَكْلُ تِلْكَ الْفَتَى وَالْأَوَّلَى يَوْمَ الرَّخْبِ وَلَذَلِكَ الْمَخْصَابُ الْغَيْبَاتِ الْمَوْصَاتِ.

(۱) اسے عرب کا ترجمہ کریں؟

(۲) اسے شریعت کی روشنی میں توضیح کریں؟

(۳) اسے عربی سے اردو شریعتی ترجمہ کریں؟

### جوابات: (الف) اعراب

اعراب حوالہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں

### ترجمہ الحدیث:

حضرت ۱۰؎ برہہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کر دینے والے اعمال سے بچ، عرض کی گئی یا رسول اللہ! وہ کون سے (اعمال) ہیں؟ فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، جس کے قلب کو اللہ نے حرام کیا ہے اس کو باطنی قتل کرنا، سو کرنا، کسی کو کھانا، جنگ کے دن پہنچے بغیر کر بھاگ جانا اور پا کھانے کا من غافل عورتوں پر (رہنا کا) الزام لگانا۔

### (ب) حدیث کی تشریح و توضیح:

اس حدیث مبارکہ میں سات ایسے اعمال بتائے گئے جن کو کرنے سے انسان جہنمی دوزخ ہادی کے درجے پر آکر آگاہ ہوتا ہے۔ ان میں سب سے پہلا شرک ہے۔ کسی اللہ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا، کیونکہ شرک کی اللہ تعالیٰ بھی بخشش نہ کرے گا۔ دوسری چیز یہ ہے جادو کرنا، کسی ایسی جادو کو قتل کرنا جس کے قتل کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہو۔ پھر اس صورت کے جب ایسا کرنے کا کوئی شرعی حوالہ موجود ہو، تیسری چیز یہ ہے سو کرنا یا جاسے کھایا جائے، کسی بھی اللہ تعالیٰ میں اس سے قطع حاصل کیا جائے۔ جیم کے عمل میں باقی تصرف کیا جائے، اور کفار کے ساتھ جنگ میں مداخلت اختیار کرنا، اس سے اسلام کی عزت و حرمت متاثر ہو کر بے گناہ ہو، پا کھانے عورتوں پر رہنا کا بہتان لگایا جائے۔ یہ سارے کبیرہ گناہ ہیں، تاہم

نورانی گائیڈ (جلد اول) (پہلا حصہ) (۲۷) (دوسرا طبع سال ۱۴۲۲ھ)

ان میں سب سے بڑا اثر ہے کہ یہ کسی معاف نہیں ہوگا۔ شرک، بیہوشی، جہنم میں رہے گا۔ اس کے برعکس دوسرے یہ کہیں ہوں کہ نہ چاہے گا تو معاف فرما دے گا، بصورت دیگر اس کے معکب کو سزا ملے گی۔ اس کے بعد اسے صحت میں بھی لایا جائے گا، اگر وہ سوس ہوگا۔

### (ج) وصیت کا اقویٰ معنی

وصیت کا لغوی معنی ہے کسی کا چاہنا کہ اس کے بعد اسے اپنے مال یا شخصیت کا مالک بنائے کہ وصیت کہ جائے

### شرعی معنی

کسی پر ایمان آتے ہوئے مرنے کے بعد اسے اپنے مال یا شخصیت کا مالک بنائے کہ وصیت کہ جائے

وَمَنْ مَلَاحِمْ مِنْ جَاهِلِيَّةٍ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ أَعْرَضَ عَنْ اللَّهِ وَلَوْ فِي وَثَرٍ عَلَيْهِ لَلَّهِ  
وَمَنْ مَلَاحِمْ مِنْ جَاهِلِيَّةٍ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ أَعْرَضَ عَنْ اللَّهِ وَلَوْ فِي وَثَرٍ عَلَيْهِ لَلَّهِ  
يُشْفَعُ لَهُ اللَّهُ كَمَا يَشْفَعُ لَهُ اللَّهُ وَلَوْ فِي وَثَرٍ عَلَيْهِ لَلَّهِ  
بِالَّذِي لَهُ عَلَيْهِ ظَنِّي وَكَلِمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْظُرَ ظَنِّي .

(الف) حدیث شریفہ کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) حدیث شریفہ کی تشریح پر رقم کریں؟

(ج) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم الطہر کے برکات پر جامع کوئے کریں؟

### جوابات (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد وفات پا گئے اور ان کے بڑے ایک  
یہودی کا ہمیں حق قرع تھا، حضرت جابر نے مہلت مانگی اور اس نے دیکھا کہ وہ پاؤں حضرت جابر سے  
حلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفارش کر دیں نبی اکرم آئے اور آپ  
نے یہودی سے بات کی کہ وہاں کے بارگاہ کا چل رسول کریم سے اس چیز کے عوض جو ان کے والد کے نام  
تھی تو اس نے اس سے انکار کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس بارے میں بات کی کہ وہ  
حضرت جابر سے کہہ کر اس نے یہ بات مکی نہ مانی۔

### (ب) تشریح توضیح:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ایک چیل اللہ رحمانی ہیں۔ انہیں اپنے والد گرامی کی وفات کی جب خبر  
ملی تو ان پر ہمیں حق قرع جو ایک یہودی کے دینے تھے۔ حق ایک بیان ہے جس سے اجناس معلوم

توریل گائیڈ (جلد اول) صفحہ ۱ (۱۸) درجہ ہائیر سیکنڈری سال دوم ۱۴۲۸ھ

کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ کا ہوتا تھا۔ پسے تو یہودی نے قرض کی مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ جب دیکھا کہ اس نے مہلت نہیں دی تو نبی علیہ السلام ہارٹ میں داخل ہوئے اور اس میں چلتے رہے۔ پھر حضرت جابر سے مروی ہارٹ کا چلن تو ذکر اس کا موضع ادا کروا دیا۔ اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ قرض ادا کرنا ضروری ہے۔ جس کا ادا نہ ہوا اسے معاف کرنے، مہلت دینے کا اختیار ہے، اور اس پر کسی قسم کا جرمانہ نہیں کیا جائے گا۔

(ج) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی برکات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر برکات کا سرچشمہ ہے۔

(i) چہرہ مبارک

آپ کے چہرہ مبارک آپ کی صداقت کا گواہ تھا، جو آپ کے چہرے مبارک کی طرف دیکھا وہ آپ کا نبی جانتا۔

(ii) زبان مبارک:

اللہ نے آپ کی زبان مبارک میں بھی برکت کی تھی، آپ کی زبان مبارک سے جب بھی کچھ نکلا حق کے سوا نہ ہوتا بلکہ حق ہی نکلتا۔

(iii) دل مبارک

آپ کے دل کی خصوصیت و برکت تھی کہ آپ کی آنکھ سو جاتی مگر دل بیدار رہتا۔

(iv) لعاب مبارک

آپ کے لعاب کی برکت سے بیمار شفا پاتا۔ اگر کسی زخم پر لگا دیا تو وہ ٹھیک ہو جاتا۔

(v) پسینہ مبارک:

آپ کا پسینہ مبارک بھی برکت والا تھا۔ یعنی خوشبو سے بھرا ہوا تھا اور لوگ اسے بطور خوشبو استعمال کرتے تھے۔

(vi) آپ کے ہاتھ مبارک:

آپ کے ہاتھوں میں اللہ نے اس قدر برکت رکھی کہ آپ کا ہاتھ مجھے ہی ایسی بکری بھی دلا دیتا ہے



نورانی گائیڈ (حصہ دوم) صفحات (۲۹۵) ۲۰۲۰ء - ۲۰۲۱ء

نگہ جاتی جس سے رہنے ممتی ہی نہ کی ہوتی۔

### (vii) انگلیاں مبارک:

آپ کی انگلیوں میں بھی اللہ نے بڑی برکت رکھی تھی کہ آپ کی انگلیوں سے پانی کے دانے پھوٹ پڑتے۔

### (viii) پاؤں مبارک:

اللہ نے آپ کے پاؤں میں بھی بڑی برکتیں رکھی تھیں۔ ایک دفعہ آپ جیل سے پرتے تھے تو اچھٹکا۔ آپ نے اس پر پاؤں لگا کر اسے روکا تو وہ رک گیا۔

### (ix) جسم اطہر

آپ جس قدر سخی حرام کر دیا گیا۔ عرض کرتے وقت کے بعد بھی کھنہ نہ کرتے۔

سوال نمبر ۱: اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم  
اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم  
بِاَیِّ طَرِیْقٍ تَشَاءُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ فَتَعَالٰی اَمْرُکَ اِنَّکَ تَفْعَلُ مَا تُرِیدُ  
لَکَ بِاَحْلَاسٍ قَوْلٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر زیر کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تحریر کو وضع تحریر کریں؟

(ج) مذکورہ مطلوبہ بیان کریں؟

### جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سالیہ حصہ میں لکاسے گئے ہیں۔

### ترجمہ الحدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبت میں حاضر ہوئے، آپ نے مدعی سے ثبوت طلب کیا، اس کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا۔ پھر آپ نے مدعی علیہ سے قسم لی۔ اس نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیک ہے جو تم نے کیا، تمہارے انکلام کے ساتھ لا الہ الا اللہ پڑھنے کی وجہ سے تمہاری منظریت کمزور ہو گئی ہے۔

### (ب) تشریح و تفسیر

۱۔ حدیث مبارکہ میں مذکور ہے کہ جو شخص کسی مسئلہ میں فی حق کے پاس کوئی حرج نہ ہو یا کوئی ثبوت نہ ہو تو یہ حق دینے کے لئے ضرور کہہ دے۔ یعنی وہ قسم کھا کر کہے کہ یہ اگر آپ مجھ پر غلط اور جھوٹا ہے تو میں کا شہادت ہے۔

یہ سب دینی کے مسائل ہیں۔ اگر کسی کا مسئلہ فقہ کی بہت حد تک بہتری اور آسانی کی حد تک پر عمل ہے تو اسے ممکن ہو سکتی ہے۔

### (ج) تذکرہ منشیہ

۱۔ بیان تشریح میں مذکور ہے کہ حدیث حضور ہے جو جس واجب سے ہو اور وہ خود بند ہے پر واجب نہ ہو۔

۲۔ احادیث میں مابین رضی اللہ عنہ لال لال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ عزوجل میں گفت و گو نہ ہو۔ لا یذکر علیکم بیکم فہلکوا جمیعاً وان لا یطہر اہل الباطل علی اہل الباطل ولا یطہر اہل الباطل علی صلاۃ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں

(ب) اہل حق اور اہل باطل سے کون مراد ہیں

(ج) امام ابوہریرہ و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی حالت تہذیب کی تشریح کریں

### جوابات (الف) ترجمہ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص کو دیکھ کر دیا ہے ایک یہ کہ تمہارا نبی تمہارے لیے دعائے ضرورت کرتا ہے کہ تمہارے نتیجے میں تم جہنم کا دھواں نہ اٹھو۔ اہل حق پر عمل خود پر غالب نہ آئیں گے۔ تم لوگ کہہ دو کہ تمہارے تعلق نہیں ہو گے۔

### (ب) اہل حق:

اہل حق کا مصداق وہ لوگ ہیں جو صحابہ کرام اور تابعین کے مسلک پر ہوں اور اس پر عمل کریں جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ہیں۔

### اہل باطل:

جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے ملامت سے الگ ہو کر چلیں وہ اہل باطل ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور

لورائی گائیڈ (حصہ دوم چھٹ) (۳) درجہ عالیہ مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

صحابہ کرام کی اتباع نہ کریں؟

(ج) امام ابو داؤد اور حمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی۔

آپ کا نام سلیمان بن احمد اور کنیت "ابو داؤد" ہے۔ آپ کا ام مشہور صحابی ہے۔ آپ ۲۸۲ھ میں بخارا میں پیدا ہوئے۔ مشہور محدث حافظ ابن حجر مستطانی نے اپنی تصنیف "تہذیب التہذیب" میں آپ کے اساتذہ کی طویل فہرست دی ہے جن میں "صحابہ ستہ" کے دیگر متوفیین کے اساتذہ بھی ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں امام ابو عبد الرحمن احمد بن حنبل، شعیب زبئی اور امام ابو یوسف محمد بن یوسف قرطبی کے امام شامل ذکر ہیں۔ آپ نے بہت سی کتب لکھیں جن میں سب سے زیادہ مشہور سنن ابی داؤد ہے۔ ۱۶ اشوال ۳۸۰ھ کو پھر برس کی عمر میں آپ اپنے خالق تعالیٰ سے جا ملے۔ **بِأَذْنِ اللَّهِ وَتَأْيِيدِهِ وَبِحُسْنِ**

☆☆☆☆

H\_M\_Hasnain\_Asadi

## تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الخامسة. من النسائي وابن ماجة

لوٹ پر صحت سے مراد تمل کریں۔

الجز الاول من النسائي

السؤال الاول عن مهلي بن مغيرة قال آتاني القوم إذ قالت نمرمة أتي قد وهبت للعب  
بما رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في رآبك فقام رجل رآبها فدخل الدخ  
فخرجت من حشا من عذيق فذهب فلم يجد شيئا ولا عاتما من عذيق فقال رسول الله  
صلى الله عليه وسلم أتيتك من سورة القرآن شيء قال نعم فقرأت بعد من سورة  
القرآن.

(الف) جواب کا ترجمہ کریں؟  
(ب) شرعی حق میری کم از کم مقدار کیا ہے؟ اس سوال میں ہر کا ذکر ضروری ہے؟ وضاحت کریں؟  
السؤال الثاني عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جده  
رضي الله عنه في عميل وفرومة ورسادة حشوها لئلا  
(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حجر میں کون سا ساں تھا؟  
(ب) حجر کا شرعی حکم تصدیق فرم کریں؟

السؤال الثالث عن علي رضي الله عنه لبي رسول الله بن تعلق المرأة واسها  
(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں کیا بدو اثنائے حج میں بتا کر چہرے کے بال اوجھان کا شرعی حکم کیا ہے؟

عن عائشة رضي الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عشرة

من الفطرة

(ب) "عشرة من الفطرة" کی تفصیل بیان کریں؟

الجز الثاني من ابن ماجة

السؤال الرابع عن أبي رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من  
الناس مفتح للخير مغالي للشر وإن من الناس مفتح للشر مغالي للخير فطوبى لمن



جعل الله مفاتيح البحر على يديه وويل لمن جعل الله مفاتيح الشر على يديه  
(الف) ترجمہ کریں اور خارجہ اور قاضی کی اس حدیث کی وضاحت کریں؟

۱۵=۵+۱۰

(ب) تخریج کی اختیارات حدیث ۱۰۹ کی میں بیان کریں؟

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكُنْ لَكُمْ بَخِيلٌ خَيْرُ الْغَنَةِ لَكُمْ وَأَرْحَمُ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكُنْ لَكُمْ بَخِيلٌ خَيْرُ الْغَنَةِ لَكُمْ وَأَرْحَمُ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكُنْ لَكُمْ بَخِيلٌ خَيْرُ الْغَنَةِ لَكُمْ وَأَرْحَمُ

(الف) ۱۱۔ ب کا ترجمہ کریں؟ ۱۵=۵+۱۰

(ب) اگر اللہ کی اختیارات پر جامع ثبوت لکھیں؟ ۱۰۹

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكُنْ لَكُمْ بَخِيلٌ خَيْرُ الْغَنَةِ لَكُمْ وَأَرْحَمُ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكُنْ لَكُمْ بَخِيلٌ خَيْرُ الْغَنَةِ لَكُمْ وَأَرْحَمُ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكُنْ لَكُمْ بَخِيلٌ خَيْرُ الْغَنَةِ لَكُمْ وَأَرْحَمُ

(الف) ترجمہ کریں نیز تاکیدہ کون سا ہے؟ ۱۵=۵+۱۰

(ب) ایرانی کلام کرنے کے کس جات حدیث کی مثال بیان کریں؟ ۱۰۹

☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات جات ۲۰۱۲ء

پانچواں پرچہ: سنن نسائی وابن ماجہ

الجزء الاول سنن النسائي

السؤال الاول عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالِي الْقَوْمِ إِذَا قُلْتُ مَرَّةً آتَنِي فَلَا وَقْتُ تَقْبَلُ  
لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى رَجُلًا قَامَ رَجُلٌ وَرَجُلًا قَامَ رَجُلٌ  
فَمَا طَلَبَ وَكَوْنًا مِنْ عَيْنَيْهِ قُلْتُ فَلَمْ يَحْضُرْنَا وَلَا حَاضِرًا مِنْ عَيْنَيْهِ قُلْتُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمَّكَ مِنْ سُورَةِ الْقُرْآنِ خَيْرٌ لَكَ أَمْ قُرْآنُهُ بِمَا مَكَانَ مِنْ سُورَةِ الْقُرْآنِ  
(الف) عربی کا ترجمہ کریں؟

(ب) شریعت کی کہل کم تہا کیا ہے؟ نیز کیا حدیث کا ترجمہ کریں؟ وضاحت کریں؟

جوابات: (الف) اعراب

اعراب دہرے لکھ دیے گئے ہیں۔

ترجمہ الحدیث:

حضرت بل بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں ایک قوم میں تھا کہ ایک عورت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں اپنا آپ کو بہہ کرتی ہوں، آپ نے اس کو اس کی طرف دیکھ کر ٹھکر جھکا لی۔ نبی اکرم کے اصحاب میں سے ایک شخص کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کیا آپ میرے ساتھ اس کی شادی کر دیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور جائزہ لو۔ اگر چہ لوہے کی انگوٹھی دے دیں وہ گئے مگر ان کو کوئی چیز نہ ملی اور نہ ہی لوہے کی انگوٹھی (واسطے حق میرے) تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اس عورت نے آج کی کچھ سوچیں یاد ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا تمہیں جو قرآن آتا ہے۔ اس کے عرض میں اس نے شادی تم سے کر لی۔

(ب) شرعی حکم کی کم از کم مقدار:

مہر کی کم از کم مقدار وہی حکم ہے اگر کوئی اس سے کم مقرر کرے تو وہ صحیح نہ ہوگا۔ احناف کا موقف یہی ہے۔ امام مالک کے نزدیک چوتھائی مہر صحیح ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جو بھی چیز من ہونے کی صلاحیت رکھے اس کا حق مہر یا عہدہ جائز ہے۔

عقد نکاح میں مہر کا ذکر کرنا یا نہ کرنا:

نکاح کے وقت مہر کا ذکر کرنا نکاح صحیح ہونے کے لیے شرط نہیں ہے۔ اگر مہر ذکر نہ بھی کیا جائے تو نکاح صحیح ہوگا اور شوہر پر ہر شے واجب ہوگا۔

السؤال الثاني: عن علي رضي الله عنه قال جهر رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة رضي الله عنها في غميل ولقمة ووسادة حشوها الأعراس.

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں سیدہ فاطمہ ہر ارضی اللہ عنہا کے جہیز میں کون سا سامان تھا؟

(ب) جہیز کا شرعی حکم تفصیلاً تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ کو ایک غمیل، ایک مشکیزہ اور ایک کلمہ جس میں لاغر مہری ہوئی تھی دیا۔

## سیدہ فاطمہ الزہراء کے جبین میں شامل سامان

آپ کے مجوز میں ایک اور امت نے مطابق چار چیزیں شامل کیں: نمیں (بجی) طبع و نگاہ و ہمارے۔  
(ب) جبین کا شرعی حکم:

والدین میں ہر مرد و عورت کے اور بطور سورت و نقوش کے بلی مشیت کے مطابق طبع و نگاہ کی کو نقد و سچے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اور بڑی اس کی مالک ہوگی۔

اگر جبین کے نام پر بڑے دلوں کی طرف سے مطالبہ کرنے پر یہ حادثہ قیام و قیامت سے محض رحم چوری کرے کے لیے بڑے دلوں کو سامان اپنا پڑے اور مذکورہ سامان دینے میں جبین سے والدین کا سامان ہی بھی نہ ہو تو یہی صورت میں بڑے دلوں کے لیے ایسا جبین لینا چاہیے کہ اس میں جبین کے نام سے ہوگی۔  
جبین قیامت میں اس کی مالک ہوگی اور اس کی اجازت کے بغیر جبین کا سامان کے دلوں کے لیے استعمال نہ ہوگا۔  
اس کے دلوں کی طرف سے اس کا مطالبہ کرنا اور دینے کے لیے یہاں تا آخرت واجب ہے۔

عن عائشہ رضی اللہ عنہا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے عرض فرمایا:

(الف) ترجمہ کریں: عائشہ! میں کہتا ہوں کہ تم کو ہر چیز سے کے سامان کا شرعی حکم کیا ہے؟

عن عائشہ رضی اللہ عنہا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے عرض فرمایا:

(ب) "عنصرة من الفطرة" کی تفسیر کیا ہے؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں کرتے ہیں کہ اگر ہم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے عرض فرمایا ہے کہ  
حضرت اپنے سر کو منڈوا لے۔

ابو ذر اشعہ کا شرعی حکم

عورت کے لیے ایسے کے اطراف سے بال اکھاڑ کر یا ایک دھاری بنانا جائز نہیں۔ اس پر صورت  
لغت وارد ہوئی ہے اگر اس کا مقصد زیب و زینت ہو۔ البتہ اگر بال چھپے ہوئے ہوں، تو اس کو درست  
کر کے عام حالت کے مطابق معقول کرنے کی گنجائش ہے۔

چلیں بنانے کا شرعی حکم:

چلیں اسانی بالوں کی بنی ہوئی ہوں تو ان کو لگانا جائز نہیں۔ اگر چلیں مصنوعی یا کسی جانور وغیرہ سے  
بالوں سے بنی ہوں تو شوہر کی خاطر یا زیب و زینت کے لیے اس کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ شوہر کا یا چلیں  
مقصد نہ ہو۔ لہذا صورت سوال میں شوہر کی خاطر تزئین و آرائش کے لیے مصنوعی چلیں لگانے کی گنجائش ہے۔

**Madaris News Official**



## صرفی تحقیق:

مخالف میٹھ جی ختمی الجور ہے۔ مخالف میٹھ جی ختمی الجور ہے۔

## (ب) فقیہ کی فضیلت حدیث کی روشنی میں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غیر شیطان کے لیے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ نفع ہوتا ہے۔

سوال الغلس عن ابي السكوذاة رضى الله عنه قال الا اليكم بمنير اخفاءكم  
ونور خفاءكم عن قلوبكم وازلقهم بين فوجائكم وخبر لکم من اعطاء اللخب والوزق ومن  
نالتوا غلوتكم فغلبوا اغلقهم وتغلبوا اغلقكم فانوا وما قال قال يكثر الله.

والجواب کا ترجمہ کریں؟

(ب) اللہ کی فضیلت پر جامع نوٹ لکھیں؟

## جوابات (الغیر) ۱۶۱

اعراب سولہ حصوں میں لکھا گیا ہے۔

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں  
تمہیں سب سے بہتر عمل کی خبر دوں؟ جو (اللہ تعالیٰ کو) سے زیادہ ماضی کرنے والا ہو تمہارے  
دروجن میں سب سے زیادہ مضبوط کرنے والا ہو تمہارے حق میں سب سے زیادہ کرمی اور فرج کرنے سے زیادہ  
بہتر ہو اور دشمن کا سامنا کرنے سے زیادہ بہتر ہو جب تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور تمہاری گردنیں اڑائیں؟  
لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ اور کون سا (عمل) ہے لہذا اللہ کا ذکر کرنا۔

## (ب) ذکر الہی کی فضیلت پر نوٹ:

ذکر الہی کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ذکر باطنی (۲) ذکر  
ظاہری۔ یعنی ذکر دل سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی لیکن سب سے افضل ذکر وہ ہے جو دل اور زبان  
دونوں سے ہو۔

اللہ کا ذکر کرنے سے دل کو سکون دہمیں ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے دنیا کی لذتوں کی خواہش اور ماسوا  
اللہ کی لذت و طلب دل سے نکل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں اشتراق و اتحاد اور اس کی طرف توجہ  
لصیب ہوتی ہے۔ لیکن کما ہازل ہوا قرآنی آیت سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ترجمہ "آگاہ اور اللہ کے ذکر سے دلوں کا ہمیں حاصل ہوتا ہے"۔ (المائدہ ۴۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے بستر کے ساتھ نمازوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو میری وجہ سے حرکت دیتا ہے۔

حضرت امیر مومنین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی فرشتے (مسلمانوں کے) راستے میں بھرتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو صوفتے ہیں تاکہ ان سے ملیں اور ان کا ذکر کریں۔ چنانچہ جب وہاں کو پا لیتے ہیں جو ذکر الہی میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ انہیں میں ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ اپنے مطلوب کی طرف جلدی آ جاؤ اور اس کے بعد وہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے آسمان و ہوا تک گھیر لیتے ہیں۔

الزوال السادس: نعم أبو بكر رضي الله عنه لعنه الله والى عليه ثم قال يا أيها  
الذين آمنوا انكم تعرفون هذه الآية يا أيها الذين آمنوا عليكم أنفسكم لا يضركم من ضل إذا  
أضلوا ولا يعتزلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الناس اذا رآوا الضكر فلا  
يذكرونه او شك ان الله بهم الله يظهره .

(الف) زیر کریں اور کشیدہ لائن میں لکھیں:

(ب) بریل کو نظم کرنے کے درجہ حاصل کرنے والوں میں بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ:

[illegible]

کتابخانه

ظہور و نیتہ علیہ ذکر کا فضائل متعدد اس طرف ولی محمد ہوز الاما از باب فتح یفتح

(ب) یہائی کو ختم کرنے کے درجات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میرے کوئی شخص کو الیہ دیکھو اسے ہاتھ سے دو گئے  
کی کوشش کرے مگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے وہاں سے وہاں سے دو گئے کو اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو  
اسے دل میں یہ امانے اور یا جان کا کھردر نہ ہو۔

☆☆☆☆

## صرفی تحقیق

مذبح میزین خسی الجورع ہے۔  
مذائق میزین خسی الجورع۔

## (ب) فقیر کی فضیلت حدیث کی روشنی میں:

حضرت مہدی بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیر شیطان کے لیے ایک ہزار عبادت گز اموں سے زیادہ نفع دیتا ہے۔

سؤال طمس عن نبي التوراة وحيى الله عنه لال الا انكم بغير اغنيكم  
فازحافا عن ملككم وازحافا في ذر عيكم وازحافا في اغنيكم من الغني والوزي ومن  
لأن اغنيكم قضيروا انصافهم وقضيروا اغنيكم لافوا وما ذاك لال بخر الله.

(ا) عربی (ب) کر تہر کریں؟

(ب) ذکر اللہ کی فضیلت پر جامع نوٹ لکھیں؟

## جوابات: (الف) اعراب

اعراب سوالیہ حصہ میں لکھ دیے گئے ہیں۔

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بہتر عمل کی خبر نہ دوں جو (اللہ تعالیٰ کو) سب سے زیادہ راضی کرنے والا ہو تمہارے درجوں میں سب سے زیادہ اضافہ کرنے والا ہو تمہارے حق میں سب سے زیادہ کثرت کرنے سے زیادہ بہتر ہو اور دشمن کا سامنا کرنے سے زیادہ بہتر ہو جب تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور تمہاری گردنیں اڑائیں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سا (عمل) ہے فرمایا اللہ کا ذکر کرنا۔

## (ب) ذکر الہی کی فضیلت پر نوٹ:

ذکر الہی کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ذکر باہتلب (۲) ذکر باہلن۔ یعنی ذکر ال سے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی لیکن سب سے افضل ذکر وہ ہے جو دل سے ہو زبان سے نہ۔

اللہ کا ذکر کرنے سے دل کو سکون و اطمینان ملتا ہے اس کی وجہ سے دنیا کی لذتوں کی خواہش دور ہو جاتی ہے۔ لذت و تہلک سے نکل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں اشتراق و استحباب اور اس کی طرف توجہ نصیب ہوتی ہے۔ لیکن کائنات میں تر آئی آج سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے ترجمہ "آگاہ ہو اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے"۔ (۱۰۰۰)

حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمنا اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں۔ جب وہ میرا کرے گا تو میں اسے ہوش کو میرا ہوں اور اسے عزت دیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی فرشتے (معاذوں کے) راستے میں پھرتے ہیں اور گزرنے والوں کو ذکر ملاتے ہیں تاکہ ان سے میں عارفوں کا ذکر کر سکوں۔ چنانچہ جب وہ اللہ کا پالنے والے ہیں جو کریموں میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ انہیں میں ایک دوسرے کو پکار رہے ہیں کہ بے مطلب کی طرف جلدی آجاؤ اور اس کے بعد وہ فرشتے میں لوگوں کو اپنے پروں سے آسمان پر بلانے میں پھرتے ہیں۔

السؤال السادس امام ابو بكر رضى الله عنه فحمد الله والى عليه ثم قال يا ايها  
الانبياء انكم تقرأون هذه الآية يا ايها الذين امنوا عليكم الصلوات لا يصركم من صل اذا  
لعلتم وانما يحضر رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الناس اذا راوا المنكر فلا  
يعلمونه انهم كانوا يعلمون الله بفضله

(الف) ترجمہ کریں: یہ ایک شیعہ کا کہنا ہے؟

(ب) ہائی کورٹم کرکٹ کے دو جات ہیں کہ پہل میں بیان کریں؟

جوابات (الف) ترجمہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے اللہ کو دیکھا جس کا چہرہ فرمایا اے لوگو تم یہ آیت میں کہ تم ۱۱۴ برس رہو پھر تمہاری قومیں اٹھیں اور اٹھیں تمہاری قومیں میں جس میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب لوگ برائی کو دیکھیں گے اور اس سے باز نہ آئیں تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب کی پست میں لے لے۔

خط کشیده میخورد

ظہور ان سید بخیر کرنا ضروری ہے۔ معارف معروف و غول مجروحہ از اب القح بنقح

(ب) ایرانی کو ختم کرنے کے درجات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اسے دل میں روکے اور پھر ایمان کا گزرتا رہے۔

☆☆☆☆



## تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023/2022ھ

### الورقة السادسة شرح معاني الآثار

نوٹ نمبر ۱ تا ۵ میں جواب ہے۔

السؤال الأول عن الخبراء من علوم وصي من علم قال كذا السلي صلي الله عليه وسلم اذا

كبر لا فتاح الصخرة رفع يديه حتى يكون بها ماء قريب من شحمتي انبه ثم لا يعود .

(الف) صحیح ہے یا کاذب ہے؟

(ب) صحیح ہے یا کاذب ہے؟

(ج) صحیح ہے یا کاذب ہے؟

السؤال الثاني عن أبي عبد الله قال رايت ليل الفداء والعدالة من عبد و معاني جلي

يدخلون المسكن من الباب في صلاة الفداء فتحو الى بعض السور فيقولون كل

واحد منهم بركة ثم يدخلون مع الناس في الصلاة

(الف) صحیح ہے یا کاذب ہے؟

(ب) صحیح ہے یا کاذب ہے؟

(ج) صحیح ہے یا کاذب ہے؟

السؤال الثالث عن سعد بن حبر ان رجلا سأل عن عاصم ان رجلا خلق لعمر بن الخطاب

لائل لعمر بن الخطاب وسبعة وسبعون في ربيعة ثم اتحداهت لفة هررا

(الف) صحیح ہے یا کاذب ہے؟

(ب) صحیح ہے یا کاذب ہے؟

(ج) صحیح ہے یا کاذب ہے؟

السؤال الرابع (الف) صحیح ہے یا کاذب ہے؟

(ب) صحیح ہے یا کاذب ہے؟

(ج) صحیح ہے یا کاذب ہے؟

☆☆☆☆

## درجہ عالیہ (سال دوم) ہر اسے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

### چھٹا پرچہ: شرح معنی الآثار

سوال نمبر ۱: عس القراء من عازب رضى الله عنه قال كان الهى صلى الله عليه وسلم اذا

كبر لا فتاح الصلوة لا رفع يديه حتى يكون اماما قريبا من شعثى الخيه ثم لا يعود .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی مؤید ہے؟

(ب) تکبیر تحریر کے علاوہ رفع یدین کرنے کے بارے میں آئیں اختلاف تحریر کریں؟

(ج) رفع یدین کے بارے میں نظر ثانی پر اہم کریں؟

جوابات: (الف) حدیث شریف کا ترجمہ:

عس القراء من عازب رضى الله عنه قال كان الهى صلى الله عليه وسلم اذا كبر لا فتاح الصلوة لا رفع يديه حتى يكون اماما قريبا من شعثى الخيه ثم لا يعود .

تکبیر کرتے وقت رفع یدین کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اپنے دونوں انگلیوں کو کانوں کی لہو کے قریب لے آتے

تھے۔ پھر آپ دوبارہ دعا نہیں کرتے تھے۔

حدیث مذکورہ کا مذہب:

یہ حدیث احناف کے مذہب کی تائید کرتی ہے۔ ان کے نزدیک صرف تکبیر تحریر کہتے وقت ہاتھ

اٹھائے جاتے تھے اور اس کے علاوہ نہیں۔

(ب) تکبیر تحریر کے سوا رفع یدین میں اختلاف آئیں

تکبیر تحریر کے سوا رفع یدین سے حلقہ اختلاف عدم دلیل ہے

امام محمد و امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف:

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی اپنی نماز میں ہر اونچے گچ پر اللہ اکبر

کہے، جب مجدد کرے اور دوسرے بعدے کے لیے بیٹھے تو تکبیر کہے۔ پس نماز میں رفع یدین کا مسئلہ تو یہ

ہے کہ نماز کی نماز کے شروع میں صرف ایک ہاتھ کانوں کے برابر ہاتھ کو اٹھاتا ہے۔ اس کے بعد نماز میں کسی

مقام پر بھی رفع یدین نہیں کرے گا۔ یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے اور اس بارے میں

کثرت آثار ہیں۔

اس بات پر ان کا اتفاق ہے کہ پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین ہے اور بعدوں کے دوران تکبیر کے ساتھ

رفع یدین نہیں ہے اور انہوں نے جھگڑے کے لیے اور کوئی پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرنے میں اختلاف

## تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023/۱۴۴۴ھ

الورقة السادسة: شرح معاني الآثار

نوٹ: تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

السؤال الأول: عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا  
كبر لا يفتح الصلاة ورفع يديه حتى يكون أيها ماء ليرى من شخصي إني لم لا يحد .

(الف) حدیث دلیف کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی ہے؟

(ب) غیر تحریر کے علاوہ دلیف میں کرنے کے بارے میں کیا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) ان میں سے کس کے بارے میں نظر ثانی ضروری ہے؟

السؤال الثاني: عن عبد الله بن عباس قال رأيت أبا العزاء وفضالة بن عبيد ومعاذ بن جبل

يدخلون المسجد والناس في صلاة الفلانة فيصرون إلى بعض السواري فيوتر كل

واحد منهم بركة لم يدخلوا مع الناس في الصلاة

(الف) احزاب کا ترجمہ کریں؟

(ب) تعداد کلمات ذکر کے بارے میں نظر ثانی ضروری ہے؟

(ج) صلوٰۃ الہز کے حکم میں کیا متناف کا اختلاف تحریر کریں؟

السؤال الثالث: عن محمد بن جبير ان رجلا قال ابن عباس ان رجلا من امراء بني النضير

كلمت تحرمها عليه ومبعة وتسعون في رقبته انه انعطافات الله عز وجل

(الف) حدیث مذکور کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) آئندہ جس کے نزدیک کسی تین ملائقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کسی تین ملائقہ ایک شہر ہوتی تھیں؟

السؤال الرابع: (الف) امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟

(ب) شرح معانی الاہرام کی درجہ تصنیف تحریر کریں؟

(ج) "سائل لا یموت" شرح معانی لا یموت کا مفہوم بیان کریں؟

☆☆☆☆

## درجہ عالمیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت ۲۰۲۳ء

### چھٹا پرچہ: شرح معنی الآثار

سوال نمبر ۱: عس البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قتل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ

کبر لا فلاح الاصلوة رطلع بیده حتی یکن ابھا ماء فربما من ضحمتی اذہ لم لا یعود۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ بتائیں کہ حدیث مذکور کس مذہب کی مؤید ہے؟

(ب) بکبیر تحریر کے علاوہ دفع ین کرنے کے بارے میں آئمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

(ج) دفع ین کے بارے میں نظر ثانی پر و قلم کریں؟

جوابت: (الف) حدیث شریف کا ترجمہ:

عس البراء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں جب

بکبیر کہتے تو درجہ میں آتے تھے یہاں تک کہ آپ اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے قریب لے آتے

تھے۔ پھر آپ دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے۔

حدیث مذکورہ کا مذہب:

یہ حدیث احناف کے مذہب کی تائید کرتی ہے۔ اس کے نزدیک صرف بکبیر تحریر کہتے وقت ہاتھ

اٹھائے جائیں گے اور اس کے علاوہ نہیں۔

(ب) بکبیر تحریر کے سوا دفع ین میں اختلاف آئمہ:

بکبیر تحریر کے سوا دفع ین سے متعلق اختلاف آئمہ درج ذیل ہے:

امام محمد و امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف:

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ آدمی اپنا نماز میں ہر اونچے گچ پر اللہ اکبر

کہے، جب بکبیر کہے اور دوسرے بکبیر کے لیے جگہ تو بکبیر کہے۔ پس نماز میں دفع ین کا مسئلہ تو یہ

ہے کہ نمازی نماز کے شروع میں صرف ایک بار کانوں کے برابر ہاتھ کو اٹھاتا ہے، اس کے بعد نماز میں کسی

مقام پر بھی دفع ین نہیں کرے گا۔ یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے اور اس بارے میں

کثیرا آثار ہیں۔

اس بات پر ان کا اتفاق ہے کہ پہلی بکبیر کے ساتھ دفع ین ہے اور بعدوں کے درمیان بکبیر کے ساتھ

دفع ین نہیں ہے اور انہوں نے جگہ کے لیے اور دو گالی بکبیر کے وقت دفع ین کرنے میں اختلاف



کیا ہے۔ میں ایک قوم نے کہا ان دنوں کا حکم فقہانِ اہلِ عجم۔ عجمی طرح ہے جس طرح وہاں رفع ہے۔ یہاں بے توانیوں مقامات پر بھی رفع ہے یہی ہوگا۔ فقہِ اسلامی جماعت سے آج کے دنوں مجاہدوں کا حکم کدوں کے درمیان والی عجمی کے حکم کی طرح ہے جس طرح دو کدوں کے وقت رفع ہے یہاں نہیں ہے اچھے ہی رکوع کے وقت بھی رفع ہے یہاں نہیں کیا جائے گا۔ یہی قولِ امامِ اعظمؒ، حنفی ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ جنوں کا ہے کہ رفع ہے یہ صرف نماز کے شروع میں کیا جائے گا مگر رکوع اور کدوں کے وقت نہیں۔

دلیل:

حضرت امامِ اعظمؒ ابو حنیفہ اور حضرت امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک ترکِ رفع یہاں افضل ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ ایک شخص نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھا تا ہوں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھ کر اکیالی حس میں سوائے عجمی ترکِ رفع کے کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں رفع ہے یہاں نہیں ہے۔ یہاں عجمی ترکِ رفع کے وقت رفع ہے یہاں کیا جائے گا۔

امام شافعی و امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کا موقف:

حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ نماز میں رفع یہاں افضل ہے۔ انہوں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے استدلال کیا ہے۔ حس میں صراحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع ہے یہاں کیا کرتے تھے۔ شوافع کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع واجب سنت ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب الام میں یہی تصریح موجود ہے۔

دلیل:

سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں عجمی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ کدھوں تک بلند کرتے تھے جب آپ رکوع میں جاتے کے لیے مجھیر کہتے اس وقت اور جب رکوع سے اٹھاتے تھے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے وقت منبغ اللہ لیس خیرہا وکسا لک انھما پڑھتے تھے۔ تاہم آپہ و کدھوں کے درمیان یہاں نہیں کرتے تھے۔

(ج) رفع یہاں اور نظر طحاوی:

الاتفاق مجھیر تحریر کے وقت رفع ہے یہاں سنت ہے اور دونوں کدھوں کے درمیان مجھیر کے وقت۔

نورانی گائیڈ (جلد دوم) (صفحہ ۳۲) (۲۲) (جلد دوم) (سال دوم) 2022ء

نہیں ہے۔ رکوع اور جہد کی تکمیل کے وقت میں اس میں اختلاف ہے۔ تکبیر تحریر نماز کا ارکان ہے اور دیگر تکبیرات نماز کے ارکان سے نہیں ہے۔ (۲) اگر کاغذ صاف ہے کہ رکوع اور جہد کی تکبیرات کو دونوں جہدوں کے درمیان اصل تکبیر کے ساتھ ملحق کیا جائے۔ کہ تکبیر تحریر کے ساتھ۔

سوال نمبر ۲: عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الْفُزَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَبِي الْقَاسِمِ الْفُزَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَتْلُو الْقُرْآنَ فِي صَلَاةِ الْوُتْرَةِ يَتْلُو الْوُتْرَةَ إِلَى تَحِيٍّ الشَّوَابِ عَنِ الْقَوْلِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ تَرْكَعَةً ثُمَّ يَتْلُو الْوُتْرَةَ مَعَ النَّاسِ فِي الصَّلَاةِ (الف) (اعراب) کا کرتا جہد کریں؟

(ب) تعداد اور رکعات وتر کے بارے نظر لحاظ رکھتے کریں؟  
(ج) صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف تحریر کریں؟

جواب: (الف) (اعراب)

اعراب: یہ حدیث صحیح ہے اس لیے کہے ہیں۔

ترجمہ: الحدیث

ابو عبیدہ الفزاری نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک اور حضرت عمار بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ یہ حضرات مسجد میں دو رکعتیں پڑھتے ہیں اور وہ اس وقت فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ لوگ مسجد میں ایک ستون کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے ہر ایک نے ایک رکعت وتر ادا کیا پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔

(ب) (تعداد اور رکعات وتر اور نظر لحاظ رکھتے):

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا صلوٰۃ رکعت واحدہ صبح کا مطلب یہ ہے کہ ایک رکعت میں طرح پڑھے کہ اس نے پہلے دو رکعات پڑھ لیں تاکہ یہ رکعت قطع یعنی اس ایک رکعت سے پہلے پڑھی گئی دونوں رکعتوں کو طاق کر دے۔ ایک رکعت طبع نہ پڑھی جائے بلکہ دونوں رکعتوں کو طاق کر دے۔ گویا ایک رکعت طبع نہ پڑھی جائے بلکہ دو رکعتوں کے ساتھ طاق پڑھی جائے۔

(ج) (صلوٰۃ الوتر کے حکم میں آئمہ احناف کا اختلاف):

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صلوٰۃ الوتر واجب ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔

سوال نمبر ۳: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَانَ يَتْلُو الْقُرْآنَ فِي صَلَاةِ الْوُتْرَةِ يَتْلُو الْوُتْرَةَ إِلَى تَحِيٍّ الشَّوَابِ عَنِ الْقَوْلِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ تَرْكَعَةً ثُمَّ يَتْلُو الْوُتْرَةَ مَعَ النَّاسِ فِي الصَّلَاةِ

کیا ہے۔ پس ایک قوم نے کہا ان دونوں کا حکم اختلافِ اہلِ عجم کے حکم کی طرح ہے جس طرح وہیں رفع ہے یہاں ہے تو ان دونوں مقامات پر بھی رفع ہے یہ ہوگا۔ جبکہ دوسری جماعت نے کہا ہے کہ ان دونوں عجمیوں کا حکم مجہدوں کے درمیان والی عجم کے حکم کی طرح ہے جس طرح وہ مجہدوں کے وقت رفع ہے یہاں نہیں ہے ایسے ہی رکوع کے وقت بھی رفع ہے یہاں نہیں کیا جائے گا۔ یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ کا ہے اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ تینوں کا ہے کہ رفع ہے یہ صرف نماز کے شروع میں کیا جائے گا مگر رکوع اور مجہدوں کے وقت نہیں۔

**دلیل:**

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک ترکِ رفع ہے یہ افضل ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے ایک دفعہ انہوں نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھا تا ہوں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھ کر دکھائی جس میں سوائے بغیر تحریر کے رفع نہیں کیا اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں رفع ہے یہاں نہیں ہے۔ ہاں بغیر تحریر کے وقت رفع ہے یہاں کیا جائے گا۔

**امام شافعی و امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کا موقف:**

حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ نماز میں رفع ہے یہ افضل ہے۔ انہوں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ جس میں صراحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع ہے یہاں کیا کرتے تھے۔ شروع کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت سنا ہے یہی سنت ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب مابہم میں یہی تصریح موجود ہے۔

**دلیل:**

سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے، جب آپ رکوع میں جاتے کے لیے عجم کہتے اس وقت اور جب رکوع سے اٹھتے تھے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے وقت سُبْحَانَ اللَّهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَكَ الْحَمْدُ پڑھتے تھے۔ اہم آپ دو مجہدوں کے درمیان یہاں نہیں کرتے تھے۔

**(ج) رفع ہے یہ نور نظر طاہری:**

بالاختار بغیر تحریر کے وقت رفع ہے یہ سنت ہے اور دونوں مجہدوں کے درمیان عجم کے وقت سنت

سکے ہیں۔ رکوع اور مجہد کی تعمیر کے وقت دنیا پر بن کر ختم ہے۔ تعمیر تحریر و سرکار کی ہے اور تعمیر تعمیرات لوگوں کے ادا کرنے سے ہے۔ تو تحریر کا قصہ ہے کہ وہی اور تعمیرات کی تعمیرات کو وہی کہہ سکتے ہیں۔ وہی تعمیر کے ساتھ لائق کیا جائے نہ تعمیر تحریر کے ساتھ۔

سوال نمبر ۳: عن نبی غیبی انہو ان رثیت کہ سئلوا باللفظ فی غیبی یا بعدہ یا فی حدیث  
 ۱۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی  
 ۲۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی  
 ۳۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی

۱۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی  
 ۲۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی  
 ۳۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی

۱۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی

۲۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی

۳۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی

۱۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی  
 ۲۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی  
 ۳۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی

۱۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی

۲۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی  
 ۳۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی

۱۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی

۲۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی  
 ۳۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی

۱۔ حدیثیون نسئلوا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی یا فی حدیثی



نورانی گائیڈ (جلد اول، صفحہ ۱۰۷) (۲۳) دوسرا نمبر: (۱۰۷) (۱۰۷)

فقال ثلاث لعمرها عليه وسعة وتسعون في رقبته انه العبدان الله هروا

(الف) احديث ذكوره کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) آثارِ بعد کے لایک انھیں تین طلاقوں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں انھیں تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

جوابات: (الف) ترجمہ: الحمد للہ:

سہ ماہ میں نبی کریم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا

کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سہ طلاقیں دے دی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: تین طلاقوں کے واسطے دو عورت

اس پر حرام ہوگئی ہے اور ساتویں اس کی گردن پر ہیں۔ ونگل اس نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

ترجمہ: الحمد للہ:

اس شخص نے کہا کہ اگر کوئی شخص ایک ساتھ تین طلاقیں اپنی بیوی کو دے دے تو وہ

اس پر حرام ہو جائے گی۔ یعنی وہ اس سے اس وقت تک دوبارہ شادی نہیں کر سکتا جب تک وہ عورت دوسری

شادی نہ کر لے۔ یہاں کہہ کر ان کا جواب دیا کہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینا سنت کے خلاف ہے جو تین سے

زائد طلاقیں دے تو اس شخص نے اللہ کوئی کلمہ کاذب اڑایا ہے یعنی بفرمانی کی ہے جس وجہ سے وہ

گناہگار ہوگا۔

(ب) تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کا حکم:

امام ابو حنیفہ کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا بدعت اور حرام ہے۔ امام شافعی کے نزدیک تین

طلاق ایک ساتھ دینا حرام نہیں بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔ امام احمد اور امام مالک کے نزدیک یہ بدعت ہے۔

سب اس پر متفق ہیں کہ تین انھیں طلاقیں تین ہی واقع ہوں گی ایک نہیں۔

(ج) عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین

طلاق کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کو انھیں تین طلاقیں دے دی تو آنے سے

باز کر دیا اور اس کو ایک شمار نہیں کیا۔ اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تین طلاقوں کو تین شمار

کرتے تھے ایک نہیں۔

سوال نمبر ۴: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟  
 (ج) "معانی الآثار" اور "شرح معانی الآثار" کا مفہوم بیان کریں؟  
 جوابات: (الف) امام طحاوی کے حالات زندگی:

آپ کا نام احمد بن محمد بن سلام بن عبد الملک ہے۔ آپ کی کنیت "ابو جعفر" ہے۔ ازادی مصری اور طحاوی آپ کے اسمائے منسوب ہیں۔ آپ کی پیدائش ۲۴۹ھ میں ہوئی۔ آپ نے فقہ شافعی پڑھنے کی ابتداء امام ابو ابراہیم حنبل سے کی جو امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر شاگرد تھے۔ پھر ۲۶۸ھ میں آپ نے مصر کے عظیم فقیہ احمد بن ابی عمر ان سے علمی استفادہ کیا اور ان سے فقہ حنبلی کا علم لیا۔ پھر آپ شام شریف لے گئے اور وہاں پر آپ نے قاضی القضاۃ ابو حازم سے علم فقہ میں استفادہ کیا۔ آپ کی زندگی میں جتنے بھی محدثین مصر آئے آپ نے ان سے پھر پورا استفادہ کیا۔ بہت جلد آپ علم حدیث و فقہ کا ماہر کے طور پر معروف ہو گئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ کے شاگردوں میں ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، ابو محمد عبد الصرح بن محمد آتقی الجوهری اور احمد بن قاسم بن عبد اللہ بغدادی وغیرہ شامل ہیں۔

آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ اور کام و غیرہ کے موضوعات پر بہت سی یادگار تصانیف لکھیں؟ جن میں احکام القرآن، مشکل الآثار، شرح معانی الآثار اور المکاشفۃ لملکات القلوب جیسی کتب کے علاوہ اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔ آپ کا انتقال ۳۲۱ھ ۸۴۲ء سال کی عمر میں ہوا۔

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف:

شرح معانی الآثار لکھنے کا سبب یہ تھا کہ اس کتاب کے ذریعے اختلاف کے موقوفہ کردہ مسائل فراہم کیے جائیں اور جو روایات بلاہر اختلاف کے موقوفہ کے خلاف ہیں ان کی تاویل پیش کی جائے تا ان کے منسوخ ہونے کو واضح کیا جائے۔

(ج) معانی الآثار کا مفہوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی توضیحات کرنا۔

شرح معانی الآثار کا مفہوم:

احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی تشریح کرنا اور روایات کے درمیان آنے والے ظاہری تضاد کو رفع کرنا اور ان میں تطبیق پیدا کرنا۔



نورانی گائیڈ (جلد نمبر چہارم) (۴۴) درجہ اولیٰ (ابتدائی سطح) سال ۲۰۲۰ء

فَقَالَ ثَلَاثَ لَحَرَمَهَا عَلَيْهِ وَسَبْعَةَ رَسْعُونَ لِي رَلَيْتَهُ أَنَّهُ الْفَحْشَاءُ اللَّهُ هَزُوا

(الف) حدیث مذکورہ کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) آخر ہر دو کے نزدیک انکسی تین طلاقیں کا حکم تحریر کریں؟

(ج) کیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں انکسی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟

جوابات: (الف) ترجمہ: الحمد للہ:

سید بن جبر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سوطا قیس دے دی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: تین طلاقیں کے ذریعے وہ عورت اس پر حرام ہوگئی ہے اور ستائیس اس کی گردن پر ہیں۔ بلکہ اس نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

ترجمہ: الحمد للہ:

اس حدیث میں لڑائی لڑائی کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ساتھ تین طلاقیں اپنی بیوی کو دے دے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ یعنی وہ اس سے اس وقت تک دوبارہ شادی نہیں کر سکتا جب تک وہ عورت دوسری شادی نہ کر لے۔ ایسا کہ باوجود اس کے کہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینا سنت کے خلاف ہے جو تین سے زائد طلاقیں دے تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اسم کا مذاق اڑایا ہے یعنی نافرمانی کی ہے۔ جس وجہ سے وہ گناہگار ہوگا۔

(ب) تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کا حکم:

امام ابو حنیفہ کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا بدعت اور حرام ہیں۔ امام شافعی کے نزدیک تین طلاق ایک ساتھ دینا حرام نہیں بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔ امام احمد اور امام مالک رحمہما نے اسے بدعت قرار دیا ہے۔ سب اس پر متفق ہیں کہ تین انکسی تین عورتوں کی ایک نہیں۔

(ج) عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین

طلاقیں کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کو انکسی تین طلاقیں دے دی تو آئے اسے نافذ کر دیا اور اس کو ایک چھوڑ دیا۔ اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی تو انکسی تین کرتے تھے ایک نہیں۔

سوال نمبر ۴: (الف) امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات پر جامع نوٹ لکھیں؟

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف تحریر کریں؟  
 (ج) ”معانی الآثار“ اور ”شرح معانی الآثار“ کا مفہوم بیان کریں؟  
 جوابات: (الف) امام غماوی کے حالات زندگی:

آپ کا نام احمد بن محمد بن سلامہ بن عبد الملک ہے۔ آپ کی کنیت ”ابو جعفر“ ہے۔ اردو مصری اور غماوی آپ کے اسمائے منسوب ہیں۔ آپ کی پیدائش ۲۳۹ھ میں ہوئی۔ آپ نے فقہ شافعی پڑھنے کی ابتداء امام ابوہریرہ ایم مرتبی سے کی جو امام ابو عبد اللہ محمد بن اور یس شافعی رحمہ اللہ توبی کے جلیل القدر شاگرد تھے۔ پھر ۲۶۸ھ میں آپ نے مصر کے عظیم فقیہ احمد بن ابو عمران سے علمی استفادہ کیا اور ان سے فقہ حنفی کا درس لیا۔ پھر آپ شام شریف نے گئے اور وہاں پر آپ نے قاضی القضاۃ ابو حازم سے علم فقہ میں استفادہ کیا۔ آپ کی زندگی میں جتنے بھی محدثین مصر آئے آپ نے ان سے بھرپور استفادہ کیا۔ بہت جلد آپ علم حدیث کے بحر کے طور پر معروف ہو گئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا۔ آپ کے شاگردوں میں ابو القاسم بن احمد طبرانی، ابو محمد عبد العزیز بن محمد اسدی، ابو ہریرہ اور احمد بن قاسم بن عبد اللہ بغدادی وغیرہم شامل ہیں۔

آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ اور نظام وغیرہ کے موضوعات پر بہت سی یادگار تصانیف لکھیں؟ جن میں احکام القرآن، مشکل الآثار، شرح معانی الآثار اور اختلاف العلماء جیسی کتب کے علاوہ اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔ آپ کا انتقال ۳۲۸ھ/۸۴۰ء میں ہوا۔

(ب) شرح معانی الآثار کی وجہ تصنیف:

شرح معانی الآثار لکھنے کا سبب یہ تھا کہ اس کتاب کے ذریعے احادیث کے موقف کو واضح فرام کیے جائیں اور جو روایات بظاہر احادیث کے خلاف ہیں ان کی تاویل و تفسیر کی جائے تاکہ اس کے منسوخ ہونے کو واضح کیا جائے۔

(ج) معانی الآثار کا مفہوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی توضیحات کتاب۔

شرح معانی الآثار کا مفہوم:

احادیث مبارکہ کے معانی و مطالب کی تشریح کرنا اور روایتوں کے درمیان آنے والے ظاہری تعارض کو رفع کرنا اور ان میں تطبیق پیدا کرنا۔